عرضِ تمنّا

سعید بدر

Marfat.com

باسمِ ربِّ کعبہ

عرضِ تمنّا

بحضور سرورِ کائنات رسالت مآب ﷺ

صاحبزادہ محمد سعید احمد بدر قادری
المعروف بہ
سعید بدر

مقبول اکیڈمی
سرکلر روڈ چوک اردو بازار لاہور

Marfat.com

111655

جملہ حقوق محفوظ

2012ء

اہتمام	ملک مقبول احمد
ناشر	مقبول اکیڈمی
سرورق	انیس یعقوب
کمپوزنگ	0300 - 41 51 362
مطبع	خورشید مقبول پریس
قیمت	350 روپے

MAQBOOL ACADEMY

Chowk Urdu Bazar, Circular Road, Lahore.
Ph: 042-37324164, 37233165 Fax: 042-37238241

10 - Dayal Singh Mansion, The Mall, Lahore.
Ph: 042-37357058 Fax: 042-37238241
email: mqbool@brain.net.pk

Marfat.com

انتساب

ہمارے دلوں کی دھڑکن، مزارِ اقدس شافع یوم النشور ﷺ کے گنبد اخضر کی اُن رفعتوں کے نام جنہوں نے مجھ ایسے حقیر و پر تقصیر کو پستیوں سے نکال کر بلندیاں عطا کیں اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت کہنے کی توفیق ارزانی کی۔

اگر سیاہ دلم داغِ لالہ زارِ تو ام
اگر کشادہ جبینم گلِ بہارِ تو ام

Marfat.com

انتساب ثانی

افتخار مجاز

مقصود احمد چغتائی

سید محمد طاہر

انجینئر محمد ندیم اشرف

محمد شعیب مرزا

حاجی محمد ایوب انصاری

علامہ عبدالستار عاصم

کے

نام

Marfat.com

حرفِ تشکّر

توحید پرست، عاشقِ رسول مقبول ﷺ

وطن عزیز کے ممتاز ناشر اور ممتاز مصنف

ملک مقبول احمد صاحب کا

دل کی اتھاہ گہرائیوں سے

عقیدتمندانہ اور پُرخلوص انداز میں

شکر گزار ہوں کہ اُنہوں نے

بہ کمال مہربانی "عرضِ تمنا" کو

حسنِ توجہ سے زیورِ طبع سے آراستہ و پیراستہ کیا

اللہ تعالیٰ انہیں دین و دُنیا میں جزائے خیر دے

مخلص

سعید بدر

Marfat.com

سروری زیبا فقط اُس ذاتِ بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے اک وُہی باقی بُتانِ آزری

Marfat.com

ہر چہ من در بزمِ شوق آوردہ ام

اِنتساب		13
معنون		15
عرضِ تمنا		17
مجھے کہنا ہے کچھ اپنی زبان میں	(سعید بدر)	21
تبرکات عالیہ	(متفرق اشعار)	45
نسب وبجہ سعید بدر کا	عبدالعزیز خالد	75
سعید بدر کا نعتیہ کلام	پروفیسر جعفر بلوچ (مرحوم)	76
سعید بدر کی نعت نگاری	ڈاکٹر انور سدید	77
زہے قسمت یہ بدرِ خوش نوا ہے	پروفیسر محمد اکرم رضا	89
حمد رب العالمین		103
حمد ربِّ ذوالجلال		105
رحم کن! رحیما	بزبان فارسی	110
حمد الٰہی	اللہ تعالیٰ سے فریاد بزبان پنجابی	112
حمد و نعت	کس قدر اے صاحبو! مجھ پر ہے اللہ کا کرم	120

Marfat.com

سوال اُمت — اے خدائے دو جہاں! جلوے ترے ہیں چارسو — 122

نعت کیا ہے؟ — 123

نعت جذب و شوق کی ہے اک ادائے دل نشیں

۲۔ نعتِ خیرالوریٰ ﷺ — 129

اے امام الانبیاء ! اے رہنمائے اولیا

۳۔ نعت رسالت مآب ﷺ — 132

ہر نگاہِ فتنہ خو سے پاک تر، محبوب تر

۴۔ ارمغانِ نعت — 134

سر جھکا کر آ گیا ہے آپؐ کے در پر حضور ﷺ!

۵۔ اشکِ ندامت — 136

خوشا! اشکِ ندامت جو گنہگاروں کے کام آیا

۶۔ اے حکیم نکتہ در! — 139

اے شہنشاہِ زمن ، میرِ حجاز!

۷۔ فریادِ اُمت — 143

محسن انسانیت کی ولادتِ باسعادت

(الف) بعثت سے زمانہ قبل کی حالت زار اور نور ہدایت کی آمد — 143

کشتیٔ انسانیت گرداب میں تھی موجزن

(ب) عرض بحضور رسالت مآب ﷺ — 145

کوثر و تسنیم کے مالک ! حبیبِ کبریا!

(ج) سلام بحضور پرنور ﷺ — 146

السلام اے جانِ رحمت! کعبۂ دنیا و دیں

Marfat.com

(د) احوالِ اُمت اسلامیہ 147

حال مسلم کیا کہوں؟ کس درجہ ہے سنگیں ہوا

(ھ) عرض غم 150

کیا کہوں؟ کیسے کہوں؟ میں کچھ بتا سکتا نہیں

۸۔ درود بحضور مصطفیٰ ﷺ 152

میں حضور مصطفیٰ جب پیش کرتا ہوں درود

۹۔ سلام بحضور رسالت مآب ﷺ 154

الصلوٰۃ والسلام ! اے سرورِ کون و مکاں

۱۰۔ اے رحمت للعالمین ﷺ 159

الصلوٰۃ والسلام ! اے رحمت للعالمین

۱۱۔ نعت مبارک 162

رواں ہوں جانب طیبہ بہ دل ترسیدہ

۱۲۔ اسم اعظم 164

میں لوحِ قلب پر اک نام جب تحریر کرتا ہوں

۱۳۔ شاہِ اُمم ﷺ 166

شاہِ اُمم کی یکتا عظمت ماشاء اللہ! سبحان اللہ!

۱۴۔ میلاد النبی ﷺ 167

آج میلاد النبیؐ ہے آج ہے روزِ سعید

۱۵۔ سراپا حضور ﷺ کا 169

کیا خوب دلربا ہے سراپا حضورؐ کا

Marfat.com

۱۶۔ اے سبز گنبد کے مکیں! 170

اے شفیق درد منداں ! رحمت للعالمین

۱۷۔ اسم جمیل 176

دل سے اٹھی ہے صدا اے خوش نوا و خوش کلام

۱۸۔ اظہار واقعی 177

مصدرِ لطف و عنایت چشمۂ صدق و صفا

۱۹۔ اظہار کرم گستری 178

میری ہستی قعر ذلت میں تھی مثلِ خار و خس

۲۰۔ خوش جمال ﷺ 179

خوش ادا و خوش نوا و خوش لقا

۲۱۔ صلی اللہ علیہ وسلم 181

صبح سعادت نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم

۲۲۔ شیشۂ دل 184

میں گنبد خضرا کی ضیاء دیکھ رہا ہوں

۲۳۔ بانی تہذیب دوراں 186

محمدؐ افتخارِ انس و جاں ہیں

۲۴۔ نوائے محمد ﷺ 190

نوائے خدا ہے نوائے محمدؐ

۲۵۔ مدینۃ النبی ﷺ 193

مدینہ ایک شہر دل ربا ہے

۲۶۔ یارسول اللہ ﷺ 209

کبھی تو خواب میں جلوہ دکھائیں! یا رسول اللہ

ہدیۂ تبریک اصغر خاں نظیر لودھیانوی 213

Marfat.com

محترم سعید بدر کی نذر	ماہر اقبالیات پروفیسر محمد شریف بقاء (لندن)	215
بصد خلوص و نیاز	محمد حسین بے حسن رجبوری (بدایونی)	216
عرض تمنا	ڈاکٹر انور سدید	218
مکتوب گرامی	پروفیسر احسان الحق چیمہ	219
ہنگامِ نعت	اسرار اعظمی	221

Marfat.com

درِ حبیب ﷺ تھا اور ہے بے نوائی کا عالم
بنامِ عرضِ تمنّا تب اشک آنکھ میں آئے

Marfat.com

مُعنوَن

بندۂ ناچیز، حقیر، پُرتقصیر

"عرضِ تمنّا"

کے اس ہدیۂ حقیر کو

اپنے والدِ گرامی سائیں حکیم محمد یعقوب منیر عظیمی قادری

اور اپنی والدۂ محترمہ رحمت بی بی کے اسمائے گرامی سے

مُعنوَن کرتا ہے......

جن کی دعاؤں اور مساعی جلیلہ کی بدولت میرے قلب و ذہن میں

محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چنگاری روشن ہوئی

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمَا وَارْحَمْھُمَا

احقر

سعید بدر

Marfat.com

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

عرضِ تمنا

یارسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم!

یہ چند اشک ندامت ہیں

جو آپ ﷺ کی نگاہِ کرم کے طفیل

شکستہ وریختہ لفظوں میں ڈھل گئے

یا پھر...... عقیدت کے چند آنسو ہیں

جو موتی ہیں اور نہ گوہر تابدار

البتہ...... آپ ﷺ کے حسن توجہ کے طفیل

ٹوٹے پھوٹے' بے ربط الفاظ کی صورت اختیار کر گئے ہیں

جسے لوگ ''نعت'' کہتے ہیں

نعتِ نبی رحمت ﷺ

لیکن...... آپ ﷺ کے غلاموں کا ادنیٰ ترین غلام

آپ ﷺ کے کوچۂ انور کے کتوں کا کتا

Marfat.com

آپ ﷺ کے نام لیواؤں کی خاک پا کا حقیر ذرّہ
بھلا کیسے جرأت کر سکتا ہے کہ وہ
آپ ﷺ کی نعت کہے
جس کے گناہوں کے بارِ گراں نے اُسے قبل از وقت بوڑھا کر دیا
کمر دوہری کر دی اور دل کا مریض بنا دیا
جسے اپنے اور بیگانے سبھی چھوڑ گئے
جس کے لئے بیوی اور اولاد...... آپ ﷺ کے حسبِ فرمان
اور آپ ﷺ کے لائے ہوئے قرآن مجید کے ارشاد کے عین مطابق......
''آزمائش'' ثابت ہوئے
اور جن لوگوں سے کبھی چھوٹی موٹی نیکی کی
وہ ظالم اور دشمنِ جاں ٹھہرے
میری تمام تر بے بضاعتی، دامنِ خالی
اور گناہوں سے ملوث تاریک دل اور
تیرہ و تار ذہن کے باوجود
یہ بے ربط جملے، حسن عمل سے خالی الفاظ
یہ بے معنی اور بے سوز حروف
آپ ﷺ کے عالی شان اور رفیع الدرجات دربار گوہر بار میں
پیش خدمت ہیں
مجھ سا ہیچ میرزا اور ناچیز و ناکارہ

Marfat.com

جو دراصل شعر و ادب کی ابجد سے بھی نا آشنا ہے
اور لرزتے ہوئے ہاتھوں میں
''عرضِ تمنّا'' ! کی اٹیا لیے خریداروں کی صف میں
حاضر ہے اور عرض گزار ہے کہ
افسردہ دل، پژمردہ ذہن، لاغر تن،
بیمار وخستہ جسم بے قرار روح اور دلِ بیتاب
آپ ﷺ سے...... جی ہاں! آپ ﷺ سے
نبیٔ رحمت سے
رحمت للعالمین سے
شفیع المذنبین سے
دست بستہ، کانپتے اور لرزتے ہونٹوں سے
عرض گزار ہے اور فریاد کناں ہے
کہ ایک عاصی و خاطی کو
اپنے ''دامنِ رحمت'' میں
اپنی آغوش رحمت میں
تھوڑی سی جگہ عنایت فرمائیں!
اور امام بوصیریؒ کی طرح
اپنی چادرِ رحمت میں چھپا لیں!
دنیا جہان میں بلکہ ہر دو جہانوں میں

Marfat.com

آپ ﷺ کے بغیر

کوئی حامی نہیں، کوئی ناصر نہیں

کوئی مددگار نہیں

کوئی شافع نہیں، کوئی شفیع نہیں،

ے منہ چھپا کر مانگتا ہوں تجھ سے وہ سائل ہوں میں

یا پھر...... بقول آپ ﷺ کے مداح علامہ اقبالؒ کے

ے زندگی را از عمل ساماں نبود
پس مرا ایں آرزو شایاں نبود

ے شفقت تو جرأت افزاید مرا
شرم از اظہار ایں آید مرا

ہست شانِ رحمت گیتی نواز
آرزو دارم کہ میرم در حجاز

بخشش و مغفرت کا طالب
ذرۂ ناچیز، گدائے حقیر پریشان و دلگیر

سعید بدر

Marfat.com

مجھے کہنا ہے کچھ اپنی زباں میں

سعید بدر

اہل دانش اور صاحبان علم وحکمت کا خیال ہے کہ عصر حاضر نعت گوئی کا دور ہے کیونکہ اس دور میں جس کثرت اور تواتر سے نعتیہ ادب سامنے آیا اور آقائے دو جہاں' فخر عالمیاں' رحمت العالمین' حاکم دین مبیں' زینت خلد بریں' نزہتِ گلستانِ دیں' حاملِ تاج ونگیں' صاحبِ دین متیں' سراپائے حسن وجمال' عشق مجسم' صاحب رُوئے منور اور گیسوئے پُرخم' عاشق وہادیٔ اُمت' شافع محشر حاملِ تاج ختم نبوت' صدر نشینِ بزم رسالت' آیت رحمٰن' منبعِ فیضان' سرچشمۂ ایمان وایقان' دارائے امن ومحبت' پیغمبرؐ رحمت' پیکر عظمت' جانِ راحت' حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح وثناء کی گئی اور اُنؐ کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا' عصر حاضر ہی نہیں' بلکہ ہر دور میں' ہر زمانے میں اور ہر عہد میں حتیٰ کہ ہر ملک' ہر علاقے اور ہر خطے میں' نبی آخر الزماں' حسنؐ مجسم' سرورؐ عالم' محرم یزداں' جلوۂ ایماں' حاصل قرآں' عظمت آدم' روح دو عالم' رہبرِ دنیا و دیں' اہل نظر کے قبلہ وکعبہ' ساقی کوثر وتسنیم' مالک زمزم' روح منزہ' نفس مکرم' نازشِ ملت' شان نبوت' جان معیشت' تابش فطرت' شوکت انساں' پیکر ایماں' منبع عرفاں کی تعریف وتوصیف میں اتنا کچھ لکھا گیا کہ اس کا شمار یا گنتی ممکن ہی نہیں بلکہ سچ پوچھئے تو امر محال ہے۔

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کہی جانے والی پہلی نعت کے متعلق محققین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ دراصل نعت کے اولیں نمونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت عالیہ سے پہلے کی روایات میں ملنے شروع ہو جاتے ہیں۔ ان میں

Marfat.com

سے کچھ نمونے الہامی صحائف کے ان مندرجات میں شامل ہیں جو آپ کے مبشرات سے متعلق ہیں۔ آپ کے عہد ولادت باسعادت سے پہلے کے علماء، رہبان، احبار موحدین، متکلمین اور منجمین کے نزدیک ان مندرجات کو توجہ خاص حاصل تھی۔ اس کا بڑا سبب یہ تھا کہ اس زمانے کے اہل بصیرت اور دینی شعور رکھنے والے افراد بڑی شدت کے ساتھ اس نبی کی آمد کے انتظار میں تھے جس کی بشارت گذشتہ صحائف اور آسمانی کتب میں دی گئی تھی۔ رسولِ کریمؐ و عظیم کی تعریف و ثناء میں کہے گئے اشعار کا موضوع اسی ''نبی منتظر'' سے متعلق ہے جس کے زمانے تک زندہ رہنے اور جسے دیکھنے کی شدید خواہش کا اظہار بعثت سے قبل کے اشعار میں موجود ہے۔ مبشرات کے ضمن میں قدیم روایت یمن کے بادشاہ ''تبع الحمیری'' سے منسوب ہے جس نے یمن سے نکل کر جزیرہ نمائے عرب کے علاوہ ایران پر حملہ کیا تھا، مکہ کے بعد وہ مدینہ پر بھی حملہ آور ہوا۔ اس کا اصل نام تبان، السعد، ابوکرب تھا۔ کئی ماہ تک اس نے مدینہ کا محاصرہ کئے رکھا، آخر بنوقریظہ کے عالموں نے اُسے اس ارادے سے باز رہنے کا مشورہ دیا۔ دراصل بہت سے یہودی، اطراف و اکناف سے نکل کر ''نبی منتظر'' کے انتظار میں مدینہ آ کر آباد ہو گئے تھے۔ انہوں نے کہا۔

ھی مھاجر نبی یخرج من ھذا الحرم من قریش فی آخر الزمان، یکون ھو دارہ، وقرارہ۔ (ابن ھشام، السیرۃ النبویہ)

ترجمہ: ''یہ وہ جگہ ہے جہاں آخری زمانے میں حرم مکہ سے ہجرت کر کے ایک نبی تشریف لائیں گے وہ قریش خاندان سے ہوں گے اور یہ جگہ ان کا گھر اور جائے قرار ٹھہرے گی''۔

تبع اہل مدینہ سے آنے والے نبی کے اوصاف و کمالات کا سن کر آپ ﷺ کا گرویدہ و دلدادہ ہو گیا اور اس نے ممدوح موعود کے حضور عقیدت کے طور پر اپنے

111465

Marfat.com

خیالات پیش کرتے ہوئے کہا۔

شھدت احمد انّہ رسول من اللّٰہ باری النسم
فلو مد عمری الی عمرہ لکنت و زیرانّہ و ابن عم

مزید کہا:

یسمی احمد یا لیت انّی
اعمر بعد مبعثہ بعام

(ابن رشیق القروانی ابن علی الحسن)

تبع الحمیر ی کے یہ وہ نعتیہ اشعار ہیں جو اس نے آقائے دو جہان کی ولادت باسعادت سے کم و بیش ایک ہزار سال قبل کہے تھے۔ ہماری رائے کے مطابق ان اشعار کو "پہلی نعت" قرار دیا جاسکتا ہے۔

صدیوں کے طویل انتظار کے بعد آخرکار وہ صبح سعادت طلوع ہوئی اور آپؐ اس دنیائے ظاہری میں جلوہ افروز ہوئے لیکن یتیمی کی حالت میں۔ والدہ ماجدہ حضرت آمنہ اور والد گرامی حضرت عبداللہ دونوں ہی ولادت باسعادت سے قبل دنیا سے پردہ فرما چکے تھے۔ دادا حضرت عبدالمطلب بقید حیات تھے جنہوں نے آپؐ کی کفالت کی ذمہ داری سنبھالی۔ پیدائش پر انکی زبان سے کچھ اشعار جلوہ فگن ہوئے جن میں سے ایک یہ ہے:

الحمد للّٰہ الذی اعطانی
ھذا العلام الطیب الاردان

دادا حضرت عبدالمطلب کے بعد چچا حضرت ابوطالب نے آپ ﷺ کی کفالت کا فریضہ سرانجام دیا۔ آپ ﷺ کی ذاتِ بابرکات کے متعلق ان کا طویل نعتیہ قصیدہ ملتا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند تھا چنانچہ ایک بار حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے

Marfat.com

اونٹ کی سواری کے دوران میں آپ ﷺ نے اُن سے یہ قصیدہ سننے کی فرمائش کی تھی۔
حضرت ابوطالبؓ فرماتے ہیں:

وَاللّٰہِ لَنْ یَّصِلُوْا اِلَیْکَ بِجَمْعِھِمْ
حَتّٰی اُوَسَّدَ فِی التُّرَابِ دَفِیْنًا

''خدا کی قسم وہ اپنی جمعیت کے ساتھ آپ ﷺ تک نہیں پہنچ سکتے' جب
تک مجھے دفن کر کے مٹی میں ٹیک لگا کر لٹا نہ دیا جائے''۔

فَاصْدَعْ بِاَمْرِكَ مَا عَلَيْكَ غَضَاضَةٌ
وَابْشِرْ وَقَرِّ بِذَاكَ مِنْكَ عُيُوْنًا

آپ ﷺ اپنا کام کیے جائیں' آپ ﷺ پر کسی قسم کی تنگی نہیں
آپ ﷺ خوش رہیں اور اسکے ساتھ اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیے جائیں

ان اشعار سے اندازہ ہوتا ہے کہ کفار مکہ نے جب آپ ﷺ کو ایذا رسانی' شروع کی تو حضرت ابوطالبؓ نے آپ ﷺ کی کتنی مدد فرمائی' تعاون کیا اور کس قدر حوصلہ افزائی کی۔

حضرت ابوطالب ہی نہیں حضرت حمزہؓ اور حضرت عباسؓ کے اشعار بھی تاریخ کے اوراق نے محفوظ کر رکھے ہیں۔ حضرت حمزہؓ فرماتے ہیں۔

حَمِدْتُ اللّٰہَ حِیْنَ فُؤَادِیْ
اِلَی الْاِسْلَامِ وَالدِّیْنِ الْمُنِیْفِ
وَاَحْمَدُ مُصْطَفًی فِیْنَا مُطَاعًا
فَلَا تَغْشُوْهُ بِالْقَوْلِ الْعَنِیْفِ

میں نے خدا کا شکر ادا کیا جب اس نے میرے دل کو

Marfat.com

اسلام اور بلند مرتبہ دین کی توفیق بخشی
اور احمدؐ ہم میں سے برگزیدہ ہیں جن کی اطاعت کی جاتی ہے
لہٰذا تم اُن کے سامنے نا ملائم لفظ بھی منہ سے نہ نکالنا

حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب نے اپنے اشعار میں آپ ﷺ کو شاندار خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ

''آپ ﷺ پہلے سایۂ خاص میں بسر کر رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ بستی میں اترے مگر آپ ﷺ ابھی بشر نہ تھے۔ نہ گوشت پوست اور نہ لہو کی پھٹکی بلکہ آپ ﷺ صافی تھے۔ آپ ﷺ آتش خلیل میں اُترے، چھپے چھپے، آپ ﷺ اُن کی صلب میں تھے تو وہ کیسے جلتے تا آنکہ آپ ﷺ کا محافظ وہ صاحب شوکت گھرانہ ہوا جو خندف جیسی رفیع المرتبت خاتون کا ہے۔

وَاَنْتَ لَمَّا ذٰلِكَ اَشْرَقَتِ الاَرْضُ
وَضَاأَت بِنُورِكَ الاُفُقِ
وَنَحْنُ فِيْ ذٰلِكَ الضِّيَا وَفِي النُّورِ
وَسُبُلَ الرِّشَادِ نَخْتَرِقُ

اور جب آپؐ پیدا ہوئے تو چمک اُٹھی زمیں
اور روشن ہو گئے آفاقِ سماوی آپؐ کے نور سے
تو اب ہم لوگ اسی روشنی اور اسی نور میں
ہیں اُور ہدایت و استقامت کی راہیں نکال رہے ہیں

حضرت عبدالمطلب، حضرت ابوطالبؓ حضرت حمزہؓ اور حضرت عباسؓ نے ان اشعار سے اپنی نسلی، نسبی، فصاحت، بلاغت اور شعر و سخن میں قادر الکلامی سے قوم کے

Marfat.com

نوجوانوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک کی وضاحت کردی۔ ابن رشیق کی تصریح کے مطابق بنوعبدالمطلب کے مردوزن میں سوائے نبی کریم ورحیم کے کوئی بھی ایسا فرد نہ تھا جو شعروسخن کا ذوق نہ رکھتا ہو اور خود بھی شعر نہ کہتا ہو۔ تاریخ کی ورق گردانی کریں تو ہمیں آپ کی شان میں حضرت فاطمۃ الزہرا ؓ ' اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کے اشعار بھی ملتے ہیں۔

اسی طرح عطائے نبوت کے بعد آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے چچا ورقہ بن نوفل' جنہوں نے نزول وحی کی کیفیات کا ادراک کیا تھا لیکن اس کے باوجود اسلام لانے کے بارے میں اپنی کوتاہی قسمت پر اظہار افسوس بھی کیا تھا۔ انہوں نے اپنے جذبات کا یوں اظہار کیا تھا۔

هذی خدیجه تاتینی لاخبرها

ومالنا یخفیٔ الغیب من خبر

بان احمد یاتیه فیخبره

جبریل انك مبعوث الی البشر

فقلت علی إلذی ترجین ینجزه

لا الا له فرجی الخبر وانتظری

(ابن حجر عسقلانی)

بایں ہمہ ہمارے خیال میں اللہ تعالیٰ نے جب لوح محفوظ پر قرآن مجید کو ثبت کیا تو اس وقت پہلی نعت ورطۂ تحریر میں آ گئی تھی کیونکہ اہل فکرونظر کے نزدیک قرآن حکیم بجائے خود حضور پرنور' عزت مآب' فضیلت درجات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت ہی کا درجہ رکھتا ہے۔ محترمہ ومکرمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جب آپ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

Marfat.com

وَكَانَ خُلُقُهُ قرآن

اوران کا خلق وسیرت قرآن ہی تو ہے۔

ایک اور جگہ لکھا ہے کہ آپ نے فرمایا:

''کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟''۔

اس شخص نے کہا۔

''ہاں! قرآن تو پڑھا ہے''۔

اس پر حضرت عائشہ صدیقہؓ نے جو کچھ فرمایا اس کا مفہوم کچھ یوں ہے:

''جو کچھ قرآن میں الفاظ کی صورت میں ہے' وہ حامل قرآن کی سیرت میں عمل کی صورت میں موجود ہے''۔

یقیناً رسول مقدس ومنور کی ذاتِ بابرکات قرآن حکیم کی ایک متحرک تصویر ہے۔ ایک کتاب کی صورت میں نازل شدہ قرآن ہے اور ایک ذات رسول اقدس واکرم کی صورت میں چلتا پھرتا قرآن ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فرمان کی تصدیق قرآن نے ان الفاظ میں کردی:

اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۔ (القلم - ٤)

''یعنی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بیشک آپ ﷺ اخلاق میں بہت بڑے درجہ اور مقام پر ہیں''۔

حبیب کبریا' خاتم الانبیاء' بحرعنایت' قلزم شفقت' شان نبوت' تابش فطرت' حامل دانش وحکمت' مہر طریقت' شمع شریعت' پیکر رفعت وسخاوت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ ۔

یعنی ''میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں''۔

Marfat.com

غرضیکہ کیا دوست کیا دشمن واعداء سبھی نے آپ کے حسن اخلاق اور بلند کردار کی تصدیق وتائید کی جس کا ثبوت یہ ہے کہ بعثت نبوی ﷺ سے قبل ہی آپ کفار مکہ میں ''الصادق والامین'' کے القابات سے معروف تھے۔

شاہ روم ہرقل نے جب تجارت کے لئے روم آئے ہوئے عرب قافلہ کے ارکان کو دربار میں طلب کیا اور سالار قافلہ ابوسفیان نے آپ ﷺ کے حسن اخلاق اور بلند کردار کی بڑھ چڑھ کر تعریف کی (حالانکہ اس وقت وہ خود ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا)۔ تو اس نے بھی آپ ﷺ کی نبوت کی تصدیق کی۔

گویا قرآن مبین اور احادیث مبارکہ میں آپ ﷺ کے جس ''خلق عظیم'' کا بار بار ذکر خیر آیا ہے۔ اس کو دوسرے الفاظ میں آپ ﷺ کی ''نعت'' ہی قرار دیا جاسکتا ہے۔ قرآن پاک سے قبل زبور' تورات اور انجیل کے علاوہ دیگر صحائف کبریٰ میں بھی آپ کا ''ذکر خیر'' بکثرت آیا ہے' وہ ذکر اگر نعت نہیں تو پھر اور کیا ہے؟

گویا آپ ﷺ کا اخلاق' آپ ﷺ کا کردار' اور آپ ﷺ کے کارنامے سبھی کچھ ''اخلاق حسنہ'' کی ذیل میں آتے ہیں اور اسی اخلاق' اور اوصاف ومحاسن کے ذکر کا دوسرا نام ''نعت ہے''

مشہور محقق اور دانش ور سید قاسم محمود مرحوم نے اپنے اسلامی انسائیکلوپیڈیا میں ''نعت'' کے حوالے سے لکھا ہے کہ ''حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس سے مسلمانوں کو جو محبت' عقیدت اور قلبی وابستگی ہے اور انہوں نے جس طرح آپ ﷺ کے حالات' ارشادات اور فرمودات' حلیہ مبارک' شمائل' اخلاق وعادات اور معجزات کو محفوظ کیا ہے وہ تاریخ عالم کا سنہری باب ہے۔ ذکر الٰہی کے بعد ذکر رسول ﷺ کو ایمان کی تکمیل اور افضل ترین عبادت کہا گیا ہے۔ فارسی اور اردو زبان میں نبی کریم ﷺ کی تعریف وتوصیف کو ''نعت'' کہا جاتا ہے جبکہ عربی زبان میں اس کے لئے ''مدح النبی'' کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں''۔ عربی میں سب سے پہلے جو نعتیہ اشعار لکھے گئے' وہ

Marfat.com

''قصیدہ'' کہلاتے تھے۔عربوں میں دراصل قصیدے ہی کارواج تھا۔

حیران کن بات ہے کہ قرآن پاک میں بظاہر ''نعت'' کا لفظ کہیں استعمال نہیں ہوا۔ یہ لفظ اپنے مروجہ عمومی لغوی معنی سے ہٹ کر اس وقت مرکز توجہ بنا جب خلیفہ چہارم حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے اپنے لئے ''واصف یا وصاف'' کا لفظ استعمال کرنے کی بجائے ''ناعت'' کالفظ استعمال فرمایا۔

''یقول ناعته لم ارقبلهٗ ولابعدهٗ' صلی اللّٰه علیه وسلم''

''آپ ﷺ کا ناعت (وصف بیان کرنے والا علیؓ) کہتا ہے کہ آپ ﷺ سے پہلے اور آپ ﷺ کے بعد کوئی آپ ﷺ جیسا نہ دیکھا''۔

گویا عربی زبان میں مدح یا تعریف کرنے یا وصف بیان کرنے کو''نعت'' کہتے ہیں۔چاہے وہ نظم میں ہو یا نثر میں۔

''تاج العروس'' میں علامہ زبیدی حنفی لکھتے ہیں کہ ''نعت کا مادہ ن' ع اور ت ہے۔ یہ لفظ جب باب ''فتح یفتح'' سے آئے تو اس کا معنیٰ وصف ہوتا ہے اور باب ''تقبل یتقبل'' سے آئے تو اس کا مطلب کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا ہوتا ہے۔ابن کثیر لکھتے ہیں کہ ''نعت کا تعلق بنیادی طور پر بیان حسن سے ہوتا ہے اور وصف میں ''حسن وقبح'' دونوں بیان کئے جاسکتے ہیں جبکہ نعت صرف اور صرف ''حسن وخوبی'' ہی کے بیان کیلئے ہی آتی ہے۔ ''ثعلب مصری'' نے نعت اور وصف میں یہ فرق لکھا ہے کہ ''نعت ذی جسم کی ہوسکتی ہے اور توصیف کیلئے شخصیات ضروری نہیں''۔

اسی لئے کہاجاتا ہے کہ ''اللّٰهُ یُوصَفُ وَلَاینعت'' یعنی ''اللہ کی توصیف ہوسکتی ہے لیکن نعت نہیں ہوسکتی'' اس لئے کہ نعت میں تشخصات ضروری ہیں۔ اظہری نے نعت کا معنیٰ ''العتیق السباق'' بھی لکھا ہے۔اس اعتبار سے نعت صرف اس ذات کی ہوسکے گی جو اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ قدیم اور اوصاف وکمالات کی حامل ہو اور ان میں سب سے آگے ہو۔ظاہر ہے کہ وہ ذات پاک صرف حضور انور صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم ہی کی ہو سکتی ہے بلکہ ہے۔ لسان العرب میں ابن منظور نے نعت کا معنیٰ کسی ذات کا اپنی جنس کی دیگر انواع و اقسام سے ''افضل ہونا'' لکھا ہے۔ ''صحاح'' میں جوہری نے لکھا ہے۔ نعت جس وقت باب ''کرم یکرم'' سے آئے تو اس کا معنیٰ چہرے کا حسین اور خوبصورت ہونا ہوتا ہے۔

ابن ماجہ میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی گئی ہے جس میں رسول کرم و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے بذاتِ خود لفظ نعت کو ''خواص'' بتانے کے معنوں میں استعمال فرمایا ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

''نعت رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذات الجنب ورسا وقسطا وزيتا يلدبه''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذات الجب کے لئے اس نسخہ کی بہت تعریف فرمائی ہے۔ درس، عود ہندی پیس کر اور زیتون کا تیل شامل کر کے سینے پر لیپ کیا جاتا ہے۔

یہاں لفظ نعت کو ''مفہوم'' یا تعریف کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔

''نعت لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو يه''

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال کے ماں باپ کا حلیہ بیان فرمایا۔
یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لفظ نعت سے ''حُلیہ'' کے معنی لئے ہیں۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهر هكذا وهكذا وصفق محمد بن عبيد بيديه ينعتها ثلاثه۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مہینہ ایسے بھی ہے اور ایسے بھی۔ محمد بن عبید نے اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے تین مرتبہ

Marfat.com

اشارہ کیا۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں نعت کا مفہوم لفظ اشارہ کے طور پر استعمال فرمایا ہے۔

ویقول ناعته لم از قبله ولا بعده مثله۔

''آپ ﷺ کا نعت خواں یہی کہے گا کہ میں نے آپ ﷺ جیسا نہ پہلے دیکھا ہے اور نہ بعد میں دیکھوں گا''۔

کیف تجد نعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فی التوراة۔

تورات میں درج ہے کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت کیسے پاتے ہیں۔

بعض صوفیا کرام کے اقوال سے مترشح ہوتا ہے کہ نعت کا معنیٰ ''شان'' بھی آتا ہے۔ عربی کی طرح فارسی زبان میں نعت کا لفظ اپنے عمومی مفہوم' وصف بیانی اور خصوصی معانی میں ثنائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ے لئے استعمال ہوا ہے۔ اردو میں اگرچہ اس کا معنیٰ ''وصف گوئی'' ہوتا ہے لیکن اب یہ لفظ صرف اور صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف وکمالات کے تذکرے کے ساتھ ''خاص'' ہوگیا ہے۔ کسی اور ذات یا شخصیت کے لئے استعمال نہیں ہوتا۔

لغت اور آثار روایات کی مدد سے نعت کے جو مفاہیم ومطالب حاصل ہوتے ہیں' ان کی ترتیب ذیل میں ہے:

(۱) اوصاف بیان کرنا۔ (۲) احوال بیان کرنا۔
(۳) حلیہ واضح کرنا۔ (۴) تعریف میں مبالغہ کرنا۔
(۵) سفارش کرنا۔ (۶) نقل کرنا یا نقل اُتارنا۔
(۷) جوہر سامنے لانا۔ (۸) کسی جنس کا اپنی انواع پر فضیلت ثابت کرنا۔

Marfat.com

(۹) عمدہ صفات رکھنا۔ (۱۰) کسی شے کا قدیم الاصل ہونا۔
(۱۱) دوڑ میں آگے بڑھ جانا۔ (۱۲) صفت کو موصوف کے ساتھ ملانا۔
(۱۳) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وتحمید بجالانا۔

نعت کے مذکورۃ الصدر لغوی معنیٰ و مطالب کی روشنی میں اصطلاح نعت کا موضوع آسانی سے متعین کیا جاسکتا ہے۔ نعت کا دارومدار چونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مسعود ہے' اس اعتبار سے آپ ﷺ کی ذات سے لے کر صفات تک' آپ ﷺ کے افکار سے لے کر آپ کے اعمال تک' زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جو نعت کا موضوع نہیں بن سکتا۔ اخلاق' سیرت' معجزات' غزوات' خطبات' عبادات' معمولات عادات' تعلیمات غرضیکہ سب تک نعت کا دامن وسیع ہے اور پھیلا ہوا ہے۔
نعت کا تعلق چونکہ نثر اور نظم دونوں سے ہے اس لئے رسول عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کا نعتیہ ورثہ بے حد بسیط و وسیع ہے۔ یہ صحابہ کرامؓ کا نعتیہ ذوق وشوق ہی تھا کہ ہمارے رسول رحیم وکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے لحمہ لحمہ اور پل پل کو انہوں نے شعروادب کی صورت میں محفوظ کرلیا جو قوموں کے ترقی وعروج کا باعث ٹھہرا اور اس سے پوری انسانیت نے جلا پائی۔ یہ سلسلہ انشاء اللہ ابدالآباد تک جاری وساری رہے گا۔

ممتاز عالم دین علامہ سید ریاض حسین شاہ کا کہنا ہے کہ "احکام شریعت کی روشنی میں اس موضوع پر دو طرح سے بحث کی جاسکتی ہے۔ ایک تو ایمان کے ساتھ اور دوسرے جذبہ ایثار اطاعت اور عمل کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔
حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا' آپ ﷺ کا ذکر کرنا آپ ﷺ پر درود وسلام پڑھنا' آپ ﷺ کی سیرت کی جستجو اور تحقیق کرنا۔ آپ ﷺ کے رُجحانات اور میلانات اپنانا' آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کو سمجھنا۔ آپ ﷺ کی دعوتِ کریمانہ وحکیمانہ کو توجہ سے سننا۔ آپ ﷺ کے ایک ایک عمل وقول کو محفوظ کرنا اور آپ ﷺ کے علمی اور دینی سرمایہ کو اگلی نسلوں تک پہنچانا تقاضائے شریعت مطہرہ ہے اور یہ سب کچھ نعت کا

Marfat.com

موضوع ہے۔اس اعتبار سے نعت کہنا' نعت سننا' نعت پڑھنا' نعت پسند کرنا شریعت کا اولین مقصد ہے۔اس طرح قرآن مبین نعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک انمٹ اور لازوال نقش ہے۔نثر کے میدان میں عظیم الشان صحابہ کرام نے شریعت کا منشا و مقصد پورا کیا۔البتہ شعری نعت کے میدان میں عقیدتوں' محبتوں اور کیفیتوں کی بھرمار ہے۔تلمیحات استعارات اور تشبیہات کے آئینہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کی بلا حدوشمار سعی و کوشش کی گئی ہے لیکن آپ ﷺ کی صورت وسیرت' حسن و جمال' رنگ ڈھنگ اداواطوار' دعوت و تعلیم' صدق و امانت' صفات وتہذیب' معیشت وسیاست' آیات ومعجزات' عدالت ونجابت' حرب وضرب' سراپا اور واقعات' امانت و دیانت جودوسخا اور فضل وعطاء' علم وحلم' کو تاریخی ضرورتوں کے تحت نعت کے دامن میں سمونے کی بھرپور کوشش نہیں کی گئی۔ سچی بات یہ ہے کہ یہ ضرورت جوں کی توں موجود ہے۔

نعت کا دوسرا تعلق ''جذبہ ایثار وعمل'' سے ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک' آپ ﷺ کے ظاہر و باطن اور آپ ﷺ کی سنت وادا کو اللہ تعالیٰ نے واجب التعظیم اور واجب الاطاعت قرار دیا ہے......اور وعدہ کیا ہے کہ وہ آپ ﷺ کے ہر قول' ہر فعل اور ہر سنت کو تاقیامت زندہ رکھے گا۔گویا حضور نبی اکرم ﷺ کی حیات مقدسہ کے مختلف پہلو جس وقت کلام بلاغت نظام میں سج کر سامنے آئیں گے تو وہ نعت ہی قرار پائیں گے۔جہاں تک آپ ﷺ کی مدح وثنا کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں کوشش تو کی جاسکتی ہے لیکن اس کا کماحقہ' حق ادا نہیں کیا جاسکتا۔بلاشبہ یہ مشکل ودشوار کام ہے اہل سنت وجماعت کے امام مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی کا ارشاد گرامی ہے:

''حقیقتاً نعت شریف لکھنا بہت مشکل کام ہے جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں۔ اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔ اگر شاعر بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہو جاتی ہے۔ البتہ

Marfat.com

حمد الٰہی آسان ہے۔ اس میں راستہ صاف ہے۔ انسان جتنا چاہے آگے بڑھ سکتا ہے۔ غرض حمد میں اس جانب اصلاً کوئی حد نہیں اور نعت شریف میں دونوں جانب سخت حد بندی (اور پابندی) ہے''۔

کتاب وسنت کا تقاضا ہے کہ دنیا کا ہر انسان بالخصوص مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کے رنگ میں ڈھل جائے۔

ہم نے عرض کیا تھا کہ ''قرآن مجید نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک انمٹ اور لازوال نقش ہے''۔ لیکن قرآن چونکہ رب ذوالجلال والاکرام کا آخری پیغام اور منشور حیات ہے' اس لئے اس کا اپنا ایک خاص انداز ہے۔ قرآن حکیم کو دراصل انسان کے بنائے ہوئے شعروں' پیمانوں' خود ساختہ عروض سے ناپا نہیں جا سکتا۔ یہ آسمانی صحیفہ بے حسی کا نظام ربوبیت کا احیا و ترویج ہے۔ نعت صدیوں سے لکھی جارہی ہے۔ اس کا مقصد سرورِ کائنات' فخر موجودات کے حسن سیرت' ذکر خیر اور شمائل و خصائل کے بیان سے وقف ہو کر جہان معنیٰ پیدا کر چکی ہے۔ نعت اوزان و بحور کے پیمانوں کی رعایت سے معرض وجود میں آتی ہے لیکن واضح رہے کہ قرآن حکیم میں نعت اس انداز اور اس ہیئت میں رقم نہیں ہوئی۔ خالق کائنات نے قرآن میں نعت کا اپنا خاص انداز اپنایا ہے جو اُسے سب سے زیادہ پسند تھا۔ دراصل قرآن حکیم نے ہمیں نعت کہنے کا طریقہ، قرینہ اور سلیقہ سکھایا ہے۔

قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی
یعنی رہے آدابِ شریعت ملحوظ

(امام احمد رضا بریلوی)

جہاں تک قرآن پاک کے اسلوب نعت کا تعلق ہے تو یہ بات کسی خوف و تردید کے بغیر کہی جا سکتی ہے کہ قرآن حکیم کے تتبع میں ایک بھی مصرع نہیں کہا جا سکتا اور اس کی مثیل ایک بھی جملہ تحریر نہیں کیا جا سکتا۔

Marfat.com

''قرآن پاک میں نعت رسول مقبول'' کے موضوع پر ایک طویل وضخیم مضمون ہی نہیں بلکہ ایک کتاب لکھی جا سکتی ہے۔قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

اِنَّ اللّٰہ وَمَلٰئکتہٗ یصلّون علی النّبی یا ایّھا الذین اٰمَنُوا وَسلّموا علیہ تسلیما۔ (احزاب آیت: ۵۶)

یعنی ''اللہ تعالیٰ خود بھی اور اس کے تمام فرشتے نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھتے ہیں اور سلام بھیجتے ہیں اس لئے اے اہلِ ایمان تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو''۔

اس اعتبار سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ ''درود و سلام'' بھی نعت ہی کے زمرے میں آتے ہیں۔

بلند پایہ دانشور اور ممتاز ادیب جناب ممتاز حسن نے لکھا ہے کہ

''میرے نزدیک ہر وہ شعر نعت ہے جس کا تاثر ہمیں حضور رحمت للعالمین کی ذاتِ گرامی سے قریب لائے' جس میں حضور ﷺ کی مدح ہو یا حضور ﷺ سے خطاب کیا جائے۔صحیح معنوں میں نعت وہ ہے جس میں محض پیکر نبوت کے صوری محاسن سے لگاؤ کی بجائے مقصد نبوت سے دل بستگی پائی جائے' رسالت مآب ﷺ سے صرف رسمی عقیدت کا اظہار نہ ہو' بلکہ حضور ﷺ کی شخصیت سے ایک قلبی تعلق موجود ہو''۔

قرآن مقدس کو اگر نعت تسلیم کیا جائے تو پھر یہ کہنا پڑے گا کہ سب سے پہلی نعت خود ذات باری تعالیٰ نے اپنے خاص انداز میں کہی ہے جس کی طرف ممتاز و معروف شاعر گرامی نے بھی اشارہ کیا ہے۔

ازل گیرد' ابد گیرد' قضا گیرد' قدر گیرد
رکابش را' عنانش را' عنانش را' رکابش را

گرامی سے قبل ایران کے بلند و بالا شاعر اور نعت نگار عبدالرحمٰن' نورالدین جامی

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا ۔

نہ تنہا است جامی نعت خوانش

خدائے ما ثنا خوانِ محمد ﷺ

فارسی کے بلند پایہ شاعر مصلح الدین سعدی شیرازی نے خوب لکھا ہے:

حسنِ یوسفؑ ' دم عیسیٰؑ ' ید بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند ' تو تنہا داری

ایک اور شاعر نے تحریر کیا ہے:

آفاق ہا گردیدہ ام' مہر بتاں ورزیدہ ام

بسیارِ خوباں دیدہ ام' اما تو چیزے دیگری

اسد اللہ خاں غالب نے لکھا ہے:

غالب ثنائے زخواجہ ﷺ بہ یزداں گذاشتم

کآں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمد ﷺ است

نعت نگاری جیسا کہ ہم نے پہلے بھی کہا ہے کوئی آسان اور سہل کام نہیں' یہ جان جوکھوں کا کام ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نعت نگاری دشوار ترین صنف سخن ہے جس میں ''احتیاط اور آداب و احترام'' کو ملحوظ خاطر رکھنا لازمی و ضروری ہے کیونکہ نعت نگاری میں اگر آپ حد سے تجاوز کر جائیں تو آپ ''الوہیت'' کی سرحدوں کو کراس کر جائیں گے اور اس طرح شرک و کفر کے مرتکب ٹھہریں گے۔ یہی وجہ ہے کہ حکیم الامت علامہ اقبال نے فرمایا تھا:

خموش! اے دل بھری محفل میں چلانا نہیں اچھا

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

Marfat.com

یوں لگتا ہے کہ علامہ اقبال کا یہ شعر قرآن حکیم کی اس آیت مبارکہ **یا ایھا الذی امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہٗ باالقول کجھر بعضکم لبعض (الحجرات:۲)** کا ترجمہ ہے جس میں کہا گیا ہے:

"اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کیا کرو اور نہ اُن سے کھل کر بولا کرو جیسے تم آپس میں بولتے ہو"۔

یہ حکم بھی اس وقت دیا گیا جب بعض بدو حضرات آپ ﷺ کو بلند آواز سے گویا چیخ کر بلایا کرتے تھے۔

نعت کا حقیقی تصور نبی کریم ورحیم کی سیرت مطہرہ کے جملہ پہلوؤں اور آپ ﷺ کی بعثت کی جو اہمیت نوع انسانی اور جملہ موجودات کے لئے ہے' اُسے نمایاں کرنا ہے۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب حضور ختمی مرتبت سے صرف رسمی عقیدت کا اظہار نہ ہو بلکہ ایسا قلبی تعلق موجود ہو جو صوری محاسن سے لگاؤ سے ماوریٰ بطور رسول کائنات اور محسن اعظم' مقصد نبوت اور آپ ﷺ کی حقیقی عظمت کا عالمگیر مناظر میں عکاس ہو۔

کسی پنجابی شاعر نے خوب کہا ہے:

ع بے ادباں مقصود نہ حاصل نہ درگاہے ڈھوئی

اور یہ مقام توفیق ایزدی ہی سے نصیب ہوتا ہے' اس کی نگاہِ کرم ہو تو تمام معاملات خود بخود حل ہوجاتے ہیں۔

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:

از خدا خواہیم توفیق ادب

بے ادب محروم ماند از فضل رب

حکیم الامت علامہ اقبال علیہ الرحمہ نے "اسرار و رموز" میں رسول امین ومحتشم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نور نظر اور لخت جگر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے بارے

Marfat.com

میں کیا خوب فرمایا ہے۔

آں ادب پروردہ تسلیم و رضا است

آسیہ گردان و لب قرآں سرا است

یعنی ''حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ادب اور تسلیم و رضا کے ماحول میں پلی ہوئی ہیں جن کے ہاتھ مبارک چکی پیستے ہیں اور ہونٹ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں''۔ ''ادب پروردہ'' کی کیا عمدہ ترکیب استعمال کی گئی ہے۔

نعت کیا ہے؟ دھار ہے تلوار کی یا پل صراط

جس میں چلنے کا ہے کس میں حوصلہ؟ کس کی بساط؟

ممتاز فارسی شاعر عرفی نے نعت کے حوالے سے خوب کہا ہے کہ:

عرفی مشتاب ایں رہِ نعت است نہ صحرا است

ہشدار کہ رہ بروم تیغ است قدم را

سچی بات ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کہتے ہوئے حروف اور الفاظ عاجز آ جاتے ہیں اور معانی ہیں کہ دم توڑ دیتے ہیں۔ اس کے باوجود حضرت ابو طالب اور ورقہ بن نوفل سے لے کر آج تک حضور خاتم النبیین کی تعریف و توصیف کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔ مکہ سے مدینہ ہجرت کے دوران آپ ﷺ اُمّ معبد سے ملتے ہیں تو اس خاتون عالیہ نے جب اپنے خاوند سے آپ ﷺ کی تعریف و تحسین کی تو وہ سنتے ہی ورطۂ حیرت میں ڈوب گیا۔ اہل تحقیق نے اُمِ معبد کے ان اقوال کو ''نعت'' کا درجہ دیا ہے۔
جب آپ ﷺ مدینہ کے قریب بستی قبا میں پہنچتے ہیں تو وہاں کی بچیوں نے والہانہ اور معصومانہ انداز میں جو تاریخ ساز نغمہ گایا تھا اُسے ''بہترین نعت'' قرار دیا گیا ہے۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا

مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاعِ

Marfat.com

چاند نکل آیا ہے
کوہ وداع کی گھاٹیوں سے

عہدِ حاضر میں علامہ اقبالؒ منفرد شاعر ہیں جنہوں نے براہِ راست نعت کو موضوع سخن نہیں بنایا مگر جہاں کہیں وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اور اسم گرامی تصور میں لاتے ہیں تو پھر عشق و محبت کے بے تاب سوتے آپ ہی آپ پھوٹنے لگتے ہیں۔ ان کے کلام بلاغت نظام میں علوِ خیال، ادب و احترام، رقیق القلبی اور سوز و گداز کی کیفیت خود بخود پیدا ہو جاتی ہے اور وہ ملکوتی فضاؤں میں شہپر جبریلؑ پر پرواز کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت پر مبنی کلام اقبال نے عصر حاضر میں مسیحائی کا کام دیا اور بت خانۂ ہند میں قیام پاکستان کی بنیاد رکھی۔

گویا نعت سے ملت اسلامیہ کی بیداری و اصلاح کا کام بھی لا جاسکتا ہے مگر

انہی کا کام ہے یہ جن کے حوصلے ہیں زیاد

''عرض تمنا'' نظر بظاہر نعتوں کا گلدستہ ہے جو انتہائی عقیدت و احترام اور خلوص دل سے سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا گیا ہے۔

ع گر قبول افتد زہے عز و شرف

مجھے اعتراف ہے کہ بندۂ بنیادی طور پر شاعر ہے اور نہ شاعری کے قواعد و ضوابط اور رموز و اسرار سے واقف۔ شعر گوئی کے لئے علم عروض کا جاننا لازم ہے لیکن ناچیز اس علم سے بے بہرہ ہے۔ اس لئے ناچیز نے ''تک بندی'' کا سہارا لیتے ہوئے اپنے ''جذبات و احساسات'' کا اظہار کر دیا ہے۔ مقصد محض یہ تھا کہ اپنی ''گریہ و زاری'' اور ''آہ و فریاد'' کو فخر عالمیاں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں کسی نہ کسی طرح لیکن بصد ادب پیش کیا جائے۔

نعت کیا ہے درد کے قصوں کی گٹھڑی پھولنا
پھر حسیں لفظوں سے ان کو جان و دل سے رولنا

Marfat.com

نعت کیا ہے؟ کملی ﷺ والے سے تعلق جوڑنا

ماسوی اللہ سے، بتوں سے رشتے ناطے توڑنا

یا پھر......

نعت کیا ہے؟ دل کے ٹوٹے تار پھر سے جوڑنا

اور اُن کو گنبد خضریٰ کی جانب موڑنا

گویا یہ میرے لامتناہی درد و غم اور رنج والم کے اُن قصوں کی کہانی ہے جن سے میں زندگی بھر آشنا رہا۔ یہ اُن آنسوؤں، اشکوں اور آہوں کی داستان ہے جو کسی نہ کسی طور عمر بھر میری آنکھوں سے رواں دواں رہے۔ بقول جناب حفیظ تائب ؎

رہی عمر بھر جو انیس جاں وہ بس آرزوئے نبی ﷺ رہی

کبھی اشک بن کے رواں ہوئی، کبھی درد بن کے دبی رہی

''عرض تمنا'' میں شامل شدہ نعتوں کے بارے میں بعض احباب کے، جن میں جناب عبدالعزیز خالد، حفیظ تائب اور حفیظ الرحمٰن جیسے اصحاب شعر و سخن شامل ہیں، اعتراضات نما مشوروں یا پھر مشورہ نما اعتراضات کے بارے میں وضاحت کرنا ضروری تصور کرتا ہوں۔

ان میں سے ایک اعتراض یہ تھا کہ ''میری نعتیں بہت طویل ہوتی ہیں جبکہ اختصار اعلیٰ پائے کے کلام کی نشانی ہے۔ اس کا جواب درج ذیل شعر کے ایک مصرع سے مل جائے گا۔ ع

من از ذوق حضوری طول دادم داستانے را

جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ میرا اصل مقصد شعر و شاعری کبھی نہیں رہا۔ مجھے جب کبھی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد آئی تو مجھ پر ہمیشہ ایک خاص کیفیت طاری ہو جاتی تھی، میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو ٹپکنے لگتے اور میں یوں

Marfat.com

محسوس کرتا' گویا آنجناب ﷺ کے حضور میں حاضر ہوں۔ اس دوران حکیم الامت علامہ اقبال کے اردو اور فارسی کے نعتیہ اشعار گنگنانے لگتا۔ کبھی کبھار اپنی تک بندی کرنے لگ جاتا کئی گھنٹے بلکہ بعض اسی کیفیت میں گزر جاتے۔ جی نہیں چاہتا تھا کہ حضوری کے یہ لمحات ختم ہوں۔ اسلئے اپنی تک بندی کو طول دیتا کیونکہ بے قراری' بے تابی اور سرشاری ومحویت کے یہ لمحات مجھے لطف پرور کیفیت سے دوچار کردیتے تھے۔

اسی طرح میری نعتوں میں مضامین وخیالات کے ''تکرار'' کا مسئلہ بھی ہے۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ میرے گردوپیش کے حالات بدلے اور نہ ان میں بہتری آئی۔ ''غم جاناں'' میں کمی آئی اور نہ ''غم زمانہ'' ہی کم ہوا۔ اس لئے آپ ﷺ کی ذاتِ بابرکات سے ''استمداد'' اور فریادو استغاثہ کے مضامین کی تکرار کا سلسلہ ہر نعت میں جاری رہا۔ میری نعتوں میں ''آشوب ملت'' کا ذکر بھی کثرت وتواتر سے موجود ہے۔ آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ آج بھی جہاں ایک طرف ہر فرد اور ہر بشر ان گنت دنیوی اور مادی مسائل کا شکار ہے وہاں دوسری طرف پوری ملت سلامیہ مصائب وآلام میں گرفتار ہے۔ اس لئے ایسے میں مضامین کی ''تکرار'' لازمی تھی جس کے بغیر کوئی چارہ نہ تھا۔

میرا مقصد وحید رسالت مآب حضور نبی رحیم وکریم وعظیم کی خدمت اقدس میں محض ''حاضری'' تھی اور اپنی غمزدہ اور رنجیدہ ذات کے علاوہ قوم وملت کی زبوں حالی اور درماندگی کو پیش کرنا تھا' اس لئے شعر وسخن کے تقاضوں کی طرف توجہ ہی نہ دے سکا۔

ممتاز شاعر اور بلند پایہ نعت نگار عبدالعزیز خالد نے ایک نجی مشاعرہ میں میرے نعتیہ اشعار سن کر کہا تھا۔

سرخوش وپرسوز ہے کیسا
لب ولہجہ سعید بدر کا
یہ لب ولہجہ ہے وہ
جس کو نبھانے کے لئے

Marfat.com

''عرضِ تمنا'' میں شامل تمام نعتوں میں رسول ﷺ مکرم، نبی معظم، قبلۂ عالم، نورِ مجسّم حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاتبار کے لئے ''آپ'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے تا کہ فخر عالمیان نبی محترم و محتشم کے ادب و احترام کو ملحوظ رکھا جاسکے۔ میرے ایسے ادنیٰ و ناچیز کے خیال میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ''تُو'' یا ''تُم'' کے لفظ کا استعمال بے ادبی اور گستاخی کے دائرہ کار میں آتا ہے۔ مجھے اس بات سے سروکار نہیں کہ نعتیہ ادب میں ہمارے بڑے بڑے نعت نگاروں نے تُو اور تُم ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں جن میں علامہ اقبال، مولانا ظفر علی خاں، حفیظ تائب، عبدالعزیز خالد اور دیگر نعت نگار حضرات شامل ہیں۔ یہ نقطہ نظر کی بات ہے۔ ان اکابرین نے اپنے خیال میں جو کچھ بہتر سمجھا، وہ لکھا۔ بقول علامہ اقبال ہے۔

کامل بسطام در تقلید فرد
اجتناب از خوردنِ خربوزہ کرد

یعنی ''حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو جب کھانے کے لئے خربوزہ پیش کیا گیا تو انہوں نے اِسے کھانے سے انکار کر دیا''۔ کیونکہ ملک عرب میں خربوزہ کی پیداوار نہ ہونے کی وجہ سے سنت رسول مقبول ﷺ موجود نہ تھی کہ خربوزہ کس طرح کھایا جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس مثال سے میرا مقصد آپ بآسانی سمجھ جائیں گے۔

شعر و شاعری میں لفظ ''آپ'' کے استعمال سے بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے چونکہ یہ لفظ ہندی زبان سے تعلق رکھتا ہے، اس لئے عربی، فارسی، حتیٰ کہ اردو تراکیب سے یہ مطابقت نہیں رکھتا۔ اور شعر کا وزن قائم رکھنے میں سخت دشواری پیش آتی ہے۔ اس کے علاوہ فارسی اور اردو زبان کی عمدہ اور خوبصورت تراکیب کے ساتھ یہ لفظ حسن اور خوبی پیدا نہیں کرتا جو اس کے استعمال کے بغیر پیدا کی جاسکتی ہے۔

بہر حال میں نے شعر کے حسن و خوبی کو ترجیح نہیں دی لیکن خواجہ ﷺ گیہاں کے ''ادب و احترام'' کو بہر حال اولیت اور فوقیت دی ہے۔

Marfat.com

''عرضِ تمنا'' کی طباعت واشاعت کے ضمن میں کئی نشیب وفراز آئے۔ سب سے پہلے تو میں خود ''خوفزدہ'' تھا کہ ان ٹوٹے پھوٹے اشعار میں کہیں ایسی کوئی کوتاہی یا لغزش نہ ہو جائے یا غلطی نہ رہ جائے جس سے کئے کرائے پر پانی پھر جائے لیکنجب ہمت بندھی تو وہ پبلشر جس نے چھاپنے کی ذمہ داری لی' اس نے پانچ سال کے ''انتظار'' کے بعد بمشکل تمام اصل مسودہ واپس کیا۔ اس کے بعد از سرِنو کمپوزنگ کروائی اور تین چار دفعہ پروف ریڈنگ کی۔ اس سلسلے میں میرے محترم ومخلص بھائی اور دوست کاظم آزاد نے (جو اسرار اعظمی بھی کہلاتے ہیں) بہت مدد فرمائی اور تعاون کیا۔ اُنہوں نے ایک ایک لفظ' بلکہ ایک ایک حرف پر بھرپور توجہ دی' یعنی نوک پلک سنواری اور اُسے بہتر بنایا۔ یہ انہی کی مساعی جمیلہ اور حوصلہ افزائی کا نتیجہ ہے کہ میں نے ''عرض تمنا'' کی اشاعت کا آخری فیصلہ کیا ہے۔ بہر حال میں اُن کے تعاون کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔

پبلشر کی تلاش وجستجو ہر مصنفکیلئے ہمیشہ سے مسئلہ رہی ہے اور میرا یہ مسئلہ میرے کرمفرما محترم المقام جناب ملک مقبول احمد نے حل کر دیا ہے۔ انہوں نے بکمال شفقت ومہربانی اور بصد خلوص ومحبت ''عرض تمنا'' کی طباعت واشاعت کا مشکل کام اپنے ذمے لے لیا ہے اور اس طرح میری مشکل آسان کر دی ہے۔ وہ اس سے قبل میری کاوش ''دل' دل' مدینہ'' شائع کر کے مجھے ممنون احسان کر چکے ہیں۔

ملک صاحب کہنے کو تو ''مقبول اکیڈمی'' اور ''مقبول بکس'' کے چیئرمین ہیں اور بنیادی طور پر وہ کامیاب پبلشر ہیں لیکن حال ہی میں انہوں نے یکے بعد دیگرے متعدد علمی وادبی کتابیں تصنیف وتالیف کر کے اہل علم وادب سے بطور قلمکار کے بھی اپنا لوہا منوالیا ہے۔ ان کا تصنیف وتالیف کا یہ سفر ماشاء اللہ جاری وساری ہے۔

بہرکیف میں ملک مقبول احمد صاحب کا تہ دل سے شکر گزار ہوں کہ اُن کی خصوصی

Marfat.com

توجہ اور نظرِ عنایت سے ''عرضِ تمنا'' طباعت کے مختلف مراحل طے کرنے کے بعد ایک خوبصورت کتاب کی صورت میں پیش خدمت ہے۔

امید ہے کہ آپ کو یہ کاوش پسند آئے گی۔ اس میں جو کچھ ''خیر'' ہے وہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظرِ عنایت اور مہربانی ہے اور جو کچھ (نادانستہ طور پر) ''درست نہیں'' وہ میری نادانی اور کم علمی کا نتیجہ ہے۔ براہ کرم اُسے نظر انداز فرمائیں یا مجھے اطلاع دیں کہ اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جا سکے۔

احقر وادنیٰ خاکپائے در رسول مقبول ﷺ

محمد سعید احمد بدر قادری

المعروف بہ

سعید بدر

''البدر'' - 965 - نظام بلاک

علامہ اقبال ٹاؤن۔ لاہور

0321 - 4872700

042 - 37814084

Marfat.com

تبرکات عالیہ

Marfat.com

استقبالِ رسولِ مقبول ﷺ کے مبارک موقع پر مدینہ منورہ میں معصوم بچیوں کا گایا ہوا گیت جسے تاریخ اسلام میں پہلی نعت کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا	ہم پر چودھویں کا چاند طلوع ہوا
مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ	(سوئے جنوب) کوہِ وداع کے ٹیلوں سے
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا	ہم پر (خدا کا) شکر واجب ہے
مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ	کیسی اچھی پکار (دعوت) ہے اللہ کی طرف
	بھرپور (دل میں اترنے والی) روح پرور
اَيُّهَا الْمَبْعُوثُ فِينَا	اے کہ تو مبعوثِ کبریا ہے ہمارے درمیان
جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ	تیرے حکم کی اطاعت فرض ہے
نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ	ہم بنی نجار کی لڑکیاں ہیں
يَا حَبَّذَا مُحَمَّدًا مِنْ جَارِ	آہا! محمد ﷺ کتنے اچھے ہمسایہ ہیں

(سیرۃ النبیؐ ۔ رحمۃ للعالمین)

Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

یَا عَیْنُ فَابْکِی وَلَا تَسْأَمِیْ — وَحَقِّ الْبُکَاءِ عَلَی السَّیِّدِ

تو اے آنکھ خوب رو، اب یہ آنسو نہ تھمیں — قسم ہے سرورِ عالم ﷺ پر رونے کے حق کی

عَلٰی خَیْرِ خِندف عِنْدَ الْبَلَا — ءِ اَمْسٰی یُغَیَّبُ فِی الْمَلْحَدِ

خندف کے بہترین فرزند پر آنسو بہا — جو غم والم کے ہجوم میں سرِشام گوشہ قبر میں چھپا دیا گیا

فَصَلَّی الْمَلِیْکُ وَلِیُّ الْعِبَا — دِ وَرَبُّ الْعِبَادِ عَلٰی اَحْمَدِ

مالک الملک بادشاہ عالم، بندوں کا والی — اور پروردگار، احمد مجتبیٰ پر سلام و رحمت بھیجے

فَکَیْفَ الْحَیَاۃُ لِفَقْدِ الْحَبِیْبِ — وَزَیْنِ الْمَعَاشِرِ فِی الْمَشْہَدِ

اب کیسی زندگی، جو حبیب ہی بچھڑ گیا — اور وہ نہ رہا جو زینت دہِ یک عالم تھا

فَلَیْتَ الْمَمَاتَ لَنَا کُلِّنَا

کاش موت آتی تو ہم سب کو ایک ساتھ آتی

فَکُنَّا جَمِیْعًا مَعَ الْمُہْتَدِیْ

آخر ہم سب اس زندگی میں بھی ساتھ ہی تھے

Marfat.com

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَظْهَرَ دِيْنَهٗ — عَلٰى كُلِّ دِيْنٍ قَبْلَ ذٰلِكَ حَائِدِ
کیا نہیں دیکھا تم نے کہ اللہ نے اپنے دین کو غالب کر دیا — ہر اُس دین پر جو اس سے پہلے تھا حق سے پھرا ہوا

وَ اَسْلَبَهٗ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ بَعْدَمَا — تَدَاعَوْا اِلٰى اَمْرٍ مِنَ الْغَيِّ فَاسِدِ
اور اللہ نے اہل مکہ کو محروم کر دیا حضورؐ سے جب — اُن لوگوں نے گمراہی کے خیال فاسد یعنی قتل پر کمر باندھی

غَدَاةَ اَجَالَ الْخَيْلُ فِيْ عَرَصَاتِهَا — مُسَوَّمَةً بَيْنَ الزُّبَيْرِ وَ خَالِدِ
اور پھر وہ صبح، جب گھوڑے اسکے میدانوں میں جولانیاں دکھانے لگے — جن کی باگیں چھوٹی ہوتی تھیں، زبیر و خالد کے درمیان

فَاَمْسٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ عَزَّ نَصْرُهٗ
پس رسول اللہ کو اللہ کی نصرت نے غلبہ بخشا

وَاَمْسٰى عِدَاهُ مِنْ قَتِيْلٍ وَّ شَارِدِ
اور ان کے دشمن مقتول ہوئے اور شکست کھا کے بھاگے

Marfat.com

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہٗ

وَحُقَّ الْبُکَآءُ عَلَی السَّیِّدِ

اپنے سردار پر آنسو بہانا تو لازم آچکا

فَیَا عَیْنِی ابْکِیْ وَلَا تَسْامِیْ

تو اے میری آنکھ آنسو بہا اور نہ تھک

Marfat.com

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ

اَمِنْ بَعْدِ تَکْفِیْنِ النَّبِیِّ وَکَفْنِہٖ
بِاَثْوَابِہٖ اسٰی عَلٰی ھَالِکٍ ثَوٰی

نبی کو کپڑوں میں کفن دینے کے بعد میں اس مرنے والے
کے غم میں غمگین ہوں جو خاک میں جا بسا

رَزِانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْنَا فَلَنْ نَّرٰی
بِذَاکَ عَدِیْلًا مَا حَیِیْنَا مِنَ الرَّوٰی

رسولؐ اللہ کی موت کی مصیبت ہم پر نازل ہوئی اور اب
جب تک ہم خود جی رہے ہیں ان جیسا ہرگز نہیں دیکھیں گے

وَکَانَ لَنَا کَالْحِصْنِ مِنْ دُوْنِ اَھْلِہٖ
لَہٗ مَعْقِلٌ حِرْزٌ حَرِیْزٌ مِنَ الرَّوٰی

رسولؐ اللہ ہمارے لئے ایک مضبوط قلعہ تھے کہ ہر دشمن
سے پناہ اور حفاظت حاصل ہوتی تھی

وَکُنَّا بِمَرْاٰہُ نَرَی النُّوْرَ وَالْھُدٰی
صَبَاحًا مَسَاءً رَاحَ فِیْنَا اَوِ اغْتَدٰی

ہم جب اُن کو دیکھتے تو سراپا نور و ہدایت کو دیکھتے
صبح بھی اور شام بھی جب وہ ہم میں چلتے پھرتے یا صبح کو گھر سے نکلتے

لَقَدْ غَشَتْنَا ظُلْمَۃٌ بَعْدَ مَوْتِہٖ
نَھَارًا فَقَدْ زَادَتْ عَلٰی ظُلْمَۃِ الدُّجٰی

ان کی موت کے بعد ہم پر ایسی تاریکی چھا گئی جس میں
دن کالی رات سے زیادہ تاریک ہو گیا

فَیَا خَیْرُ مَنْ ضَمَّ الجَوَاغُ وَالحَشَا

انسانی بدن اور اسکے پہلو جتنی شخصیتوں کو چھپائے ہوئے ہیں ان میں سب سے

وَیَاخَیْرُ مَیِّتٍ ضَمَّۃُ التُّربِ وَالثَّرٰی

بہتر آپ ہیں اور آپ ان تمام مرنے والوں میں جن کو خاک نے چھپایا ہے سب سے بہتر ہیں

Marfat.com

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

مَتٰی یَبْدُ فِی الدَّاجِی الْبَھِیْمِ جَبِیْنُہٗ

اندھیری رات میں اُن کی پیشانی نظر آتی ہے

یَلُحْ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجَی الْمُتَوَقَّدِ

تو اس طرح چمکتی ہے جیسے روشن چراغ

فَمَنْ کَانَ اَوْ مَنْ قَدْ یَکُوْنُ کَاَحْمَدَ

احمد مجتبیٰ ﷺ جیسا کون تھا اور کون ہوگا

نِظَامٌ لِّحَقٍّ اَوْ نَکَالٌ لِّمُلْحِدِ

حق کا نظام قائم کرنیوالا اور ملحدوں کو سراپا عبرت بنا دینے والا

Marfat.com

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

اِغْبَرَّ اٰفَاقُ السَّمَآءِ وَکُوِّرَتْ
شَمْسُ النَّهَارِ وَاَظْلَمَ الْاَزْمَانُ
آسمان کی پہنائیاں غبار آلود ہو گئیں اور لپیٹ دیا گیا
دن کا سورج اور تاریک ہو گیا سارا زمانہ

وَالْاَرْضُ مِنْ بَعْدِ النَّبِیِّ کَئِیْبَةٌ
اَسَفًا عَلَیْهِ كَثِیْرَةُ الْاَحْزَانِ
اور زمین نبی کریم ﷺ کے بعد مبتلائے درد ہے
اُن کے غم میں ڈوبی ہوئی سراپا

فَلْیَبْکِهٖ شَرْقُ الْبِلَادِ وَغَرْبُهَا
یَا فَخْرَ مَنْ طَلَعَتْ لَهُ النِّیْرَانُ
اب آنسو بہائے مشرق اور مغرب بھی ان کی جدائی پر
فخر تو صرف اُن کے لئے ہے جن پر روشنیاں چمکیں

یَا خَاتَمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَكِ صِنْوَهٗ
صَلّٰی عَلَیْكَ مُنَزِّلُ الْقُرْاٰنِ
اے آخری رسول ﷺ آپ برکت وسعادت کی جوئے فیض ہیں
آپ ﷺ پر تو قرآن نازل کرنے والے نے بھی درود وسلام بھیجا

Marfat.com

حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہٗ

وَاَحۡسَنَ مِنۡكَ لَمۡ تَرَقَطُّ عَيۡنِىۡ
وَاَجۡمَلَ مِنۡكَ لَمۡ تَلِدِ النِّسَاءُ

اے اللہ کے محبوب! کسی آنکھ نے آج تک تجھ سا زیادہ حسین نہیں دیکھا
اور کسی عورت نے تجھ سے زیادہ جمیل بچہ پیدا نہیں کیا

خُلِقۡتَ مُبَرَّاً مِنۡ كُلِّ عَيۡبٍ
كَاَنَّكَ قَدۡ خُلِقۡتَ كَمَا تَشَاءُ

تجھے ہر عیب سے پاک اور مبرا پیدا کیا گیا
گویا آپ ﷺ کو خود آپ ﷺ کی منشاء کے مطابق پیدا کیا گیا ہے

هَجَوۡتَ مُحَمَّدًا بَرًّا رَءُوفًا
رَسُوۡلَ اللّٰهِ شِيۡمَتُهُ الۡوَفَاءُ

اے رسولِ خدا کے دشمن تو نے برائی کی ہے، کس کی؟ محمد ﷺ کی وہ جو
سرتاپا کرم و نوازش ہے جس نے ہر ایک پر مہربانی کی ہے
جو اللہ کا رسول ہے اور جس کی عادتِ پاک ہی دعا کرنے کی ہے

رَجَوۡتُكَ يَا ابۡنَ اٰمِنَةٍ لِاَنِّىۡ
مُحِبٌّ وَالۡمُحِبُّ لَهُ الرَّجَاءُ

اے آمنہ کے لال! میں نے تیری تمنا کی ہے
میں محبت کرنے والا ہوں اور ہر محبت کرنے والے کی ایک تمنا ہوتی ہے

Marfat.com

سیدنا حضرت کعب بن زُہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ یُسْتَضَاءُ بِہٖ
مُھَنَّدٌ سُیُوْفِ اللّٰہِ مَسْلُوْلٌ

یقیناً رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
ایسا نور ہیں جس سے رُوشنی کی آرزو کی جاتی ہے
آپ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی تیغ بے نیام ہیں

Marfat.com

سیدنا حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

(منظوم اردو ترجمہ)

اِن نِلْتَ یَا رُوْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الْحَرَم
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَۃً فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَم
کسی روز ہو جو گذر تیرا اے صبا دیارِ حجاز میں
تو میرا سلام نیاز کہنا حریم بندہ نواز میں

مَنْ وَّجْھُہٗ شَمْسُ الضُّحٰی مَنْ خَدُّہٗ بَدْرُ الدُّجٰی
مَنْ ذَاتُہٗ نُوْرُ الْھُدٰی مَنْ کَفُّہٗ بَحْرُ الْھِمَم
وہی جن کے روئے منیر پر کسی مہرومہ کا گمان ہے
جو ہمم کا اک یم بیکراں ہے کرم کے دست دراز میں

قُرْاٰنُہٗ بُرْھَانُنَا فَسْخًا لِاَدْیَانٍ مَّضَتْ
اِذْجَآءَنَا اَحْکَامُہٗ کُلُّ الصُّحُفْ صَارَ الْعَدَم
ہوئے مسخ عہد کہن کے دیں وہ جو لائے قرآنِ مبیں
وہ دلیل روشن و آخریں کہ ہے دین حق کے جواز میں

Marfat.com

اَكْبَادُنَا مَجْرُوْحَةٌ مِنْ سَيْفِ هِجْرِ الْمُصْطَفٰے
طُوْبٰی لِاَهْلِ بَلْدَةٍ فِيْهَا النَّبِیُّ الْمُحْتَشَمْ
رہے ساکنانِ حرم جہاں شہ دو جہاں کا قیام ہے
بڑا دل فگار ہوں میں یہاں غم ہجر سینہ گداز ہے

يَا مُصْطَفٰے يَا مُجْتَبٰے اِرْحَمْ عَلٰى عِصْيَانِنَا
مَجْبُوْرَةٌ اَعْمَالُنَا طَمْعًا وَذَنْبًا وَالظُّلَمْ
کرم اے شہ والاحشم کہ ہیں آج منتظر کرم
وہ اسیر غم کہ شکستہ پا ہیں گنہ کے دامن آز میں

يَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اَنْتَ شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ
اَكْرِمْ لَنَا يَوْمَ الْحَزِيْنِ فَضْلًا وَجُوْدًا وَالْكَرَمْ
سر حشر آپ کے ہاتھ ہے مرے حشر و نشر کی آبرو
کہ کلید رحمت دو جہاں ہے نبی ﷺ کے دست مجاز میں

يَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اَدْرِكْ لِزَيْنِ الْعَابِدِيْنَ
مَحْبُوْسِ اَيْدِی الظّٰلِمِيْنَ فِی الْمَوْكَبِ وَالْمُزْدَحَمْ
للہ زین العابدیں پہ بھی نگہ لطف حضور ہو
کہ ستم نصیب رہین غم ہے عدو کی قید دراز میں

Marfat.com

امام اعظم حضرت ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ

وَبِحَقِّ جَاهِكَ اَنَّنِیْ بِكَ مُغْرَمٌ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّنِیْ اَهْوَاكَ

مجھے آپ ﷺ کی عزت و عظمت کی قسم! میں آپ ﷺ سے
بے پناہ محبت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ میری اس محبت کا شاہد ہے

Marfat.com

علامہ شرف الدین محمد سعید البوصیری رحمۃ اللہ علیہ

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِىْ مَنْ اَلُوْذُبِهٖ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اے تمام مخلوق سے بزرگ و برتر ذات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا میرا کوئی ایسا نہیں جس سے میں حادثہ عام کے نزول کے وقت پناہ (اور شفاعت) کی امید رکھوں۔

فَمُحَمَّدُنَا هُوَسَيِّدُنَا
فَالْعِزُّ لَنَا لِاِجَابَتِهٖ

پس ہمارے حضور جناب محمد ﷺ ہمارے سردار ہیں آپ ﷺ کے حکم پر لبیک کہنا ہمارے لئے باعث عزت ہے

Marfat.com

شیخ مُصلح الدین سعدی شیرازیؒ

یَــا رَسُوْلَ اللّٰــهِ اُنْظُر حَـالَـنَـا
یَــا حَبِیْبَ اللّٰــهِ اِسْمَعْ قَـالَـنَـا
اِنَّــنِــیْ فِیْ بَحْرِ غَـمٍّ مُغْرَقٌ
خُـذْیَدِیْ سَهِل لَّــنَـا اَشْکَالَـنَـا

زبان تا بود در دہاں جائے گیر
ثنائے محمد ﷺ بود دل پذیر

Marfat.com

سید العارفین مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ

یادِ او گر مونسِ جانت بود
ہر دو عالم زیرِ فرمانت بود

Marfat.com

امام العاشقین عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ

نسخہ کونین را دیباچہ اُوست
جملہ عالم بندگان و خواجہ ﷺ اُوست

چشم رحمت برکشا موئے سفید من نگر
گرچہ از شرمندگی روئے سیاہِ آوردہ ام

Marfat.com

غریبم یا رسول اللہ ﷺ غریبم
ندارم در جہاں جز تو حبیبم
مرض دارم زِ عصیاں لادوائے
مگر الطافِ تو ﷺ باشد طبیبم
بر ایں نازم کہ ہستم اُمت تو ﷺ
گنہگارم و لیکن خوش نصیبم

مولانا نورالدین عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

يَـا صَـاحِـبَ الْـجَـمَـالِ وَ يَـا سَيِّـدَ الْبُشَـر
مِـنْ وَجْهِكَ الْـمُـنِـيْـرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَـر
لَا يُـمْـكِـنُ الثَّـنَـاءُ كَـمَـا كَـانَ حَـقُّـهٗ
بعد از خدا بزرگ تُوئی قصہ مختصر

(شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی)

اے صاحبِ جمالِ کل، اے سرور بشر
روئے منیر سے ترے روشن ہوا قمر
ممکن نہیں کہ تیری ثنا کا ہو حق ادا
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

(ترجمہ: اسرار اعظمی)

Marfat.com

بر غفلت انفعال و بر آ گاہی انبساط
بر ہر کہ ہر چہ می رسد از مصطفیٰ ﷺ رسد

حضرت میرزا بیدل رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

غالب ثنائے خواجہ ﷺ بہ یزداں گزاشتم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمد ﷺ است

اسد اللہ خاں غالب

Marfat.com

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنیدؒ و بایزیدؒ این جا

(عزت بخاری)

Marfat.com

ہم سے خدا نے جب کہا صلِ علیٰ محمدٍ ﷺ
کیوں نہ کہیں پھر انبیاء صلِ علیٰ محمدٍ ﷺ
عرش سے آتی ہے صدا صلِ علیٰ محمدٍ ﷺ
نورِ جمالِ مصطفیٰ صلِ علیٰ محمدٍ ﷺ

(انشاء اللہ خاں انشاء)

Marfat.com

اے صبا! اے پیکِ دُور افتادگاں
اشکِ ما بر خاکِ پاکِ اُو رساں

(علامہ اقبالؒ)

Marfat.com

اے ظہورِ تو ﷺ شبابِ زندگی
جلوہ ات تعبیر خوابِ زندگی
اے زمیں از بارگاہت ارجمند
آسماں از بوسہ بامت بلند
از تو بالا پایۂ ایں کائنات
فقر تو سرمایۂ ایں کائنات
در جہاں شمع حیات افروختی
بندگاں را خواجگی آموختی
تا مرا اُفتاد بر رویت نظر
از اب و جد گشتہ ای محبوب تر
اے فروغت صبح اِعصار و دہور
چشم تو بینندہ مَا فِی الصُّدُور
در عمل پائندہ تر گرداں مرا
آب نیسانم گہر گرداں مرا
حیف چوں اُو را سر آید روزگار
پیکرش را دیر گیرد در کنار
از درت خیزد اگر اجزائے من
وائے امروزم خوشا فردائے من
فرخا شہرے کہ تو ﷺ بودی دراں
اے خنک شہرے کہ آسودی دراں

(مفکر اسلام اقبالؒ)

Marfat.com

با خدا در پردہ گویم با تو گویم آشکار
یا رسولؐ اللہ! اُو پنہان و تو پیدائے من

در دلِ مسلم مقامِ مصطفیؐ است
آبروئے ما زِ نامِ مصطفیٰ ﷺ است

چوں بصیریؒ از تو می خواہم کشود
تا بمن باز آید آں روزے کہ بود

(حکیم الامت علامہ اقبالؒ)

Marfat.com

بیا اے ہم نفس باہم بنالیم
من و تو کشتۂ شانِ جمالیم
دو حرفے بر مراد دل بگوئیم
بپائے خواجہ ﷺ چشماں را بمالیم

دلم نالد، چرا نالد؟ ندانم (بہ تغیر اوفی)
نگاہے یا رسول اللہ ﷺ نگاہے

(حکیم الامت علامہ اقبالؒ)

Marfat.com

وہؐ دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کلؐ جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل، وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں، وہی طٰہٰ

(حکیم الامت علامہ اقبالؒ)

Marfat.com

فی نعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(تبرک)

آں جملہ رسل ہادی برحق کہ گذشتند — برفضلِ تو اے ختمِ رُسل دادہ گواہی
آج تک جتنے سچے رسول گزرے ہیں — اے ختم المرسلین ﷺ سب نے آپ کی بزرگی کی گواہی دی

در خَلق و در خُلق توئی نیر اعظم — لا تدرک اوصافک لم تدرٗ کما ہی
صورت اور سیرت میں آپ آفتابِ عالمتاب ہیں — نہ آپکے اوصاف کا احاطہ کیا جاسکتا ہے نہ ہی انکی حقیقت کو سمجھا جاسکتا ہے

یا احسن یا اجمل یا اکمل اکرم — واللہ باَخلاقک فی الملاء یباہی
اے سب سے زیادہ حسین سب سے زیادہ جمیل سب سے زیادہ کامل سب سے زیادہ سخی — ملائکہ کی محفل میں اللہ تعالیٰ آپکے اخلاق پر فخر کرتا ہے

تو باعث تکوین معاشی و معادی — اے عبد الٰہ ہست مسلّم بہ تو شاہی
یارسول اللہ ﷺ دنیا و آخرت کی تکوین کا باعث آپ ہیں — اے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے! کونین کی شاہی آپکو بخشی گئی

عالم بہواداریت از ہوش برفتہ — آہو شدہ دریم وبصحرا شدہ ماہی
آپ کی محبت کے باعث سارا جہاں مدہوش ہے — ہرن دریا میں چھلانگیں لگا رہا ہے اور مچھلیاں صحرا میں بھاگ رہی ہیں

ز آفاق پریدی و ز افلاک گذشتی — درجاتک فی السدرۃ غیر المتناہی
آپ نے آفاق سے پرواز کی اور آسمانوں سے بھی آگے گزر گئے — آپکے درجات مقامِ سدرہ سے بھی آگے نکل گئے

امید بکرمت کہ مکارم شیم تست — من کیستم و چیست معاصی و تباہی
میں حضور کے کرم کا امیدوار ہوں اور کرم فرمانا آپکی پسندیدہ عادات سے ہے — اس نوازش کے سامنے میری کیا حقیقت ہے میرے گناہوں کی کیا حیثیت ہے

آئیس نیم از فضل تو اے روحِ خداوند — نظرے کہ رباید ز قمر رنج و سیاہی
اے رحمت الٰہی! میں تیرے فضل وکرم سے مایوس نہیں ہوں — ایک ایسی نظر فرمایئے جو قمر سے رنج و سیاہی کو دور کر دے

(شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

رہی عمر بھر جو انیس جاں، وہ بس آرزوئے نبیؐ رہی
کبھی اشک بن کے رواں ہوئی، کبھی اشک بن کے دبی رہی

(حفیظ تائب)

Marfat.com

لب ولہجہ

سرخوش و پرسوز ہے کیسا

لب ولہجہ سعید بدر کا

یہ لب ولہجہ ہے وہ

جس کو سمجھانے کے لئے

"کچھ اُدھر کا بھی اشارہ چاہئے"

عبدالعزیز خالد

(مطبوعہ قومی ڈائجسٹ لاہور)

Marfat.com

سعید بدر کا نعتیہ کلام

جناب سعید بدر اُردو کے ایک کہنہ مشق صحافی اور شاعر و ادیب ہیں۔ حرف بینی اور حرف نگاری سے ان کا تعلق مسلمہ ہے۔ وہ سالہا سال تک روز نامہ ''امروز'' لاہور سے علمی و ادبی صفحہ اور سنڈے میگزین کے انچارج کے طور پر وابستہ رہے جہاں انہیں اپنے زمانے کی علمی و ادبی روایات سے متعارف ہونے کے مواقع میسر آئے اور وہ افکار و اسالیب کی رشتہ بانی اور قرطاس آرائی کے مشاغل سے خوش وقت ہوتے رہے۔ معاشرتی اور سماجی موضوعات پر مضامین اور فیچر لکھنے کے علاوہ انہوں نے تنقید و تبصرہ کے میدان میں بھرپور حصہ لیا ہے اور شعر و سخن کی وادی میں بھی اپنے تخلیقی جوہر کو شرفِ ظہور بخشا ہے۔ شاعری میں یوں تو انہوں نے خوبصورت نظمیں اور غزلیں بھی کہی ہیں لیکن نعت نگاری سے ان کا تعلق خاطر پرجوش اور والہانہ ہے۔ ان کی نعت ان کے جذبۂ صادق اور اخلاص کی 'امین' ہے۔

جناب سعید بدر کی بعض نعتیں خاصی طویل ہیں۔ نعتیہ کلام میں یہ پُرگوئی شاعر کے ذوق و شوق کی وسعت اور فراوانی کی دلیل ہے اور اس سے زبان و بیان سے شاعر کی خوش اعتنائی کا ثبوت ملتا ہے۔

اپنے اسلوب میں جناب سعید بدر کہیں کہیں شاعر مشرق حضرت علامہ اقبالؒ سے بھی فیض یاب اور پرتو اندوز ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ زیر نظر نعتوں اور ان کے بعض حواشی سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ اسلامی تاریخ کے مطالعہ سے جناب بدر کو گہرا شغف ہے اور اپنے اس تاریخی شعور سے وہ اپنے کلام میں خوب استفادہ کرتے ہیں۔ زیر نظر کتاب کے حوالے سے مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ معاصر نعت نگاروں کے حلقۂ تقدیس میں جناب سعید بدر آبرومندانہ شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس باب میں ان کے رسوخ و اعتبار کو مضاعف فرمائے۔ (آمین!)

جعفر بلوچ ۱۰۔ جنوری ۲۰۰۷ء

Marfat.com

سعید بدر کی نعت نگاری

ڈاکٹر انور سدید

اُردو شاعری میں ہمیں ایسے متعدد نام ملتے ہیں جو بنیادی طور پر غزل کے شاعر تھے اور انہیں اس صنفِ سخن میں مقام امتیاز بھی مل چکا تھا لیکن جب نعت نگاری کی طرف آئے تو اپنی باقی ماندہ زندگی صرف نبی اکرم محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اظہارِ عقیدت کے لئے مختص کر دی اور پھر سوائے نعت کے کسی اور صنفِ شعر میں اظہار نہیں کیا۔ بہزاد لکھنوی، ماہر القادری، حافظ لدھیانوی اور حفیظ تائب کے نام میری لوحِ دماغ پر ارتجالاً ابھر آئے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔ نعت میں عقیدت نبوی ﷺ کا اظہار کرنے پر ان کے درجات بلند کرے)۔ سعید بدر صاحب نے اپنی نعتوں کا غیر مطبوعہ مجموعہ ''عرضِ تمنا'' مجھے مطالعے کے لئے عنایت فرمایا تو یہ بات بتا کر مجھے حیرت زدہ کر دیا کہ انہوں نے جو پہلا شعر کہا وہ عقیدت نبوی ﷺ کے وفور کا نتیجہ تھا اور اس کے بعد بھی انہوں نے نعت کے سوا کسی اور صنفِ سخن کو قبول نہیں کیا۔ اس مرحلہ پر مجھے علامہ اقبال یاد آئے جنہوں نے ''نعت'' کے عنوان سے کوئی الگ نظم نہیں لکھی لیکن ''بانگِ درا''...... ''بالِ جبریل'' اور ''ضربِ کلیم'' میں متعدد ایسی نظمیں موجود ہیں جن میں نعت رسولِ عربی ﷺ کا جوہر بدرجۂ اتم موجود ہے اور انہوں نے ہی یہ اشعار لکھے:

Marfat.com

وہ دانائے سُبلؐ، ختم الرُسلؐ، مولائے کلؐ، جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّلؐ، وہی آخر
وہی قرآںؐ، وہی فرقاںؐ، وہی یٰسیںؐ، وہی طٰہٰؐ

تو انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہترین قصیدۂ عقیدت قرار دے کر تسلیم کیا گیا کہ یہاں علامہ اقبال بحیثیت نعت گو اپنے فن کے معراج پر ہیں۔
شاعری کے فن پر سعید بدر کی قدرت کو دیکھ کر میں اندازہ کر سکتا ہوں کہ وہ غزل اور نظم کی ہیئت میں ہر موضوع کو اپنی شاعری میں منفرد انداز میں پیش کر سکتے تھے اور اس کے ساتھ ہی وہ اپنے معاصرین کی طرح نعت نگاری کا فریضہ بھی حسن و خوبی سے ادا کر سکتے تھے لیکن ان کے "عرضِ تمنا" کا احوال پڑھا تو یوں محسوس ہوا کہ وہ عصرِ حاضر کا تمام تماشا دیکھ رہے تھے اور اس تماشے کا کردار بھی تھے ان کے باطن میں ایک واضح ردِ عمل بھی مرتب ہو رہا تھا لیکن جب شاعری کی طرف آئے اور پہلی نعت ارتجالاً کہہ ڈالی تو اپنا معاشرتی ردِ عمل پیش کرنے کیلئے انہوں نے نثر کی صنف کو مختص کر دیا اور اس کے پر خلوص اظہار کے لئے صحافت کا پیشہ اختیار کیا۔ جس میں ان کی گفتگو براہ راست عوام سے تھی۔ میرا اندازہ ہے کہ بیشتر شاعروں نے بشمول علامہ اقبال غزل کی ریاضت کے بعد نعت نگاری اختیار کی اقبال کو یہ فضیلت حاصل تھی کہ انہوں نے رسمی نعت کہنے کی بجائے عشق نبوی ﷺ کو اپنی شاعری کی ہیئت میں شامل کر دیا اور نعت نگاری کے فریضے کی ادائیگی نا موسوم طور پر بڑی نعت نگاروں سے بہت اچھے انداز میں کی۔ سعید بدر کی انفرادیت یہ ہے کہ انہوں نے شاعری کی ریاضت ہی نعت

Marfat.com

نگاری میں کی اور اظہار پر قدرت حاصل کی تو اس کے ہر مرحلے پر اپنی عقیدت اور مؤدت نبویؐ ہی کو راہنما بنایا اور یہ بات بالخصوص متاثر کرتی ہے کہ اُنہوں نے اقبال کی نعت نگاری کے زیادہ اثرات قبول کئے اور اپنی نعت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفاتِ عالیہ کی ثناء خوانی اور بنی نوعِ انسان کے لئے ان کے فیوض و برکات کے تذکرے کے لئے مختص کیا تو علامہ اقبال کے کلام کے مطالعے سے نہ صرف استفادہ کیا بلکہ نعت نگاری میں اُمتِ مسلمہ کے مسائل کی پیشکش میں اقبال کے طریق کو بھی تخلیقی سطح پر قبول کیا اور غزل کی ہیئت میں تسلسل اظہار کو سمونے کی کاوش کی۔ سعید بدر ملتِ اسلامیہ کی بدحالی اور کسمپرسی کا جائزہ لیتے ہیں تو وہ ہادئ برحق کو یاد کرتے ہیں:

السّلام! اے جانِ رحمت! کعبۂ دنیا و دیں
السّلام! اے صاحب جود و کرم، نورِ مبیں
السّلام! اے فخرِ عالم...... وجہ تخلیقِ حیات
درحقیقت آپؐ کے دم سے سجی ہے کائنات
السّلام! اے شہسوار مرکبِ رُشد و ہُدیٰ
پرچمِ توحید آ کر آپؐ نے لہرا دیا

اور سرِ عجز و نیاز جھکا کر عقیدت واحترام سے لیکن یقین کی راسخ پختگی سے کہتے ہیں:

آپ ﷺ ہیں رافع ہمارے، آج بھی اور کل بھی ہیں
آپ ﷺ ہیں شافع ہمارے، آج بھی اور کل بھی ہیں
عشق، کے ماروں کا قبلہ آپ ﷺ ہیں، بس آپ ﷺ ہیں
درد کے ماروں کا ملجا، آپ ہیں، بس آپ ﷺ ہیں

Marfat.com

ملّتِ اسلامیہ کے درد کا درماں ہیں آپ ﷺ
جملہ علّت ہائے ملّت کے شفاساماں ہیں آپ ﷺ

تسلیم و رضا کے اس مقام پر سعید بدر خاصۂ خاصانِ رسل ﷺ کے سامنے مسلمانوں کی بے سروسامانی اور ملّت کی زبوں حالی کا دردناک نقشہ کھینچتے اور اپنے الفاظ میں ملّتِ اسلامیہ کا کرب سمو دیتے ہیں۔

حالِ مسلم کیا کہوں؟ کس درجہ ہے سنگیں ہوا
مشرق و مغرب ہے اس کے خون سے رنگیں ہوا
آج پھر افغانیوں پر ہے قیامت سر بسر
گر رہی ہیں بجلیاں سی ان کے جسم و جان پر
حبشہ و فلپین کے سارے مسلماں جاں بلب
لڑ رہے ہیں زندگانی کی لڑائی روز و شب
بصرہ و بغداد میں ہنگامۂ محشر بپا
سر زمین سعدیؒ و خیام ہے ماتم سرا
سارے ایرانی، عراقی، مبتلائے حرب و کرب
اور فلسطینی مجاہد منتشر تا شرق و غرب
اک قیامت سی بپا ہے خطۂ لبنان میں
امتی ہیں آپ ﷺ کے بدحال عربستان میں
چند لاکھوں نے کروڑوں کا کیا جینا حرام
لے نہ پائے آج تک صہیونیوں سے انتقام

Marfat.com

خطۂ کشمیر میں لاکھوں مسلماں زیرِ دام
جو کئی صدیوں سے ہیں مجبور و محکوم و غلام

یہ ملّتِ اسلامیہ کا نامۂ زبوں حالی ہے جو سعید بدر نے ۸ جنوری ۱۹۹۹ء کو اس وقت لکھا تھا جب مغرب کی استعماری طاقتوں نے طوفانِ انتشار برپا کر رکھا تھا۔ مسلمان حکمرانوں نے بداعتمادی کی فضا کو فروغ دے رکھا تھا' عالم اسلام میں اتفاق واتحاد کے آثار یکسر مفقود تھے اور مغرب بالخصوص امریکہ کی امداد و معاونت پر انحصار میں روز بروز اضافہ ہو رہا تھا۔ بے یقینی کی کیفیت دبیز ہوتی جارہی تھی' اس عالم میں سعید بدر پر ۸ جنوری ۱۹۹۹ء کو جو وفورِ نعت طاری ہوا تو ان کی عقیدت نے دعائیہ انداز اختیار کیا اور روضۂ رسول ﷺ پر ذہنی حاضری دے کر التجا کی:

آپ کے در پر کھڑے ہیں' دست بستہ ہے دعا
مبتلائے درد و غم ملّت پہ ہو لُطف و عطا
قوم و ملّت کو عطا ہو' پھر وہی روزِ سعید
شوکتِ سنجر' شکوہِ ارسلان و بایزید

☆☆☆

ہو صلاح الدین ایوبیؒ کی قائم پھر مثال
کر عطا توفیق ایسی ہم کو یا ربِّ وُدود

سعید بدر نے نعت کے وسیلے سے زمانۂ حال کی مغربی استعماریت اور امّت کے زوال کا سیاسی نوحہ پیش کرنے کی کامیاب کاوش کی ہے لیکن انہوں نے اپنی نعت کو یکسر سیاسی بنانے کی کاوش نہیں کی' بلکہ اپنے راہوارِ خیال کو عقیدت و تسلیمات کے گل فشاں

Marfat.com

راستوں پر گامزن کیا اور وجد و کیف اور مستی و سرشاری بھی پیدا کی اور اپنے انکسار سے مدحت کے ایسے ستارے روشن کیے جن کی شعاعِ نور دلوں کا زنگ اتارتی چلی جاتی ہے۔ نعت کے ایاغ میں سعید بدر جب صہبائے ذات پیش کرتے ہیں تو اس قسم کے اشعار ان پر اترتے ہیں اور ذہنی اور فکری طور پر جمالِ نبویؐ سے معطر محسوس ہوتے ہیں۔

سحابِ دشت کی صورت وہ مجھ کو ڈھانپ لیتا ہے
کڑے لمحات کی زد میں اگر تقصیر کرتا ہوں
یہی وہ نامؐ ہے جس سے ہے حسنِ زندگی قائم
شبانہ روز میں اس نام کی تکبیر کرتا ہوں

☆☆☆

مدینے کے در و دیوار جب سے دیکھ آیا ہوں
عجب صورت سے میری روح ہے رقصیدہ رقصیدہ
سرِ فاراں جو چمکا تھا' کبھی مہر ہدیٰ بن کر
اسی کی روشنی سے ہے' جہاں رخشیدہ رخشیدہ

اردو زبان و ادب میں ''نعت'' کا لفظ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توصیف و ثناخوانی کی اصطلاح بن چکا ہے۔ ممتاز حسن نے اس کی توضیح میں لکھا:

''صحیح معنوں میں ''نعت'' وہ ہے جس میں محض پیکر نبوتؐ کے صوری محاسن سے لگاؤ کے بجائے مقصدِ نبوت سے دلبستگی پائی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رسمی عقیدت کا اظہار نہ ہو بلکہ حضورؐ کی شخصیت سے ایک قلبی تعلق موجود ہو...... میرے نزدیک ہر

Marfat.com

وہ شعر نعت ہے، جس کا تاثر ہمیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ذات گرامی کے قریب لائے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی مدح ہو یا حضورؐ سے خطاب کیا جائے''۔

سعید بدر نے اپنی نعت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح بھی کی ہے اور ان سے خطاب کی سعادت بھی حاصل کی ہے۔ تاہم دلچسپ بات یہ ہے کہ انہوں نے ''نعت'' کی اصطلاح کی پرتیں کھولنے کیلئے فکر شعر کیا تو ان پر معانی کی بارش ہونے لگی:

نعت ہے تفسیر قرآن و حدیث مصطفیؐ
نعت ہے تذکارِ محبوبؐ و محبِّ کبریا
نعت ہے مدح و ثنائے سیّد خیر الانام
راہ میں آتے ہیں جس کے سخت اور مشکل مقام
نعت توفیق خداوندی کا اک اظہار ہے
جس کو یہ نعمت ملے، اس کا سفینہ پار ہے
نعت کیا ہے؟ داستانِ خواجۂ بدر و حنین
نعت کیا ہے؟ تازہ کرنا آج پھر رسمِ حسینؓ
نعت ہے صدیق اکبرؓ کی صداقت پر عمل
نعت ہے فاروقِ اعظمؓ کی عدالت پر عمل
نعت سے سجدوں سے ملتا ہے سرور سرمدی
نعت اہل دل کو دیتی ہے شعور و آگہی

اس طویل نظم میں سعید بدؔر نے نعت کے معنوی، فکری اور عملی گوشوں کو ہی منوّر

Marfat.com

نہیں کیا بلکہ جب اختتام پر پہنچے تو نہ صرف نامۂ جبریل تسلیم کیا جو غیب سے اترتا ہے اور صریرِ خامہ نوائے سروش بن جاتا ہے بلکہ اسے خدا کا آخری پیغام کہنے سے بھی گریز نہ کیا لیکن مقطع میں ''حالِ دلِ زار'' بھی بیان کر دیا اور لکھا:

نعت کیا ہے؟ بدرِ غم گیں کی نوائے رنج و غم
زندگی بھر اس کی جانِ زار پر ٹوٹے ستم

لیکن انہوں نے یہ اعتراف بھی کیا کہ:

نعت کیا ہے؟ درحقیقت چشم شاعر کا وضو
نعت ہی سے بدرؔ! تیرے شعر کی ہے آبرو

اب یہ اعتراف ضروری ہے کہ ''نعت'' کی اتنی بلیغ اور کثیر المعانی توضیح شاعری کی زبان میں اور آمد کے کیف وکم کے ساتھ اس سے پہلے شاید کسی نے نہیں کی اور اگر کسی نے کی ہے تو یہ اس کے اپنے ذوق وظرف کی آئینہ دار قرار دی جاسکتی ہے۔ سعید بدر کی انفرادیت یہ نظر آتی ہے کہ انہوں نے یہ پوری نظم ۶ جنوری ۱۹۹۹ء کو ایک نشست میں لکھی جو طغیان معانی کی آئینہ دار بنتی چلی گئی۔ سبحان اللہ! سبحان اللہ!

اب بات یہ ہے کہ سعید بدرؔ نے نعت کے فنی اور فکری زاویوں کو جو وسعتیں ودیعت کی ہیں' وہ سب ان کے اظہار میں ضوفشاں نظر آتی ہیں' مثلاً مجھے احساس ہوتا ہے کہ وہ قافیہ اور ردیف کی نہ گدائی کرتے ہیں اور نہ غلامی' ان پر نعت غزل کے مفرد اشعار کی طرح تخلیقی وقفوں کو ظاہر نہیں کرتی بلکہ ان کے ہاں حضوری کی طویل کیفیت اور شعری آمد کا وفور نمایاں نظر آتا ہے تو نعت کا کیف ان کے ہاں کیف مسلسل ہے۔ میں اس کی مثال ان کی نعت ''مدینہ منورہ'' سے دوں گا جو قریباً ایک سو اشعار پر مشتمل

Marfat.com

نعتیہ نظم ہے اور منظر کے ساتھ پس منظر کو اور جغرافیے کے ساتھ تاریخ کی مقدس شخصیات کے تذکرے سے بھی معمور ہے۔اس نعت میں منظر خود بخود متحرک ہوتا ہوا محسوس ہوتا ہے اور شاعر اس منظر میں ہمیں بھی شامل کر لیتا ہے۔چند اشعار ملاحظہ کیجئے جو ایک خیالی محفل نعت کے آئینہ دار ہیں۔

وہ اک گوشے میں بوذرؓ ایستادہ
یہیں وقاصؓ مردِ باخدا ہے
یہاں حسانؓ ثابت نعت گو ہیں
یہاں پر کعبؓ بھی مدحت سرا ہے
وہ دیکھیں نعت پڑھتا ہے ادب سے
وہ نور الدین جامیؒ خوش نوا ہے
کہیں مالکؒ کے سجدے کے نشاں ہیں
کہیں پہ غوث اعظمؒ خوش ادا ہے
وہ دیکھو رومیؒ و سعدیؒ کھڑے ہیں
یہاں اقبالؒ بھی آ کر جھکا ہے

سعید بدر کی نعت ''میلاد النبیؐ '' اس انوکھی روشنی کی مظہر ہے جس کے طلوع نے باطل کے اندھیروں کو مٹا کر ہر طرف واحدانیت کا نورِ لم یزل پھیلا دیا۔انسانوں کو غلامی کی زنجیروں سے نجات دلائی اور مساوات محمدی سے شاہ و گدا اور محمود و ایاز کے امتیاز کو ختم کر دیا۔اس طویل نظم میں سعید بدر کے الفاظ حقیقت اور صرف حقیقت کے ترجمان ہیں لیکن یہ ترجمانی ان کے ایمان اور ایقان کی آئینہ دار ہے اور اس کا مجموعی

Marfat.com

تاثر میثاقِ انسانیت کا مظہر ہے اور شاعر اس نظم کی تخلیق پر افتخار و انبساط کی کیفیت سے سرشار نظر آتا ہے۔

آج میلادِ النبی ہے آج ہے روزِ سعید
آج دنیا کو حیاتِ پرسکوں کی ہے نوید
آج جلوہ گر ہوئے بیکس یتیموں کے رفیق
بے سہاروں کے سہارے، محسن و عاطف، حمید
ہوگئے منسوخ سب پہلے صحائف یک بیک
زندگی کا ضابطہ ٹھہرا ہے قرآنِ مجید
علم و حکمت اور دانش کے خزانے مل گئے
بابِ رحمت کھل گیا از رحمتِ ربّ مجید
جس تجلی کی ہوئی موسیٰ کو رویت طور پر
اس کا پرتو بن گیا ہے آمنہؓ کے گھر کی دید

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نظم کے سادہ و دل نشیں الفاظ اس اُجالے کی نوید بن گئے ہیں جو چالیس برس تک غاروں میں رہنے کے بعد پوری دنیا اور آئندہ کے تمام زمانوں کو منور کرنے والا تھا۔ سعید بدر نے داخلی عقیدت سے ''طلوعِ خورشید تازہ'' کا خیر مقدم کیا ہے اور اس واقعے کو اپنی تخلیقی آنکھ سے دیکھ کر اس طرح پیش کیا کہ اب ہم سب اس ساعت انبساط میں شامل ہو سکتے ہیں۔

جذبات کی رنگا رنگ رعنائیاں، احساسات کی متنوع تابانیاں اور ان کے ساتھ تاریخ اسلام کے واقعات اور مقدس شخصیات کے کارناموں کو تلمیحات کے طور پر

Marfat.com

استعمال کرنا' سعید بدر کا فن بھی ہے اور اس سے انہوں نے اپنی نعت کی معنویت میں اضافہ بھی کیا ہے۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اوصافِ جمیلہ' اخلاقِ حمیدہ' عاداتِ کریمہ اور فضائلِ عالیہ کا ذکر کرتے ہیں تو دراصل اپنے ایمان کی پختگی پر اپنی ہی مہر یقین ثبت کرتے ہیں' اور ان کی آواز دل سے نکل کر پوری کائنات میں پھیل جاتی ہے۔ اس لحاظ سے سعید بدر مولانا الطاف حسین حالی' محمد علی جوہر' حسرت موہانی' ظفر علی خان' اقبال سہیل' علامہ اقبال اور حفیظ جالندھری کی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں' جن کا تخلیقی وجود' معنوی طور پر آفتابِ رسالت سے نور اکتساب کرتا تھا اور اس کے حاصل کو نعت کی صورت میں زمانے کے سپرد کر رہا تھا۔ اس قسم کے مقامات پر سعید بدر نے اپنے عہد کو اور بنی نوع انسان کو مخاطب کیا ہے:

زندگانی گر مزین اسوۂ حسنہ سے ہو
دیکھ پھر کیا رنگ لاتا ہے محمد ﷺ پر درود
کر مسخر نفس امارہ بہ ضرب لا الہ
آ جھکیں گے تیرے قدموں پر زمانے کے جنود

☆☆☆

آپ کی خوشبو گلشن گلشن' چاند ستارے روشن روشن
آپ کے دم سے نور اور نکہت' ماشاء اللہ' سبحان اللہ

☆☆☆

Marfat.com

دوزخ کی آگ ہو گئی اس شخص پر حرام
جس نے بھی دیکھا خواب میں چہرہ حضورؐ کا

☆☆☆

فائدہ کچھ دے نہیں سکتے بتانِ آذری
بے گماں، بے منزلت ہیں، خود تراشیدہ صنم

☆☆☆

علم کے دریا، قلزم حکمت، چشمۂ راحت، منبعِ فرحت
ہادیِ اعظم...... شمس العالم...... صلی اللہ علیہ وسلم

سعید بدرؔ کی سعادت یہ ہے کہ انہوں نے نظم آزاد کے دور میں نعت کی پابند ہیئت کو اپنی عقیدت کے ساتھ منسلک رکھا اور فکری اعتبار سے ہی نہیں، ہیئتی لحاظ سے بھی اسے انتشار کا شکار نہیں ہونے دیا۔ ان کے آہنگ میں ظفر علی خان کا جلال نظر آتا ہے تو ان کے فن میں اقبال کی حضوری کے نقوش بھی ملتے ہیں۔ وہ اپنا رخ معاشرے کی زبوں حالی کی طرف کرتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے کہ ان کی پشت پر مولانا الطاف حسین حالی نے اپنا دست شفقت رکھ دیا ہے اور ان کی ''آیات نور'' ''عرض تمنا'' بن جاتی ہیں۔ سعید بدر نے نعت شہرت اور نام ونمود سے بے نیاز ہو کر صرف اپنی عقیدت کے اظہار کے لئے لکھی۔ ان کی آواز کبھی کسی مشاعرے سے نہیں اُبھری لیکن اس کی کیفیت مشاعرے کے شاعروں سے بالکل الگ ہے۔ عجب نہیں کہ ان کی نعت نگاری ہی ان کی شفاعت کا وسیلہ بن جائے اور قیامت کے روز وہ قصیدہ پڑھتے ہوئے پل صراط عبور کر کے جنت معلیٰ میں پہنچ جائیں۔ آمین ثم آمین

ع ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

Marfat.com

زہے قسمت! یہ بدرِ خوش نوا ہے

پروفیسر محمد اکرم رضا

سعید بدر کا شمار ان خوش بخت افراد میں ہوتا ہے جنہیں افکار کی بلندیوں کو چھوتے ہی مدحت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توفیق عطا ہوگئی۔ توصیف رسول کو اعزاز حیات جان کر انہوں نے جس صنفِ ادب کا رُخ کیا اس میں صفت وثنائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گلہائے رنگارنگ بکھیرتے گئے۔ نظم' نثر' نعت' ہر کام پر ان کی صلاحیتوں نے بارگاہِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سر عجز و نیاز خم کیا تو قبولیت اور پسندیدگی کی ردائے رحمت سے نوازے گئے۔ ان کا ایمان تھا کہ ہر صنف ادب فقط توصیف رسولؐ ہی کیلئے صفحہ قرطاس پر اُبھری ہے۔ ملازمت کی مجبوریاں قلم کار سے کیا کچھ نہیں لکھواتیں مگر انہوں نے ان مجبوریوں کے زندان خانوں میں روزن حیات تلاش کر لیا اور یہی روزنِ حیات انہیں گنبدِ خضریٰ کے قدسی وجود سے دل وجان کو آباد کرنے کا سلیقہ عطا کرتا رہا۔ ایک حسرت عرض تمنا تھی جو ان کی صبحوں کو تابناک اور شاموں کو تابندہ تر بناتی رہی۔ یہی حسرتِ تمنا اس فکری اور شعری اُٹھان کے ساتھ جلوہ گر ہوئی کہ یہ "عرضِ تمنا" کے عنوان سے ایک مہک بار مجموعہ کو نعت عصر حاضر کی زینت بنانے کے قابل ہو گئے۔

"عرضِ تمنا" بظاہر دو لفظی ترکیب ہے مگر اس میں نعت کا پورا حسن سمایا ہوا ہے۔ یہ "عرض تمنا" کا جذبہ ہی ہے جو شاعر سے نعت کے گلزار صدرنگ میں ہر آن نئے گلہائے عقیدت کھلانے کا متقاضی ہوتا ہے۔ عرضِ تمنا کی بدولت ہی شاعر فصاحت سے بلاغت کے ایوان میں قدم رکھتا ہے۔ اپنے قلم کو محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نَم سے مہک بار بناتا ہے۔ بے جان لفظوں کو گویائی اور گنگ جذبوں کو مسیحائی عطا کرتا ہے۔ سعید بدر کو قدرت نے قلم کے راہوار کو ہر سمت دوڑانے اور موڑنے کا سلیقہ

Marfat.com

بخش رکھا ہے۔ منقبت کہیں یا نظم' کسی بھی میدان میں اس قلم کے رُکنے کا احساس نہیں ہوتا مگر جب ''عرضِ تمنا'' کا کشکول اُٹھائے کوچۂ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں داخل ہوتے ہیں تو قدم قدم پر قلم کے رکنے اور ہمکنے کا احساس ہوتا ہے۔ اس احساس کے ساتھ کہ:

اشکوں کو اپنے ''عرضِ تمنا'' کا نام دو
روشن ہوائے شوق کو ہر پل سلام دو
اک حسن آرزو ہی تمنائے شوق ہے
اب محفل حیات کو مدحت کا جام دو

''عرضِ تمنا'' میں سعید بدر اسی جذبۂ عشق وعقیدت سے نعت کی خوشبو کشید کرتے ہیں۔ سوز وگداز' فکر عجز شعار' تمنائے نیاز' حسرتِ عرضِ تمنا' محبوبیت ومرجعیت کے نظارے' حسین ترین تراکیب واستعارات کے ستارے' مضامین کی صدرنگی۔ ایک رنگ نیاز طلب کرو تو سو رنگ عطا ہوں' پلکوں پر آنسوؤں کی کناری' آنکھوں میں رُکے ہوئے آنسوؤں کے کتنے ہی طوفان' شوق بے کنار' افکار بے قرار' بہت کچھ کہنے کو جی مچلے مگر ہر گام پر ادب آڑے آجائے کہ

ع ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

اور پھر محبت بھی اس سے ہو جو محبوب محبوباں ہے' شفیع دو جہاں' رحمت پناہِ عاصیاں ہے' جس کا ظاہری تجمل چاند سورج کو ضیا بخشے' جس کی باطنی وسعتیں ازل سے ابد تک کی تجلیات کو چشم چراغ کے معمولی سے حصے میں سمیٹ لیں۔ امام احمد رضا خاں نے عظمت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رفعتوں اور شاعر کی عجز شعاریوں ہی کو مدنظر رکھ کر کہا تھا کہ ''نعت تو تلوار کی دھار پر کا نام ہے۔ آگے بڑھے تو الوہیت میں داخل ہوئے (حد ادب مانع ہے) نیچے آئے تو تنقیص رسالت کے مجرم ٹھہرے''۔

Marfat.com

الحمدللہ! سعید بدر کو نعت کے ان لوازم ادب واحتیاط کا احساس ہے۔ دیکھئے تو۔

نعت ہے تفسیرِ قرآن و حدیث مصطفیٰؐ
نعت ہے تذکارِ محبوبؐ و محب کبریا
نعت کیا ہے دھار ہے تلوار کی یا پل صراط
جس پہ چلنے کا ہے کس میں حوصلہ کس کی بساط
نعت ہے افراط اور تفریط سے بچنے کا نام
نعت ہے حشو وزواید سے سنبھل جانے کا نام
نعت سے تشکیک کے کہسار ہوتے ہیں نگوں
نعت سے تخمین وظن کے دشت ویران وزبوں
نعت کیا ہے درحقیقت سُنّتِ پروردگار
نعت ہے حور و ملائک کا وظیفہ اور شعار
نعت کیا ہے اشک ہائے تر سے موتی رولنا
آنسوؤں سے بات کرنا' منہ سے کچھ نہ بولنا
نعت کیا ہے؟ درحقیقت چشمِ شاعر کا وضو
نعت ہی سے بدرؔ! تیرے شعر کی ہے آبرو

درج بالا چند اشعار ہم نے سعید بدر کے ان درجنوں اشعار سے بطور حوالہ درج کئے ہیں جن میں وہ ''نعت کیا ہے''؟ کے بہانے عُشّاق رسول ﷺ کو نعت کے اسرار و رموز سے آگاہ کر گئے ہیں کہ نعت چند' مصرعوں یا اشعار کا نام نہیں بلکہ اس کے اندر تو محبت وسوزِ عشق کی ایک داستان سمٹی ہوتی ہے اور پھر سعید بدر نعت کے حوالے سے بہت کچھ کہہ کر نعت کو ایک پیغام کی صورت دے گئے ہیں۔

Marfat.com

نعت ہی سے صبح ہوتی' نعت ہی سے شام ہے

نعت ہی آغاز ہستی' نعت ہی انجام ہے

یہی "عرضِ تمنا" ہے جو شاعرِ نعت اپنے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدحت کو اپنی زندگی کی ابتدا و انتہا قرار دے رہا ہے۔ جب تک سائل کو یہی معلوم نہ ہو کہ اس کے ممدوح و محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رُتبہ و مقام کیا ہے؟ وہ کس طور سے عرضِ تمنا کر سکتا ہے۔ سعید بدر اپنے محبوب دو عالمؐ کے کمالاتِ ظاہری و باطنی' خصائص عالیہ اور اوصاف قدسیہ کی بلندیوں سے خوب خوب آگاہ ہیں۔ اگرچہ خصائص و جمال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکمل پہچان تو خالق محمد ہی کو زیبا ہے کہ اس نے اس محورِ ہستی اور مقصودِ کائنات کو تخلیق کیا ہے۔ مگر ہر دور کے شاعر' ادیب' نثر نگار' خطیب' فصحاءٔ وعلماء اور اصحاب اسرار رموز حکمِ الٰہی کی تعمیل میں اپنی اپنی فکر و استعداد کے مطابق رسولؐ شناسی کا اہتمام کرتے رہے اور اس بہانے عرضِ تمنا کی سعادت بھی ان کا مقدر بنتی رہی۔

سعید بدر بھی اس سعید بخت قافلے کے محترم رکن ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوصافِ حسنہ بھی دل کھول کر بیان کرتے ہیں اور اس بہانے اپنی حسرتوں' آرزوؤں' خواہشوں اور سینے کی خلوتوں میں چھپی ہوئی آہ و زاریوں کے اظہار کے مواقع بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوارِ عالم تاب کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

کیا خوب دل رُبا ہے سراپا حضورؐ کا

اے کاش خواب میں ہو نظارا حضورؐ کا

وہ کیسے خوش نصیب تھے جو دیکھتے رہے

آنکھوں سے پیارا پیارا وہ چہرہ حضورؐ کا

Marfat.com

مدحت کلام پاک میں ہے اُن کی جا بجا
سب سے سوا ہے منصب و رُتبہ حضورؐ کا

☆☆☆

خوش ادا و خوش نوا و خوش لقا
خوش عطا و خوش سخا و خوش نما
خوش مقال و خوش خصال و خوش جمال
خوش خیال و خوش مثال و خوش نوال

☆☆☆

محمد ﷺ اعتبار انس و جاں ہیں
محمد ﷺ باعث کون و مکاں ہیں
محمد ﷺ کنتُ کنزاً کا ہیں مظہر
محمد ﷺ وجہ تخلیق جہاں ہیں
محمد ﷺ در حقیقت آپ قرآں
خدائے پاک کا حسن بیاں ہیں

یہ تو ہم نے چند اشعار درج کئے ہیں ورنہ سعید بدر کے ہاں اوصافِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک بحرِ بے کراں ہے جو اُمڈا چلا آ رہا ہے۔ اُنہوں نے غزل کے پیرائے سے زیادہ نظم کا پیرایہ اختیار کیا ہے۔ شاید وہ سمجھتے ہیں کہ اس بہانے وہ اپنا مقصود و مدعا زیادہ احسن طریق سے بیان کر سکتے ہیں۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصافِ قدسیہ بیان کرتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ جیسے نور آفریں الفاظ و تراکیب کا ایک آبشار فرازِ فکر سے نشیبِ قلوب ہستی تک اُمڈا چلا تا رہا ہے۔ انداز بدل

Marfat.com

بدل کر بات کرتے ہیں اور ہر مرتبہ نیا انداز۔ انہوں نے طویل نعتیں بھی لکھی ہیں جن میں "نعت کیا ہے"؟ سب سے بڑی مثال ہے۔ اس کے علاوہ ایک مترنم بحر میں فسانۂ حالات حاضرہ سناتے ہیں تو نعت کی طوالت آنکھوں کو عقیدت اور حالات کی سنگینی کا نم عطا کر دیتی ہے۔ ہر شعر کے اختتام پر یہ صدا اُبھرتی ہے۔

اے مرے ماہِ مبیں

اے سبز گنبد کے مکیں

بہت کم نعتیہ مجموعے ایسے ملیں گے جن میں عرض تمنا کا ماجرا اس شان سے نظر آتا ہے کہ سعید بدر جیسے فکر آفریں شاعر ایک فرد سے لے کر ایک قوم تک اور اک قوم سے لے کر پوری ملت اسلامیہ کے غم بارگاہ رسول امین میں اشکوں کے سیلِ رواں کی صورت نذر کرتے نظر آتے ہیں۔ سعید بدر نے اس نعتیہ مجموعے کے بیشتر حصے کو اُمت اسلام کے ماجرائے رنج والم میں تبدیل کر دیا ہے۔ لہجہ بدل بدل کر' انداز بدل بدل کر' کبھی کسی حوالے سے' کبھی کسی حوالے سے' وہ ملت کا ماجرائے الم بیان کئے جا رہے ہیں۔ اس حوالے سے ان کے اشعار کی کثرت دیکھ کر واضح ہو جاتا ہے کہ انہوں نے اس شعری مجموعے کو "عرض تمنا" کا نام ہی اس لئے دیا تھا کہ پوری قوم آگاہ ہو جائے کہ سعید بدر کے قلم سے آنسوؤں کے سرچشمے پھوٹ رہے ہیں۔ بعض اوقات یہ اپنی بات بھی کرتے ہیں تو یہاں بھی اشارتاً کنایتہً اُمتِ اسلام کی حالت زار نظر آتی ہے کیونکہ شاعر نے کہیں بھی یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ وہ ملت اسلام سے الگ حیثیت رکھتا ہے۔ ملاحظہ کیجئے۔

عشق و مستی سے ہوئی محروم قوم ہاشمی

مبتلائے لہو و عصیاں جہل سے مغلوب تر

زندگی جبر مسلسل اور کربِ بے کراں

میں صلیب دہر پر دن رات ہوں مصلوب تر

Marfat.com

بدرؔ بھی اور قوم بھی دونوں پڑے ہیں جاں بلب
آپ کی چشم عنایت زُود ترؔ مطلوب تر

حسرت عرض تمنا پھر سے جوش وجذبہ دکھاتی ہے اور سعید بدر اپنی پریشاں حالیوں کی داستان کہنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔

سر جھکا کر آ گیا ہے آپ کے در پر حضورؐ
اک گدائے بے نوا اک مور بے برگ و شعور
ہر نہالِ کربلا ہے بے ثمر بے برگ و بار
یوسف بے کارواں ہے منزل و مقصد سے دُور
حال مسلم کیا کہوں؟ کس درجہ ہے سنگیں ہوا
مشرق و مغرب ہے اس کے خون سے رنگیں ہوا
آج پھر افغانیوں پر ہے قیامت سر بسر
گر رہی ہیں بجلیاں سی ان کے جسم و جان پر
بصرہ و بغداد میں ہنگامۂ محشر بپا
سر زمین سعدیؒ و خیّام ہے ماتم سرا
خطۂ کشمیر میں لاکھوں مسلماں زیرِ دام
جو کئی صدیوں سے ہیں مجبور و محکوم و غلام
کیا کہوں کس سے کہوں میں کچھ بتا سکتا نہیں
تن بدن پر زخم ہیں کتنے دکھا سکتا نہیں

جبکہ ہم نے پہلے بھی رقم کیا ہے کہ سعید بدرؔ ماضی، حال اور مستقبل تینوں زمانوں کو ذہن کے البم میں سجائے ہوتے ہیں۔ جب ماضی کی طرف نگاہ اُٹھاتے ہیں تو حضور

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کے حوالے سے اُمت اسلام کا تابناک ماضی ہر مورخ کی نگاہوں کو خیرہ اور قلم کی نوک کو خوشبو بداماں بناتا نظر آتا ہے۔ قرونِ اولیٰ سے قرونِ وسطیٰ کی طرف آتے ہیں تو ان کا لہجہ بجھا بجھا سا دکھائی دیتا ہے اور پھر جب عہد حال کے تپتے ہوئے صحرا میں مسلمانوں کی آبلہ پائی دیکھتے ہیں تو بے اختیار ان کا وجدان چیخ اُٹھتا ہے۔ انہیں ایسا نظر آتا ہے کہ جیسے یہ گلستان سدا بہار سے نکل کر سوا نیزے پر آئے ہوئے سورج کے حصار میں آ گئے ہیں۔ ایک طویل نظم کے چند اشعار دیکھئے اور قرونِ اولیٰ کی سطوتوں سے عہد حال کے زوال کا ماجرا دیکھئے۔ پہلے اسلام کی شوکت کا ایک منظر ملاحظہ ہو۔

ساعت راحت فزا آئی زمانے کے لئے
نور کی بارات ظلمت کو مٹانے کے لئے
غل ہوا کسریٰ کے ایواں زلزلے میں آ گئے
قصر قیصر کے در و دیوار سب تھرا گئے
دیکھتے ہی دیکھتے چاروں طرف آئی بہار
پھول مہکے چہچہائے طائرانِ مرغزار

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیضان بے کنار کا ذکر کرتے ہوئے شاعر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات پر سلام بھیجتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے براہ راست مخاطب ہو کر نئی لذتوں سے ہمکنار ہوتا ہے۔ وہ عشق و خود سپردگی کے قلزم نور میں غرق ہے۔ مگر اسے پھر اُمت حضور یاد آتی ہے اور عرضِ تمنا کے حوالے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نگہ لطف و کرم خوشحالی امت کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہے۔ فقط دو اشعار دیکھئے۔

Marfat.com

ملت اسلامیہ کے درد کا درماں ہیں آپؐ
جملہ علّت ہائے ملّت کے شفاساماں ہیں آپؐ
آ پڑی دُنیا اب آقاؐ آپ کے قدموں میں ہے
اس کے دردوں کا مداوا آپ کا قدموں میں ہے

''عرضِ تمنا'' کا جذبہ اپنی جگہ' سعید بدر نعت کے مقام و مرتبہ سے بھی غافل نہیں ہوئے۔ اپنا ماجرائے غم کہیں یا اُمّتِ اسلام کا ذکر چھیڑیں' وہ نعت کی محبوبیت اور دل نوازی سے کنارہ کش نہیں ہوتے بلکہ ایسے مقامات پر یوں محسوس ہوتا ہے کہ نعت ان پر گل ولالہ کی پتّیوں کی صورت نچھاور ہو رہی ہے۔ نعت تو بذاتِ خود اپنی تعریف آپ ہے۔ اپنی پہچان ہے' بلکہ نعت تو اپنے دامانِ رحمت کی جھلک سے شاعر کو اس کی پہچان عطا کرتی ہے جو عزت و نیک نامی سے عبارت ہے۔ شاعر ''عرضِ تمنا'' کو لفظوں' شعروں میں بخوبی ڈھالتا ہے اور اُسے اور بات کہنے کے ڈھنگ پر خصوصی عبور حاصل ہے۔ بعض مقامات پر اشعار اس طرح ایک دوسرے سے ملے ہوتے ہیں جیسے کسی نے عقیدت کی تسبیح کے دانوں کو باہم پرو دیا ہو۔ ایک شعر بھی اِدھر اُدھر کرلیں تو نعت کے مفاہیم فریاد کناں ہوتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ نعت میں شفاعت طلبی کا تذکرہ چلے یا رحمت بے کراں کا سوال اُبھرے' ملت اسلام کے رنج و آلام کا تذکرہ چھڑے یا محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستگی شوق کا ذکر خیر ہو' سوز و گداز کی کیفیت ہو یا فورِ عشق کا نظارا' نعت تو بہرحال نعت ہے۔ اس اکائی کو آپ مختلف خانوں میں بانٹ نہیں سکتے۔ انداز غزل کا ہو یا نظم کا رباعیات میں ہو یا مخمس و مسدّس ہو نعت تو نعت ہی کہلائے گی۔ اب یہ سعید بدر جیسے شاعرِ روزگار کا کمال ہے کہ وہ نعت کے آبگینے کو شدت جذبات' شوکت الفاظ اور شکوہِ زباں و بیاں کی مرصع کاری بخشتا ہے۔ ایک نعت سے چند اشعار نذر قارئین ہیں۔

Marfat.com

رواں ہوں جانب طیبہ بہ دل ترسیدہ ترسیدہ
خمیدہ سر، بچشم نم، قدم لرزیدہ لرزیدہ
کھڑا ہے بے نوا کوئی، درِ رحم و شفاعت پر
کہاں تابِ نظر اس کو مگر دُزدیدہ دُزدیدہ
طلوعِ بدر پر گائے تھے نغمے خوش نواؤں نے
اُنہیں کی لَے سے رُوحِ بدرؔ ہے رقصیدہ رقصیدہ

یہ اشعار بھی ہم نے ایک طویل نعت سے درج کئے ہیں۔ ان سے شاعر کے ہاں تغزل کی فراوانی کا جذبہ موجزن نظر آتا ہے۔ تغزل وہ جذبہ ہے جسے محسوس تو کیا جا سکتا ہے مگر کما حقہٗ اس کی تعریف ممکن نہیں۔ کیونکہ تغزل شاعر کے دل سے طلوع ہوتا اور قارئین کے اذہان و قلوب کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ تغزل سوز ہے' درد ہے۔ شاعر گردوں نوا کی ہجر محبوب میں تڑپنے کی کوک ہے' یہ ماجرائے ذوق و شوق ہے' داستانِ مدحت طرازی ہے۔ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یادوں کی کہکشاں بکھیرنے کا نام ہے۔ عقیدت کے ستاروں سے پلکوں کو سجانے کا نام ہے۔ یہ وہ جذبہ ہے کہ جب کلک شاعر سے پھوٹتا ہے تو حاصل کلام بن جاتا ہے اور جب شاعر کے لبوں سے اُبھرتا ہے تو زمانے کو اپنی فکری تگ و تاز کا حصہ بنا لیتا ہے۔ یہ شاعر کی خاموشی میں بھی اپنی گویائی کا اعجاز دکھاتا ہے۔ غرض جہاں نعت اپنے حسن کلام کی انتہائی بلندیوں کو چھو لے' وہاں خود بخود شاعر کے کلام میں تغزل کی ہما ہمی کا احساس ہونے لگتا ہے۔

سعید بدر کو بجا طور پر غزل کی ہمہ گیری' جامعیت اور اس کی تاثر آفرینی کا احساس ہے اس لئے ان کے کلام سے جمالِ شعریت کے متعدد نمونے پیش کئے جا سکتے ہیں۔

Marfat.com

غم و آلام کے بادل کبھی جب گھر کے آتے ہیں
نگاہِ قلب پر حرفِ وفا تحریر کرتا ہوں
زباں پر نام آتا ہے تو اشکوں کے سمندر سے
منقش قلب پر ہر نقش کی تطہیر کرتا ہوں
یہی وہ نام ہے جس سے ہے حسنِ زندگی باقی
شبانہ روز میں اس نام کی تکبیر کرتا ہوں
چمک اُٹھے ہیں صحرائے عرب کی ریت کے ذرّے
میں ان ذرّات سے اپنا جہاں تعمیر کرتا ہوں

☆☆☆

دل دو جہاں رشک جنّت بنا ہے
سمائی ہے اس میں ضیائے محمد ﷺ
بصیریؒ کو صحت ملی جس ردا سے
وہی تو ردا ہے ردائے محمد ﷺ
فرشتے کہیں گے اُسے راہ دے دو
چلا آ رہا ہے گدائے محمد ﷺ

سعید بدر کی نعت گوئی عہد حاضر کی ترجمان ہے۔ انہوں نے عہد حاضر کے فرزندانِ توحید کی بے بسی و بے نوائی کا سطحی نہیں بلکہ نہایت گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے۔ امت مسلمہ کی بے حسی و بے چارگی دیکھ کر ان کا دل بے اختیار کڑھتا ہے اور یہ مشتاقانہ وار اس درِ رحمت پر صدا کرتے ہیں جہاں صدیاں اور عہد، شوکت و اقبال اور

Marfat.com

عزت واعزاز کے تمنائی بن کر مدتوں سے چشم کرم کے منتظر کھڑے ہیں کہ:

چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی، ہاشمی و مطلبی

سعید بدر نے ماضی حال اور دور استقبال کے حوالے سے وہ کچھ کہہ دیا ہے کہ الطاف حسین حالی کی ''مدوجزر اسلام'' کی یاد تازہ ہونے لگتی ہے لیکن فرق یہ ہے کہ سعید بدر لحظہ بھر کو بھی مایوس نہیں ہوتے بلکہ خزاؤں میں گھر کر بھی بہاروں کو آنکھوں میں سجائے ہوئے ہیں۔ مایوسیوں میں کھو کر بھی اُمیدوں کے چراغ پلکوں پہ فروزاں کیئے ہوئے ہیں۔ ہم نے پہلے بھی کہا ہے کہ ان کی نعت میں ''عرض تمنا'' کا غلبہ ہے۔ مگر نعت میں عرض تمنا کہاں نہیں ہوتی۔ اگر عرض تمنا کا والہانہ پن ہی قلب وفکر کا اعزاز نہیں ہے تو کوئی نعت کیا لکھے گا۔ عرض تمنا ایک خوبصورت ترکیب ہے جس کی وسعتوں میں نعت کے وہ تمام مطالب ومفاہم پوشیدہ ہیں جن سے نعت کا حسن عالمگیر ضوبار ہوتا ہے۔

ہم سعید بدر کیلئے دل کی گہرائیوں سے دعا گو ہیں کہ انہیں وہ سب کچھ عطا ہو جو عرض تمنا کے ناتے سے وہ محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگ رہے ہیں۔ ''عرض تمنا'' میں کمال درجہ کی بے ساختگی ہے، روانی ہے۔ اشعار ایک ڈالی پر سجے ہوئے پھولوں کی طرح بہار جان فزا سے دلوں کو معنبر کر رہے ہیں۔ ''عرض تمنا'' کے حوالے سے ان کی ایک طویل نعت کے چند اشعار ہیں۔ پوری نعت ہی محبت وعقیدت کی چاندنی میں بسی ہوئی ہے۔ اس نعت کا عنوان ''مدینہ منورہ'' ہے۔ شاعر پہلے مدینہ کی منظر کشی کرتا ہے پھر وہاں پناہ ڈھونڈتا ہے۔ عرض تمنا کا اس طور سہارا لیتا ہے کہ زمانے بھر کی تمنائیں اسی ایک تمنا میں سما جاتی ہیں۔

وہ اک گوشے میں لیکن دور سب سے
مسافر ایک آ کر چھپ گیا ہے

Marfat.com

زمانے نے اسے برسوں ستایا
در رحمت پہ بے خود آ پڑا ہے
کہاں جائے گا اب مایوس ہو کر
کل عالم نے جسے ٹھکرا دیا ہے
کوئی لوٹا نہیں محروم یاں سے
یہاں جب سے درِ رحمت کھلا ہے
عنایت کی نظر کا ہے وہ جویا
وہ شاید بدرؔ بدرِ بے نوا ہے
کرم کی اک نظر شاہِ مدینہ!
خدائے پاک کا اب واسطہ ہے

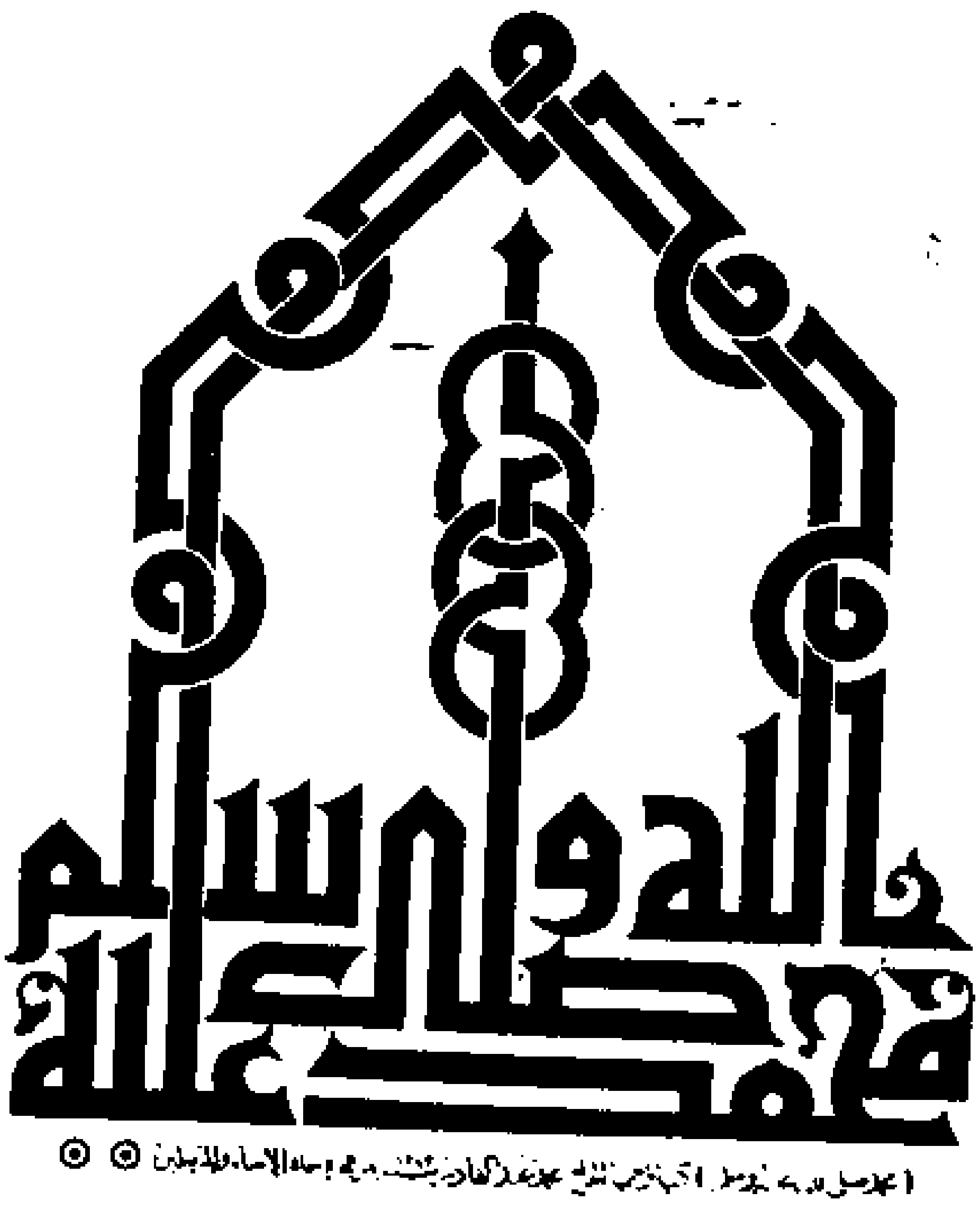

Marfat.com

محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

حمدِ ربّ العالمین

اے خداوندِ جہان و خالقِ عرش بریں
ہر دو عالم میں تیرا ہمسر نہیں، ثانی نہیں

☆☆☆

تو ہی واحد ہے زمانے بھر میں، تو ہی لاشریک
تو ہی مالک، تو ہی رازق، تو ہی ربّ العالمیں

☆☆☆

حکم سے تیرے ہیں گردش میں مہ و مہر و نجوم
تیری قدرت سے جہانِ رنگ و بُو احسن تریں

☆☆☆

آگ، پانی اور ہوا، یہ باغ و راغ و کوہسار
یہ سمندر دشت و دریا، آبشارانِ حسیں

☆☆☆

آسماں پر سب ستارے ہیں قطار اندر قطار
تو نے حکمت سے سجائے ہیں نگیں اندر نگیں

☆☆☆

ہر ستارہ منزلِ مقصود کی جانب رواں
سر جھکائے پیشِ آئینِ الٰہ العالمیں

☆☆☆

Marfat.com

تو نے تاروں کو ضیاء بخشی، قمر کو روشنی
اور جگنو کو ''چمک'' دے کر بنایا ہے حسیں

☆☆☆

اک ''شرارِ زندگی'' آدم کو بھی بخشا گیا
ذرّہ ذرّہ دہر کا جس کی بدولت ہے حسیں

☆☆☆

شکر تیری نعمتوں کا ہو بھلا کیسے ادا؟
غور کرتا ہے جب انساں تو جھکاتا ہے جبیں

☆☆☆

جس کو واعظ نے بٹھا رکھا ہے سدرہ سے پرے
وہ مرا محبوب ہے، میری رگِ جاں کے قریں

☆☆☆

میری بخشش کا فقط ہے تیری رحمت پر مدار
مرے دامن میں عمل کچھ بھی نہیں، کچھ بھی نہیں

☆☆☆

پھول کی خوشبو میں تو، حُسنِ مہ و انجم میں تو
وسعت صحرا و دریا، تیری عظمت کی امیں

☆☆☆

ناتواں بدرِ حزیں، آیا تیری سرکار میں
مغفرت فرما! برائے رحمتٌ للعالمیں

سدرہ سے مراد سدرۃ المنتہیٰ ہے یہ وہ مقام ہے جہاں سے حضرت جبرائیل آگے نہیں جا سکتے تھے۔ مطبوعہ کاروانِ نعت

Marfat.com

حمدِ ربّ ذوالجلال

اے معظم! اے مکرم! اے کریم و اے رحیم!
بخش دے ساری خطائیں' اے خداوند عظیم!

مالک "دُنیا و عقبیٰ' خالق و رازق ہے تو!
اوّل و آخر ہے تو' آئندہ و سابق ہے تو

تیرے اِک نورِ تجلّی سے ہے روشن کائنات
تیرے حرفِ کُن سے پیدا سلسلۂ شش جہات

تو نے بخشا ہے ہمیں اربعہ عناصر کا نظام
کر دیا سب کے لئے ہی نعمتوں کا انتظام

تیرے دَم سے ہے جہاں میں بادِ صَرصَر کا خرام
تیرے دم سے انجم و شمس و قمر کا ہے نظام

Marfat.com

تیرے دَم سے ہیں گلستاں میں عنادِل نغمہ زا
تیرے دَم سے گُل میں خوشبو اور انجم میں ضیاء

تیرے دَم سے مشرق و مغرب میں ہیں رنگینیاں
تیرے دَم سے مٹ گئی ہیں بے گماں تاریکیاں

تیرے دَم سے قائم و دائم ہے سقفِ آسماں
تیرے دَم سے ہیں ستارے جانبِ منزل رواں

تیرے دَم سے ذرّے ذرّے میں ہے پیدا آرزو
تیرے دَم سے ہر نفس، محوِ تلاش و جستجو

علم و عقل و آگہی کا مخزن و مصدر ہے تو
عشق. دل افروز کا سرچشمۂ اخگر ہے تو

ڈھونڈتی پھرتی ہے ہر شے کیا ہے رازِ ہست و بود؟
کس لئے پیدا کیا ہے تو نے انساں کا وجود؟

آدم و حوا سے لے کر آج تک، ربِّ جہاں
حضرتِ انساں ہے تیری جستجو میں سرگراں

Marfat.com

تو کہاں ہے؟ تیری ہستی کا نشاں ملتا نہیں
گرچہ بے اِذن و امر پتّا کوئی ہلتا نہیں

تو یہ کہتا ہے کہ ''تو رہتا ہے شہ رگ(۱) سے قریب''
ڈھونڈ پایا نہ تجھے، میں کس قدر ہوں بدنصیب

راز یہ شاہِؐ مدینہ نے کیا ہے آشکار
''ایک ہے تو'' پَر ترے جلوے ہیں بے حد و شمار

تیرا جلوہ باغِ ہستی کے گُلِ لالہ میں ہے
تیرا جلوہ آسماں پر چاند کے ہالہ میں ہے

تیرا جلوہ طائرانِ نغمہ زا کی لَے میں ہے
تیرا جلوہ ہر نفس میں اور ہر اک شے میں ہے

وَاحد وَ اَحد ہے تو، اور خالق و صانع ہے تو
رافع و واسع ہے تو، اور جامع و مانع ہے تو

(۱) شہ رگ : نحن اقرب الیه من حبل الورید ○ (ق۔آیت:۱۶)
ترجمہ: ''ہم اس کی (یعنی انسان کی) شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

Marfat.com

تیرے اِذن و حکم سے چلتی ہے بادِ سازگار
باغِ دُنیا میں جو لاتی ہے بہار اندر بہار

خالق و رازق ہے تو اور مالک و مختار ہے
شاہد و عادل ہے تو، قیوم ہے، غفّار ہے

تو ہے بحرِ بیکراں اور میں ذرا سی آبجُو
ڈھونڈتا پھرتا ہوں میں، قریہ بہ قریہ کو بہ کو

معرفت اپنی عطا کر! اے خدائے ذوالجلال
میں تیرا بندہ بنوں! اور حمد لکھوں بے مثال

بخش دے بہر رسولؐ پاک، اے ربِ عُلا!
خدمت دیں کی ذرا توفیق کر مجھ کو عطا!

والدیں کی مغفرت کی، ہے دُعا ربِ کریم!
فضل سے اپنے عطا کر! اُن کو درجاتِ عظیم

Marfat.com

میری ذُریت(۱) پہ ہو رحمت تیری سایہ فگن
خانداں میرا رہے، ذکرِ الٰہی میں مگن

تیری رحمت کا یہ ادنٰی بدؔر بھی ہے خواست گار
سُرخرو کر دین و دُنیا میں ہمارے کردگار!

میرے دل میں آج کل ایک آرزو، تڑپا کیے
بدؔر تیرا گھر مگر اک بار پھر دیکھا کیے

تیرا بندہ ہوں تجھی سے مانگتا ہوں بار بار
تیری جانب دوڑتا آتا ہوں میں، بے اختیار

☆☆☆

---

(۱) ذُرّیت : اولاد، نسل، اخلاف۔

Marfat.com

رحم کن رحیما!

(حمد بزبان فارسی)

صد انابت سالہا کوشیدہ ام
روئے مقصد حسرتا! نادیدہ ام
وائے ناکامیء من درکارِ خویش
از ندامت بارہا نالیدہ ام
آں معاصی کو زِمن سر زد شُدہ
از خجالت اشک ہا باریدہ ام
بر گُناہم کِلکِ آمُرزش بکَش
از جہالت من زِپا لغزیدہ ام
حسرتا! از چہ نہ شُد روئیدگی
تخمِ اُلفت بارہا کاریدہ ام
اندر آناں را از خود گُم شُدم
من بچندیں عصر ہا زائیدہ ام
از دِلم معدوم نے شُد تیرگی
بارہا از اشک ہا شوئیدہ ام
سینہ ہست از نور بے بہرہ ہنوز

Marfat.com

بر زبونی ہا بسا غمدیدہ ام
شامِ من کہ ہست طول و تیرہ تار
کے دَمَد صُبحِ ضیا بادیدہ ام
رہ نیابم منزلِ مقصود را
ار چہ جویاں جا بجا پوئیدہ ام
گاہ بر لب آورم از دل فغاں
گاہ مثل بیدہا لرزیدہ ام
می دہد تسکیں مرا لَا تَقْنَطُوْا(۱)
گو بہ ناکامی بسا نمدیدہ ام
ہست تو رحمٰن یا رب! رحم کُن
کُن مرا طوبیٰ عطا' رنجیدہ ام
وا کُشا چشم و دل و گوشم مرا
من جبینم پیشِ تو سائیدہ ام
اے خدا! ایں بدر یابد منزلے
در تلاشش جا بہ جا گردیدہ ام

(یہ حمد ۱۹۶۱ء میں لکھی گئی' جب راقم بی۔اے کا طالب علم تھا۔)

---

(۱) لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہ (اللہ تعالیٰ کی رحمت (بے پایاں) سے مایوس نہ ہوا کرو۔)

Marfat.com

حمد الٰہی

اللہ سے فریاد (بزبان پنجابی)

تو ہی دس پیاریا ربا! میں کدھرے ٹُر جاواں
تینوں چھڈ کے کس دروازے میں جھولی پھیلاواں
نہ کوئی سن دا نہ کوئی من دا' سب غرضاں دے بندے
اپنا پیٹ ودھاون خاطر انہاں لائے پھندے
اک پھندے وچ لوگ ہزاواں ایہہ شکار نے کر دے
روٹی دے اک ٹکڑے ہتھوں' لکھاں بندے مردے
عزت جان گنواون اپنی' پھر وی بھکھے رہندے
مر مر کے ایہہ جیندے لوکی' مونہوں کجھ نہ کہندے
راتیں بچے بھکھے سوندے' دن نوں ہاڑے پاندے
سب کجھ ویکھن۔ تیرے ''مومن'' لیکن نہ شرماندے
تیرے دولت منداں ربا! دونی ات مچائی
دن تے رات ایہہ موجاں کر دے' بھکھی مرے خدائی
ایہہ کاراں دے وچ پھریندے' کر دے پھر دے سیراں
دھکے دین غریباں تائیں' وانگن دشمن غیراں

Marfat.com

محتاجاں دے بچے ربا! بِر پیراں توں ننگے
لیک امیراں دے کُتے وی' اینہاں نالوں چنگے
دودھ پینڈے تے عیشاں کر دے' اتے مُرّبے کھاون
کاراں دے وچ سیراں کر دے' پیر نہ تھلے لاہون
شیخ اقبالؒ لاہوری ہویا' نیکاں دا اوہ جایا
پاک نبیؐ دا عاشق صادق جس نے ایہہ فرمایا
''کئی ورہے میں دنیا ویکھی' ایہہ نتیجہ پایا
اکھ امیراں اندر مینوں' اتھرو نظر نہ آیا''(۱)
ایہہ سنگدل ایہہ ظالم بندے' رحم نہ ہرگز کھاندے
مسکیناں دا حق نہ دیندے' اُلٹا کھوہ لے جاندے

---

(۱) فرمودۂ اقبالؒ

سالہا اندر جہاں گردیدہ ام
نم بچشم منعماں کم دیدہ ام
خیر و خوبی بر خواص آمد حرام
دیدہ ام صدق و صفا را در عوام

ترجمہ: میں کئی برسوں تک دنیاو جہاں میں گھومتا پھرتا رہا لیکن میں نے امیروں اور دولت مندوں کی آنکھوں میں کبھی آنسوؤں کی نمی نہیں دیکھی۔ خاص لوگوں یعنی وی آئی پی کا درجہ رکھنے والوں پر نیکی' اچھائی اور خوبی حرام ہے۔ میں نے صدق وصفا اگر کہیں دیکھی ہے تو وہ غریبوں میں نظر آئی ہے۔ امرا اس سے محروم ہیں۔ (اقبالؒ)

Marfat.com

پڑھن نمازاں، نعتاں نالے، خوب نمائشاں کر دے
ککڑ مرغ پلاؤ کھاون، پیٹ نہ بھروی بھر دے
کانٹی نینٹل اندر جا کے، اُچے راگ الاون
تعریفاں وچ اک دوجے نوں، اَسمانیں پہنچاون
مرغ مرغن زردا[1] پلاؤ، دن تے راتیں کھاندے
لیکن کسے غریب دے ہتھ وچ، پیسہ نہیں پکڑاندے
چہرے اُتے اینہاں لوکاں ''بورڈ'' لگائے ہوئے
جنھاں اوپر ''رنگ اسلامی'' خوب سجائے ہوئے
چُھریاں پھیرن ناداراں تے، حق حقوق نہ دیندے
ذبح کریندے دلگیراں نوں، نام خدا دا لیندے
عمرے، حج کریندے اکثر، لوکاں نوں دکھلاون
ناداراں دی جھولی دے وچ، خیر نہ ہرگز پاون
جہندا کوئی ہمسایہ کنبہ، بھکا ننگا سووے
حج نہ عمرہ نہ قربانی، اوہندی جائز ہووے
جو کوئی لوکاں تائیں یارو! دکھ ایذا پہنچاوے
ایہہ حدیث مبارک ہے اوہ ''کعبۃ اللہ ڈھاوے''

---

[1] زردہ

Marfat.com

پڑھو نمازاں رکھو روزے، دین نہ اس نوں کہندے
دین ہے اس توں اگے یارو لوک سیانے کہندے
"سدھے راہ چلاویں ربا!" روز دعا منگیندے
پھر اوہ کیہڑا سدھا رستہ؟ غور نہ آہیں کریندے
"رستہ اونہاں لوکاں دا انعام جنہاں نے پائے
تے رضا الٰہی خاطر، مال تے جان لٹائے"
راہ خدا وچ اج دے مومن پیسہ خرچ نہ کردے
پڑھن نمازاں، رکھن روزے، حج ہزاراں کردے
نہ زکوٰۃ نہ صدقہ دیندے، نہ خیراتاں کردے
ایسے خاطر اکثر بندے بھکھے، ننگے مردے
ہاں جے کوئی سیاسی لیڈر، گھر اینہاں دے آوے
اینہاں کولوں لکھ ہزاراں اوہ لیڈر لے جاوے
دن تے رات نمود نمائش ہے اینہاں دا ہے شیوہ
ایسے پاروں ساری عمرے کھاندے رہندے میوہ
وچ سورت ماعون دے لکھیا "کھانا دیہو مسکیناں
پوری کرو ضرورت ساری معاف ہوون تقصیراں"

Marfat.com

چوداں جگہ تے وچ قرآنے حکم خدائی آیا
''مسکیناں نوں کھانا دینا گھر جا کے'' فرمایا
اک دن پچھیا پاک نبیؐ توں اک صحابی پیارے
یا رسولؐ ایہہ دسو سانوں ''مسکیں'' کون وچارے؟
''جو بندہ نہ ہتھ پھیلاوے' نہ ہی در کھڑکاوے
نہ سوال کرے کسے نوں' نہ رووے کُرلاوے
اوہ ''مسکین'' پچھانوں لوگو! اوہ اللہ دا بندہ
بُھکھا مردا۔ لیک کسے نوں مول سوال نہ کردا
ایہہ تعریف نبیؐ اللہ نے مسکیناں دی کیتی
ایہہ کہانی شاعر لکھی شاید ہے ہڈ بیتی
تفسیراں دے لکھن والے! ایہہ بھی لکھدے آئے
منگن توں مسکین نماناں۔ ہر ویلے شرمائے
تاجر نوں جد وچ تجارت گھاٹا پے پے جاوے
کوشش کرے تے پھر وی اوہنوں' پیسہ ہتھ نہ آوے
یا پھر کوئی ربدا بندہ وچ شکنجے آوے
دفتر وچوں کڈھیاں جاوے' تے بیکار کہاوے

Marfat.com

یا اوہ کسے بیماری ہتھوں کم کرے نہ کوئی
واجب ہے امداد اینہا دی ہر مومن تے ہوئی
ایہہ بندے نے بندیاں کولوں، مول کدی نہ منگدے
بچے بھکھے مردے بھانویں، منگن توں ایہہ سنگدے
جد تک اپنے پیراں اوپر کھڑے نہ اوہ ہو جاون
تد تک کرو ضرورت پوری، نبی اللہؐ فرماون
کرو امداد ایہہ نال خموشی، نہ احسان ایہہ کوئی
حق اوہناں دا واپس دتا، ایہہ بشارت ہوئی
اللہ دی خوشنودی خاطر ہووے سب ورتارا
اوہ خالق اوہ رازق سب دا اسدا اڈ پسارا
اوہو رزق تُہانوں دیندا، اوہو کھوہون والا
اوہو عزت ذلت دیندا، سب کچھ دیون والا
اوہو دے ہدایت سب نوں اوہ گمراہی دیندا
اوہو دے توفیق سبھاں نوں، سب دے کم کریندا
اوہندا شکر کرو دن راتیں، ذکر کرو لکھ واری
اوہندا حق ادا نہ ہندا، یارو عمراں ساری

Marfat.com

جو کُجھ منگو اُس توں منگو اُوہا رازق ساڈا
زمیں آسمان بنائے اوہنے اوہا خالق ساڈا
بدر مُنیر توں...... سب کچھ چھڈ کے کر اوہندی مزدوری
ویکھیں کویں عنایت کردا تینوں اوہ کستوری
اوہ تے گندیاں مندیاں بندیاں سینے نال لگاوے
چل اوہندے دروازے چلیئے ''خیر'' یقیناً پاوے
جو دروازے اُس دے جاوے خالی مول نہ آوے
پوریاں ہون مراداں نالے دل دا مقصد پاوے
اوہ رب جنھے نوحؑ دا بیڑا پار لگا وکھایا
حضرت یونسؑ مچھلی پیٹوں زندہ باہر آیا
اوہ رب موسیٰؑ خاطر جس نے نیلوں راہ بنایا
اوہ رب جس تے عیسیٰؑ تائیں اسمانیں پہنچایا
اوہ رب جس نے ''خاص بندے'' نوں اسریٰ سیر کروائی
جنت دوزخ سب وکھائے نالے ''دید'' کرائی
اوہ رب جس نے شاناں دتیاں پاک نبی سرورؐ نوں
رُتبہ دتا کرن شفاعت ساڈی روز حشر نوں

Marfat.com

اُس دی خاطر بخشیں ربا! کردے دُور مصائب
عُقدے حل ہو جاون سارے، دکھ ہو جاون غائب
عزت دیویں، عظمت دیویں، اندر دوہاں جہاناں
تیرا بندہ "تیرا ہووے"، وچ زمیں آسماناں
جُرعہ عشق نبیؐ دا بخشیں، نالے بخش شہادت
دفن ہوواں میں شہر مدینے، مینوں! دے سعادت
خدمت کراں میں دین نبیؐ دی، نالے لِکھاں سیرت
دن تے راتیں کراں عبادت، ایہو میری نیّت
سیرت لکھاں پاک نبیؐ دی، تے شرح قرآنی
سینہ کھول تے، فرصت دیدے، فضل ہووے سُبحانی
نام بدؔر دا زندہ رکھیں، ساری دنیا اندر
لوگ دعاواں دیون مینوں، کم کراویں سندر

☆☆☆

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

Marfat.com

حمد و نعت

کس قدر اے صاحبو! مجھ پر ہے اللہ کا کرم!
آ کھڑا ہوں بہرِ سجدہ پیشِ دیوارِ حرم
میں کہاں؟ اور یہ شرف یابی کا دروازہ کہاں؟
یہ فقط اُس کی عنایت ہے فقط اُس کا کرم
لکھ نہیں سکتا کوئی اوصاف ربِّ مصطفیٰؐ
ساری دنیا کے درختوں کے جو بن جائیں قلم
سب سمندر ہوں سیاہی اور لکھیں سب کے سب
حشر تک اللہ کی تعریفات کیا ہوں گی رقم
ہے تقاضا شوق کا سجدے کروں میں جا بجا
یہ جگہ وہ ہے پڑے کل جس پہ حضرتؐ کے قدم
ہے یہی مکہ جہاں سے وہؐ مدینے کو گئے
آج تک تازہ نظر آتے ہیں سب نقشِ قدم
یہ وہ خطہ ہے جہاں دن رات وہؐ چلتے رہے
ان جگہوں پر اُن کی ذاتِ پاک پر ٹوٹے ستم
یہ صفا اور مروہ ہیں جن سے کہ پھوٹی روشنی
جس سے جگمگ ہو گئے سب راستوں کے پیچ و خم

Marfat.com

نسلِ آدم کو دیا خیر البشرؐ نے یہ پیام
سرِ بجز خالق کسی کے سامنے اب ہو نہ خم

فائدہ کچھ دے نہیں سکتے بُتانِ آزری(۱)
بے گماں، بے منزلت ہیں، خود تراشیدہ صنم

اپنے جسموں سے یہ مکھی تک اُڑا سکتے نہیں(۲)
پتھروں سے کچھ توقع، لغو ہے، حق کی قسم

یاد رکھو! ہے سزا وارِ عبودیت وہی
خالق ارض و سما اور مالکِ لوح و قلم

بدرؔ! کوئی شک نہیں، یہ بات سچی بات ہے
مصطفیٰؐ کے حکم سے پھرنا ہے انسانوں کو سم(۳)

(اس حمد و نعت کے بیشتر اشعار ۱۹۸۶ء میں حج بیت اللہ کے موقع پر لکھے گئے۔)

---

(۱) آزر کی طرح کسی کو بھی پتھروں سے تراشے ہوئے بت کوئی فائدہ نہیں دے سکتے۔

(۲) "یہ لوگ تو ایک مکھی بنا سکتے ہیں اور نہ اُس سے کچھ واپس لے سکتے ہیں۔ جو وہ ان سے چھین کر لے جاتی ہے"۔

اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ وَاِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَیْئًا لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ۔

ترجمہ: اللہ کے سوا جن بتوں کو تم پوجتے ہو اگر سارے (بت) جمع ہو جائیں تو ایک مکھی بھی نہ بنا سکیں اور مکھی ان سے کچھ چھین لے تو یہ اُس سے (وہ چیز) چھڑا نہ سکیں، دراصل طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں۔ (حوالہ الحج، آیت ۷۳)

(۳) سم: بمعنی زہر

Marfat.com

احوالِ اُمّت

اے خدائے دو جہاں! جلوے تیرے ہیں چارسو
ہر زُباں پر ہے رواں دن رات ذکر اللہ ہو
عاصی و خاطی ہیں ہم، کچھ بھی سہی ربّ کریم!
نام لیتے ہیں ترا، حاضر ہیں تیرے رُوبرو
آج کل ہے پوری اُمت درد و غم میں مبتلا
خونِ مسلم سے ہے رنگیں، یہ جہانِ رنگ و بو
چارسو ارزاں ہوا ہے اہل ایماں کا لہو
ایک محشر ہے بپا، قریہ بہ قریہ کو بہ کو
نام لیوا آپؐ کے ہیں ہر جگہ زیرِ عتاب
قاہر و غالب ہوئے ہیں اہل ایماں پر عدُو
دست بستہ آپؐ کی خدمت میں ہے یہ عرضِ غم
لٹ نہ جائے آپؐ سے وابستگاں کی آبرو
ہے گلستانِ نبیؐ پر چھا گئی افسردگی
ہے دعائے بدرؔ یارب ! مرحمت فرما نمو

Marfat.com

نعت کیا ہے؟

نعت جذب و شوق کی ہے اک اَدائے دل نشیں
نعت شاعر کی تمناؤں کا، اِک خوابِ حسیں(۱)
نعت قندیلِ محبت، نعت شمعِ زندگی
نعت نورِ قلب و جاں ہے، نعت نورِ بندگی
نعت ہے تفسیرِ قرآن و حدیثِ مصطفیؐ
نعت ہے تذکارِ محبوبؐ و محبؐ کبریا
نعت ہے گلدستۂ گل ہائے رنگین و حسیں
لالہ و گل، نرگس و سوسن، گلاب و یاسمیں
نعت ہے مدح و ثنائے سیدؐ خیر الانام
راہ میں آتے ہیں جس کے سخت اور مشکل مقام
نعت کیا ہے؟ دھار ہے تلوار کی یا پل صراط
جس پہ چلنے کا ہے کس میں حوصلہ؟ کس کی بساط
نعت ہے اِفراط اور تفریط سے بچنے کا نام
نعت ہے حشو و زواید سے سنبھل جانے کا نام

---

(۱) انجمن فقیران مصطفیٰ فیصل آباد نے ۳۰ اپریل ۲۰۱۰ء کو محولہ بالا مصرع پر طرحی مشاعرہ کا انعقاد کیا جس میں پندرہ بیس شعرائے کرام نے مصرعِ طرح پر نعتیں پیش کیں، یہ مشاعرہ راقم کے زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ اختتام پر اس فقیر بے نوا کو خوبصورت شیلڈ پیش کی گئی۔

Marfat.com

نعت توفیقِ خداوندی کا اِک اظہار ہے!
جس کو یہ نعمت ملے اُس کا سفینہ پار ہے
نعت سے تشکیک کے کہسار ہوتے ہیں نگوں
نعت سے تخمین و ظن کے دَشت' ویران و زُبوں
نعت کیا ہے؟ داستانِ خواجۂ بدر و حُنین
نعت کیا ہے؟ تازہ کرنا آج پھر رسمِ حُسینؓ
نعت ہے صدیقؓ اکبر کی صداقت پر عمل
نعت ہے فاروق اعظمؓ کی عدالت پر عمل
نعت ہے عثمانِؓ ذیشاں کی سخاوت پر عمل
نعت ہے خیبرؓ کے فاتح کی شجاعت پر عمل
نعت ہے شبیرؓ کے شوقِ شہادت پر عمل!
نعت ہے حضرت ابوذرؓ کی قناعت پر عمل
نعت ہے نورِ ہدایت اور بشارت پر عمل
نعت ہے حسانؓ ثابت کی روایت پر عمل
نعت کیا ہے سوزِ رومیؒ ' نعت ہے عشقِ اویسؓ
نعت ہے دشتِ جنوں میں' جستجو لیلائے قیس
نعت سے ہوتی ہے صبح نعت ہی سے شام ہے
نعت ہی آغازِ ہستی' نعت ہی انجام ہے

Marfat.com

نعت ہے ظفر علی[1] کا دبدبہ و طنطنہ
نعت ہے اقبالؒ کا سوز و سرور و ولولہ
نعت سے سجدوں میں ملتا ہے سرورِ سرمدی
نعت اہلِ دل کو دیتی ہے شعور و آگہی
نعت سے ہوتا ہے حاصل سوزِ دل، نورِ یقیں
نعت قلب و جاں کی راحت، نعت سے روشن جبیں
نعت ہی سے عرش و کرسی، نعت سے لوح و قلم
نعت ہی سے ہے فروغِ زندگانی دَمبدَم
نعت کیا ہے؟ درحقیقت سُنَّتِ پروردگار
نعت ہے حور و ملائک کا وظیفہ اور شعار
نعت کیا ہے؟ در حقیقت علم و حکمت کا جمال
نعت کیا ہے؟ در حقیقت عشق و رِقَّت کا جلال
نعت کیا ہے؟ در حقیقت موجۂ دریائے نور
نعت کیا ہے؟ در حقیقت دولت فہم و شعور
نعت کیا ہے؟ اشک ہائے تر سے موتی رولنا
آنسوؤں سے بات کرنا، منہ سے کچھ نہ بولنا
نعت کیا ہے؟ شہر طائف میں مظالم کا بیاں
سر سے پاؤں تک رسول اللہؐ کا تھا خوں رواں

---

[1] ظفر علی سے مراد بلند پایہ شاعر مولانا ظفر علی خاں ہیں۔ (س۔پ)

Marfat.com

نعت کیا ہے؟ یاد کرنا قصہ ہائے درد و غم
اہل مکہ کے رسولؐ پاک پر ظلم و ستم
نعت کیا ہے؟ تازہ کرنا رسم مولائے بلالؓ
نعت کیا ہے؟ یاد کرنا رنج و غم کے ماہ و سال
نعت کیا ہے؟ تپتے انگاروں پہ بھی پڑھنا درود
نعت تلواروں کے سائے میں مسلماں کے سجود
نعت کیا ہے؟ دل کے ٹوٹے تار پھر سے جوڑنا
اور اُن کو گنبدِ خضرا کی جانب موڑنا
نعت کیا ہے؟ کملی والے سے تعلق جوڑنا
ماسویٰ اللہ سے بتوں سے رشتے ناطے توڑنا
نعت کیا ہے؟ دردمندوں کی نوائے دردناک
نعت کیا ہے؟ اہل فرقت کی صدائے سوزناک
نعت کیا ہے؟ بندۂ مومن کی اک بانگِ اذاں
کفر و استبداد کے ظلمت کدوں کے درمیاں
نعت کیا ہے؟ اک قصیدہ ہے رسولؐ پاک کا
نعت کیا ہے؟ تذکرہ ہے صاحبؐ لولاک کا
نعت کیا ہے؟ تپتے صحراؤں میں نخلِ سایہ دار
نعت کیا ہے؟ بارشِ رحمت میانِ ریگ زار

Marfat.com

نعت کیا ہے؟ دشت ویراں میں ہویدا مرغزار
نعت کیا ہے؟ چشمۂ اُلفت سے موجوں کی پھوار
نعت صحراؤں کے اندر ایک نخلستان ہے
نعت کفرستان میں گویا کہ پاکستان ہے
نعت بخشش کا ذریعہ' نعت جنت کی کلید
نعت' دربارِ رسالتؐ تک رسائی کی نوید
نعت ہے توصیف کا اک سلسلہ در سلسلہ
تا اَبد جاری و ساری' مرحلہ در مرحلہ
نعت کیا ہے؟ ہر گھڑی لب پہ رہے ذکر حضورؐ
نعت کا حاصل ہے کیا؟ دل کا سکوں' جاں کا سرور
نعت کیا ہے؟ دل کے گلشن میں بہاروں کا پیام
نعت کیا ہے؟ بندۂ عاصی کا آقاؐ کو سلام
نعت کیا ہے؟ اعترافِ عزّ و شانِ مصطفیٰؐ
نعت کیا ہے؟ مدحت خیر البشر خیرالوریٰؐ
نعت کیا ہے؟ عشق و مستی' اُلفت و سوز و گداز
نعت کیا ہے؟ اہل دل کے واسطے عجز و نیاز
نعت کیا ہے؟ نامۂ جبریلؑ کا اک نام ہے
نعت کیا ہے؟ یہ خدا کا آخری پیغام ہے

Marfat.com

نعت کیا ہے؟ بدرِؔ غمگیں کی نوائے رنج و غم
زندگی بھر جس کی جانِ زار پر ٹوٹے ستم
نعت کیا ہے؟ درحقیقت نالۂ اہل فراق
نعت ہے مدحِ محمدؐ صاحبِ تاج و براق
نعت کیا ہے؟ درد کے قصوں کی گٹھڑی پھولنا
پھر حسیں لفظوں میں ان کو جان و دل سے تولنا
نعت کیا ہے؟ دل فگاروں کا مدینے کو سفر
نعت کیا ہے؟ گنبدِ اخضر کی جانب اک نظر
نعت کیا ہے؟ قلب عاشق کا مدینے میں قیام
پیش کرنا آنسوؤں کی جھالریں باادب
نعت دربارِ نبوت میں فقیروں کا سلام
نعت، مہجوروں، یتیموں اور اسیروں کا سلام
نعت کیا ہے؟ بیکسوں اور بے نواؤں کی پکار
حسرتوں، ناکامیوں اور التجاؤں کی قطار
نعت کیا ہے؟ دل کے زخموں کیلئے خاکِ شفا
نعت کیا ہے؟ دردمندوں کے لئے آبِ بقا
نعت کیا ہے؟ در حقیقت چشمِ شاعر کا وضو
نعت ہی سے بدرؔ! تیرے شعر کی ہے آبرو

مطبوعہ ماہنامہ ''نعت'' لاہور۔ سہ ماہی ''قرطاس''۔ ماہنامہ ''بتول'' لاہور۔ ماہنامہ عفت راولپنڈی

Marfat.com

نعت خیر الوریٰ ﷺ

اے امامؑ الانبیاء ! اے رہنمائے اولیاء
ہادیٔ جنّ و بشر! اے پیکرِ صدق و صفاء
خواجۂ کونین، ختم المرسلین، بدرُ الدُّجیٰ
منبعؑ عرفان و حکمت، شافعؑ روزِ جزا
اے مُبَشّرؑ! اے مُطّہر صاحبؑ جود و سخا
اے شفیعؑ و اے مزمل ! اے حبیبؑ کبریا
اے مرے ملجا و ماویٰ ! اے نبی محترمؑ
تاجدارؑ ہر دو عالم! اے رسولِؑ محتشم
مرکزؑ نور و ہدایت، چشمۂ علم و ہُنر!
قولِ اطہر، قولِ فیصل، بات ہر اک مُعتبر!
اے رئیسؑ الانبیاء و اتقیاء واسخیاء
ظلمتوں کی وادیوں میں آپؑ ہیں شمس الضحیٰ
آپؑ ہیں خیر الوریٰ، نور الہدیٰ و خوش خصال
آپؑ ہیں صدر العلیٰ، کیف الوریٰ، شیریں مقال
صاحبؑ یاسین و طٰہٰ، مصطفیٰؑ و مرتضیٰؑ
حاملؑ قرآن و فرقاں، مجتبیٰؑ و منتہیٰ

Marfat.com

صادق الوعد الامیں، میرِ اُمم، خیرالانام
بارگاہِ کبریا میں آپؐ کا ارفع مقام
سطوتِ توحید قائم' آپؐ کے دم سے ہوئی
توڑ ڈالے آپؐ نے لاکھوں بُتانِ آزری
نغمۂ توحید سے گونجے زمیں و آسماں!
کعبۃ اللہ سے بتوں کے مٹ گئے نام و نشاں
اے متاعِ دین و دُنیا چارۂ قلبِ حزیں
میرے مولاؐ ! میرے آقاؐ ! حاملِ صدق و یقیں
ساقیؐ تسنیم و کوثر ! دافعِ رنج و بلا
مخزنِؐ انوار و حکمت! صاحبؐ فقر و غناء
آپؐ کے دَم سے ہے جاری' چشمۂ نور ہدیٰ!
ذوق و شوق و جذب و مستیؔ سوز و سازِ اتقاء
راحتؐ آشفتگاں' آزُردگان و عاشقاں
باعث تسکین مہجوراں' سراجؐ سالکاں
اے جمالِ کبریائیؐ ! اے جلال اللہ ہو!
آپؐ کی چشم عنایت' مُنتہائے آرزو

Marfat.com

پتھروں(۱) کو آپؐ نے بخشا ہے فیضانِ نظر
چومتے ہیں جن کو ذوق و شوق سے حضرت عمرؓ
ظلمتوں(۲) سے نور کی جانب ہے سرگرم سفر
کاروانِ سخت جاناں، اُمّت خیر البشرؐ
اے مُشرفؐ ! اے مُقربؐ ! صاحبؐ خلقِ عظیم
پھر عطا ہو قوم و ملّت کو وہی فوزُ العظیم
باعثؐ تکوین عالم ! اے مرے مشکل کشا!
آپؐ کا اک نام لیوا ہے، گرفتارِ بلا
بندۂ درماندہ و خوار و زُبون و جاں بلب
آپؐ کی چشمِ کرم گستر کا طالب روز و شب
قطرہ ہائے خونِ دل سے آج کل اپنا وضو
کر رہا ہے بدرِ مضطر، تشنہ جام و سبو

(مطبوعہ روز نامہ جنگ ۱۹۸۱ء سرورق پر)

---

(۱) پتھروں سے مراد ''حجر اسود'' ہے جس کے بارے میں خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ ''اے حجر اسود! اگر تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بوسہ نہ دیا ہوتا تو تو میرے لئے محض ایک پتھر ہوتا''۔

(۲) تلمیح ہے آیہ شریفہ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ یعنی ''اللہ کام بنانے والا ہے ایمان والوں کو نکالتا ہے اندھیروں سے اُجالوں کی طرف یعنی اندھیروں سے اُجالوں کی طرف لے جاتا ہے''۔ (البقرہ آیت ۲۵۷)

Marfat.com

نعت رسالت مآب ﷺ

ہر نگاہِ فتنہ خو سے پاک تر، مجوب تر
باخدا ہیں آپؐ خوبانِ جہاں سے خوب تر

والدین(۱) اولاد سے، ہر قیمتی شے سے عزیز
آپؐ بہتر، آپؐ برتر، آپؐ ہیں محبوبؐ تر

آپؐ کے عشق و محبت سے رہا محروم جو
دین و دُنیا میں یقیناً ہے وہی مغضوب تر

آپؐ نے تصدیق کر دی، ہم نے آمنّا(۲) کہا
عمر گزری ڈھونڈتے اور وہ رہا مجوب تر

چلتے چلتے عشق کے رستے میں آتا ہے مقام
''چوں رسولؐ پاک گردد، از خدا محبوب تر''(۳)

---

(۱) تلمیح بہ حدیث نبوی: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔ (بخاری شریف جلد اوّل ص ۷)
''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ مجھے اپنے والدین، اولاد، تمام اعزہ و اقارب، مال و زر حتیٰ کہ اپنی ذات سے زیادہ عزیز اور محبوب نہ سمجھے''۔

(۲) معراج النبیؐ کے واقعہ کے بعد ابو جہل نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے طنزیہ کہا کہ آپ کے پیغمبرؐ نے اب آسمانوں کی سیر کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فوراً جواب دیا: آمنّا وَصَدَّقْنَا (تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص: ۲۴۸)

(۳) علامہ اقبال کا مصرع بہ تغیر ادنیٰ ماخوذ از ''اسرار و رموز''۔

معنی حرفم کنی تحقیق گر   بنگری با دیدۂ صدیقؓ گر
قوتِ قلب و جگر گردد نبیؐ   از خدا محبوب تر گردد نبیؐ

Marfat.com

کامیاب و کامراں ہوگا وہی دارین میں
نام جس کا، کام جس کا، آپؐ سے منسوب تر

ملت اسلام کی حالت کروں میں کیا بیاں؟
کفر و باطل کے مقابل آج ہے مغلوب تر

مشرق و مغرب میں ہر جا ظالموں کا راج ہے
اور مسلم ہر کہیں مغضوب تر، معتوب تر

عشق و مستی سے ہوئی محروم قومِ ہاشمیؐ
مبتلائے لہو و عصیاں، جہل سے مغلوب تر

زندگی بھر ظلم سے اور جبر سے لڑتا رہا
ہو نہ پایا میں کسی فرعون سے مرعوب تر

زندگی جبرِ مسلسل اور کرب بے کراں
میں صلیب دہر پر دن رات ہوں مصلوب تر

جُرعۂ عشقِ نبیؐ چکھنے کی حسرت ہے سعیدؔ
جو شراب لالہ گوں سے ہے مجھے مرغوب تر

بدرؔ بھی اور قوم بھی دونوں پڑے ہیں جاں بلب
آپ کی چشمِ عنایت، زود تر، مطلوب تر

(مطبوعہ: روزنامہ امروز ... روزنامہ نوائے وقت، لاہور)

Marfat.com

ارمغانِ نعت

سر جھکا کر آ گیا ہے آپؐ کے در پر حضورؐ!
اک گدائے بے نوا، اک مورِ بے برگ و شعور!
دل میں درد و سوزِ کی لذت، لبوں پر ہے دُرود
آپؐ کی شفقت کا طالب، شافعؐ یومِ نشور
آپ کے فیض و کرم پر ہے مدارِ زندگی
آپؐ ہیں بیشک فروغِ صبح اعصار(۱) و دُہور(۲)
آپؐ ختم الانبیاء ہیں، اور شاہد اس پہ ہیں
حشر تک قرآن و انجیل، اور تورات و زُبور
تیرگی ہی تیرگی چھائی ہوئی تھی چار سو
ایسی ساعت میں ہوا صبح سعادت کا ظہور
خشک صحرا میں بگولوں کے سوا کچھ بھی نہ تھا
ابرِ رحمت سے گل و گلزار ہے دشت شعور
آفتابِؐ علم و عرفاں، ماہتابؐ عشق و سوز
ابرِ احسان و عطا، سرنامۂ آیاتِ نور
اک اشارے سے ہوا، شق القمر کا معجزہ
رہ گئے مبہوت و ششدر، کافرانِ پرفتور

(۱) اعصار، عصر کی جمع، مراد زمانہ (۲) دہور دہر کی جمع، مراد زمانہ

Marfat.com

آپؐ کے لطف و کرم سے کامراں مردِ حبش(۱)
فارسی(۲) فیضِ نبوت سے ہے با وقر و شعور

ایک آہِ نارسا ہے طالبِ چشمِ کرم
آپؐ کے در کا ہے خواہاں، ایک قلبِ ناصبور

ہر نہالِ کربلا ہے بے ثمر بے برگ و بار
یوسفِ بے کارواں ہے، منزل و مقصد سے دُور

بن گئی جبرِ مسلسل آج! اپنی زندگی
رُوح مردہ، جاں فسردہ، شیشۂ دل چور چور

فائز مند ہوئے ہیں بے ضمیر و بے اصول
میں صلیبِ جور پہ لٹکا ہوں بے جرم و قصور

اَرمغانِ نعت لایا ہوں بصد عجز و نیاز
"گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف" میرے حضورؐ!

ایک مُدت سے اسیرِ غم ہے یہ بدرِ حزیں
آپؐ کی بس اِک نظرؐ ہے دین و دنیا کا سرور

(مطبوعہ: روزنامہ نوائے وقت ۔ لاہور)

(۱) "مردِ حبش" سے مراد سیدنا حضرت بلالؓ ہیں جن کا تعلق ملک حبش یا حبشہ سے تھا جسے ابی سینیا بھی کہتے ہیں۔

(۲) "فارسی" سے مراد حضرت سلمان فارسیؓ ہیں جن کا ایران سے تعلق تھا۔ جنگ احزاب میں مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودنے کا مشورہ حضرت سلمانؓ ہی نے دیا تھا جسے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبول فرمایا۔ حضرت عمرؓ نے ایران کی فتح کے بعد انہیں وہاں کا گورنر مقرر کیا۔

Marfat.com

اشکِ ندامت

(جولائی ۱۹۸۶ء میں حج بیت اللہ کی سعادت کے حصول سے قبل حجاز مقدس روانگی کے موقع پر لکھی گئی)۔

خوشا ! اشک ندامت جو گنہگاروں کے کام آیا
اچانک اُن کی جانب سے حضوری کا پیام آیا
میں اس قابل نہ تھا ہرگز مگر اُن کی عنایت ہے
کہ آخر خود بخود مجھ تک بھی اُن کا دورِ جام آیا
''سن!(۱) اے میری غریبی کا تماشا دیکھنے والے''
نہ ہوں قسمت پہ کیوں نازاں؟ مجھے اُن کا سلام آیا
اگرچہ مبتلائے گمرہی میں بھی رہا برسوں
مگر آنکھوں سے خوں ٹپکا جو لب پر اُن کا نام آیا
متاعِ زیست ہے بس درد و سوزو آرزومندی
یہی تھا زادِ راہ اپنا جو درویشوں کے کام آیا
بہت مایوس تھا لیکن خدا کی خاص رحمت ہے
محمد ﷺ کی غلامی کا ہے نامہ میرے نام آیا
محمد ﷺ کی غلامی ہے شہنشاہی و فغفوری
غلام اُن کا ہمیشہ ہر جگہ سے شاد کام آیا

---

(۱) حکیم الامت علامہ اقبال کا مصرع، ماخوذ از بال جبریل

Marfat.com

شہادت میرے دعویٰ کی قتیبہ(۱) اور طارق(۲) ہیں
محمدؒ ابن قاسم(۳) ہند میں ماہِ تمام آیا

مجھے بھی بخشش دیں مولا سند اپنی غلامی کی
میں چند آنسو لئے' اے سیّد والا مقام آیا

بروز حشر جب وہ نامہٗ اعمال دیکھیں گے
''کہیں گے اس کو آنے دو'' محمد ﷺ کا غلام آیا

بہت مظلوم ہو بیشک مگر آہ و بکا کیوں ہے؟
سنبھل اے دل! ادب لازم! درِ خیرالانامؐ آیا

---

(۱) قتیبہ بن مسلم' عہد امیہ کے مشہور مسلمان جرنیل' جنہوں نے ایران وتوران کے علاوہ اقصائے چین تک کئی علاقے فتح کیے اور مشرق میں اسلام کی دھاک بڑھا دی۔ افسوس! خلیفہ سلیمان بن عبدالملک نے اُنہیں جیل میں ڈال دیا اور پھر مروا دیا۔

(۲) طارق بن زیاد: اموی عہد کے مشہور جرنیل جنہوں نے موجودہ سپین (ہسپانیہ) فتح کیا۔ کشتیاں جلانے کا واقعہ انہی سے منسوب ہے جسے علامہ اقبال نے فارسی زبان میں نظم کیا ہے۔

طارق چوں برکنارۂ اندلس سفینہ سوخت
گفتند کار تو بہ شریعت کجا رواست

روایت ہے کہ طارق کو خواب میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نے فتح ہسپانیہ کی بشارت دی تھی۔

(۳) محمد بن قاسم: عہد اموی کا کم سن مسلمان جرنیل جس نے صرف ۱۷ سال کی عمر میں حجاج بن یوسف گورنر عراق کے حکم پر سندھ کے ظالم راجہ داہر کی قید سے مسلمان خواتین کو رہا کرانے کیلئے حملہ کیا اور فتح یاب ہوا' اس طرح سندھ پر پہلی بار اسلام کا پرچم لہرایا۔ محمد بن قاسم نے اروڑ کے مقام پر پہلی مسجد تعمیر کی جس کے نشانات آج بھی موجود ہیں۔ اس کو بھی سلیمان بن عبدالملک نے واپس بلا کر جیل میں ڈال دیا اور وہیں شہادت پائی۔

Marfat.com

''ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر''(۱)

جہاں پر سر جھکائے با ادب، ہر خاص و عام آیا
یہ وہ دربار ہے جس پر فلک بھی سرنگوں دیکھا
جہاں جبریلؑ جب آیا، بہ عجز و احترام آیا
یہاں آ کر اگر کوئی بلند آواز(۲) سے بولا
قسم اللہ کی وہ شخص، بے نیلِ مرام آیا
گلستانِ زمن میں گو ہزاروں تھے گل و لالہ
خلوص و مہر کا غنچہ، نہ کوئی میرے کام آیا
میرے آقاؐ! میرے مولاؐ! میرے ملجاؐ! میرے ماویٰ
گرفتارِ اَلم بدرِ حزیںؔ بہر سلام آیا

(مطبوعہ: روزنامہ امروز لاہور)

---

(۱) یہ شعر عزت بخاری کا ہے جسے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ارمغان حجاز کے آغاز میں درج کیا ہے ۔

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنیدؒ و بایزیدؒ ایں جا

عزت بخاری کا اصل نام عبدالولی تھا جو اورنگ زیب عالمگیر کے سیکرٹری تھے فارسی میں اُن کا ایک دیوان موجود ہے، زیادہ تر رجحان مذہب کی طرف تھا اس لئے اپنے کلام میں نعت پر بہت زور دیا۔ نواب علی وردی خاں نواب آف بنگال کے ساتھ بھی رہے، ۱۷۵۶ء اس کی وفات پر حیدرآباد دکن چلے گئے اور وہیں وفات پائی۔ (مصنف)

(۲) تلمیح بہ آیہ کریمہ: یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۔

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سے زیادہ اونچا اور بلند نہ کیا کرو یعنی چیخ چیخ کر نہ بولو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے۔

Marfat.com

اے حکیم نکتہ ور!

اے شہنشاہِ زمن ، میرِ حجاز
آپ شرق و غرب کے ہیں چارہ ساز
"اے وجودِ تو جہاں را نو بہار" (۱)
لُٹ چلا ہے عافیت کا لالہ زار
جذبۂ اخلاص کیا رُخصت ہوا
ہم سے ذوق آگہی بھی چھن گیا
چل گئی ہے ہر طرف ایسی ہوا
مٹ رہی ہے اب مروّت اور وفا
ہو گیا دشوار اب رزقِ حلال
ہو میسّر کس طرح صدقِ مقال
مل گیا ہے جن کو اُونچا مرتبہ
ہیں منافق اور مردانِ ریا

---

(۱) مصرع از علامہ اقبالؒ بحوالہ "مثنوی پس چہ باید کرد" نظم بعنوان "درحضور رسالت مآبؐ" اصل شعر یوں ہے۔

اے وجودِ تو جہاں را نو بہار ۔۔۔ پرتو خود را دریغ از من مدار

Marfat.com

ظلم و جور و شر کا ہے سکّہ رواں
مٹ گیا ہے عدل کا نام و نشاں
تھے مسلماں جو کبھی صاحب کمال
وہ گنوا بیٹھے ہیں سب جاہ و جلال
شوکت سنجر(۱) نہ اب جاہِ سلیم(۲)
کج کلاہ بھی ہیں فقیرِ بے گلیم
عورتیں بے باک' بے شرم و حیا
چاک ہے مردِ مسلماں کی قبا
شیطنت ہے چار سو غلبہ کناں
جہل سے معمور ہے سارا جہاں
گرمیٔ عشقِ بلالؓ و بوذریؓ(۳)
یہ متاعِ بے بہا بھی چھن چکی

---

(۱) سنجر: خاندانِ سلاجقہ کا آخری فرماں روا' جس کا شمار ایران کے بہترین بادشاہوں میں ہوتا ہے۔ وہ شجاع' کریم' ہنر پرور اور رعایا نواز تھا۔ بے شمار علماء وفضلاء اُس کے دربار سے وابستہ تھے۔ ۵۵۲ھ میں وفات پائی۔ پہلے بھی ذکر آ چکا ہے۔

(۲) سلیم: سلطنت عثمانیہ کا بہادر اور جری سلطان ۱۶/اپریل ۱۵۱۲ء میں تخت نشین ہوا اور ۲۱/ستمبر ۱۵۲۰ء میں وفات پائی۔ اُس نے یورپ کے کئی علاقے فتح کیے جن میں موجودہ سربیا' بوسنیا' پولینڈ اور دیگر کئی ریاستیں شامل تھیں۔ کہتے ہیں وہ دریائے ڈینیوب تک جا پہنچا تھا۔ اس طرح اُس نے یورپ میں اسلام کی دھاک بٹھا دی۔

(۳) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ: مشہور صحابی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبیلہ بنو غفار سے تعلق' مکہ میں اسلام قبول کیا اور وصال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک مدینہ ہی میں مقیم رہے۔ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے "شیخ الاسلام" کا لقب پایا۔ آپ درویش منش اور خوددار صحابی تھے' سرمایہ داری کے سخت خلاف تھے۔ حضرت عثمانؓ کے دور میں ایک جنگل میں' جا بسے وہیں بے بسی کے عالم میں وفات پائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت کے مطابق ایک قافلہ والوں نے کفنایا اور دفنایا۔ توکل اور قناعت میں بے مثال تھے۔

Marfat.com

ہے کہاں سوزِ دُروں؟ کیف حیات
زندگی انساں کی ہے مثلِ ممات
گرمی گفتار کے قائل ہیں ہم!
ہاں مگر اعمال سے غافل ہیں ہم
آپؐ کے در پر ہے حاضر کائنات
التفات! اے شاہِؐ طیبہ! التفات
اے انیسِؐ درد مندانِ جہاں!
آپؐ ہی کا نام ہے وردِ زباں
آپؐ کے چہرے پہ ٹھہری ہے نظر
آپؐ ہیں دارین سے محبوب تر(۱)
آپ نے بخشی بوصیری(۲) کو ردا
میری جانب بھی ذرا لُطف و عطا
بندۂ کمزور و لاغر جانِ زار
مُبتلائے درد ہائے بے شمار

(۱) حدیث پاک کی جانب اشارہ ہے کہ ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا' جب تک وہ مجھے اپنی جان' اولاد' ماں باپ اور دنیا کی ہر شئے سے زیادہ محبوب اور عزیز تر نہ رکھے''۔

(۲) امام بوصیریؒ: شرف الدین محمد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ' مشہور و معروف قصیدہ بردہ کے مصنف' فالج یا جذام کے مریض تھے' شفا کی امید نہ رہی تو خواب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں قصیدہ بردہ پیش کیا۔ آپ ﷺ

(بقیہ حوالہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)

Marfat.com

"شہسوارا ! یک نفس در کش عناں" (اقبالؔ)
بدؔر بھی ہے آپؐ کی جانب رواں
اے پناہِ بے کساں! شاہِؐ عرب!
"بندہَ خود را حضورِ خود طلب" (اقبالؔ)

☆☆☆

(بقیہ حوالہ) نے خوش ہوکر اپنی ردائے مبارک اُن کے کندھوں پر ڈال دی جس سے جان لیوا مرض جاتا رہا۔ مشہور مورخ نکلسن لکھتے ہیں کہ "بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے رات کو قصیدہ پڑھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چادر رحمت عطا فرمائی۔ صبح بیدار ہوئے تو وہی چادر جسم پر لپٹی ہوئی تھی"۔

ع خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

بزرگانِ دین کا فرمان ہے کہ مصیبت' بیماری یا شدید پریشانی کے عالم میں قصیدہ بردہ کے ورد سے اللہ تعالیٰ فضل وکرم فرماتا ہے اور رنج وغم والم اور مصیبت وابتلا سے نجات دیتا ہے۔ یہ نسخہ آزمودہ ہے جو میرے والدگرامی سائیں حکیم محمد یعقوب منیر قادری رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا۔ راقم نے بھی ایک شخص کو پڑھنے کا مشورہ دیا۔ چالیس ایام کے اندر اندر ہی اس کا کام بن گیا۔ اہل سنت وجماعت کے ممتاز عالم دین مولانا ابوالحسنات قادری نے بھی ترجمہ قصیدہ بردہ میں اس امر کی تصدیق کی ہے۔

Marfat.com

فریادِ اُمّت

محسن انسانیت ﷺ کی ولادت باسعادت

(الف) بعثت سے قبل زمانہ کی حالت زاراور نور ہدایت کی آمد

کشتی انسانیت گرداب میں تھی غوطہ زن
اور طوفانِ ہلاکت چار سو تھا موجزن
اہل رومہ عیش میں گم' اہل ایراں ہرزہ کار
مصر اور شام و عرب کا دیدنی تھا حالِ زار
چار سو معبود تھے لات و منات و اہرمن
پتھروں کو مان بیٹھے تھے خدا اہل زمن
دیوتاؤں کی پرستش' جا بجا اور کو بکو
گمرہی اور شرک کا سکّہ رواں تھا چار سو
ظلم و استبداد' جور و جبر اور غارتِ گری
ایک ادنیٰ فعل تھا اُن کے لئے عصمت دری
عورتوں کی عزت و حرمت نہ تھی پیش نظر
بیٹیوں کو دفن کر دیتے تھے زندہ بے بصر

Marfat.com

دفعتہً تاریکیوں کے ابر سارے چھٹ گئے
آسماں سے شرک و لادینی کے بادل ہٹ گئے
حبّذا! خورشید عالم تاب جلوہ گر ہوا
مشرق و مغرب کا ہر گوشہ مثالِ زر ہوا
ساعت راحت فزا آئی زمانے کے لئے
نور کی بارات ظلمت کو مٹانے کے لئے
دستک لاہوت پر رحمت کے دروازے کھلے
ہادیؐ عالم ہدایت کے لئے بھیجے گئے
غل ہوا کسریٰ کے ایواں زلزلے میں آ گئے
قصرِ قیصر کے در و دیوار سب تھرا گئے
گر گئے سجدے میں کعبے کی بتانِ آزری
یوں ہوا آغازِ دورِ انحطاطِ بت گری
نوعِ انساں غرق ذلت تھی گرفتارِ بلا
ڈوبتے لوگوں کو رحمت کا سہارا مل گیا
آسیائے ظلم میں جب پس رہی تھی کائنات
ظلم کے ماروں کو بخشی آپؐ نے آ کر نجات
مدتوں سے تھا خزاں دیدہ چمن اُجڑا ہوا
آپؐ نے آ کر اُسے لہکا دیا' مہکا دیا

Marfat.com

دیکھتے ہی دیکھتے چاروں طرف آئی بہار
پھول مہکے' چہچہائے طائرانِ مرغزار
ہر کہیں اہل چمن تھے' سربلند و مفتخر
ہو گئے سارے زمیں والے مؤقر' معتبر

(ب) عرض بحضور رسالت مآب ﷺ

کوثر و تسنیم کے مالکؐ! حبیبؐ کبریا
مہر و مہ ہیں آپؐ کے رُوئے منّور کی ضیاء
آپؐ کی ذاتِ مبارک سے درخشاں دوجہاں
آستانِ پاک پر جھکتا ہے بیشک آسماں
موجزن ہے آپؐ کی شفقت کا بحرِ بیکراں
پی رہا ہے آبِ زمزم ہر کوئی پیرو جواں
تربیت سے آپؐ کی سلمانؓ کو رُتبہ ملا
خاک ایراں سے اُٹھا افلاک کا ہمسر ہوا
آپؐ کی حُسنِ توجہ کا نمونہ ہے بلالؓ
مشرق و مغرب میں جس کی مل نہیں سکتی مثال
آپؐ کی آغوشِ رحمت سے وہ ٹھہرا معتبر
"سید(۱) و مولاؔ" جسے کہتے تھے سب اہل نظر

---

(۱) حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سمیت تمام صحابہ کرام سیدنا اور مولانا کہہ کر بلایا کرتے تھے۔

Marfat.com

(ج) سلام بحضور پرنور ﷺ

السلام اے جانِ رحمت! کعبۂ دُنیا و دیں
السلام اے صاحبِ جود و کرم ! نورِ مُبیں
السلام اے ہادیٔ برحق، حبیبِ کردگار
آپؐ مصباح الظلم ہیں، ظلمتوں میں نور بار
السلام اے فخرِ عالم! وجہ تخلیق حیات
درحقیقت آپؐ کے دم سے سجی ہے کائنات
السلام اے شہسوارِ مرکبِ رُشد و ہدیٰ
پرچم توحید آ کر آپؐ نے لہرا دیا
آپؐ ہیں شمس الضحیٰ، بدرُ الدجیٰ، نور الہدیٰ
آپؐ ہیں کہف الوریٰ اور آپؐ ہیں صدر العلیٰ
آپؐ کا ہے نامِ نامی، باعث تسکینِ جاں
آپؐ کی عظمت کا سکّہ چار جانب ہے رواں
آپؐ ہیں رافع ہمارے آج بھی اور کل بھی ہیں
آپؐ ہیں شافعؐ ہمارے آج بھی اور کل بھی ہیں
عشق کے ماروں کا قبلہ آپؐ ہیں، بس آپؐ ہیں
درد کے ماروں کا ملجا آپؐ ہیں، بس آپؐ ہیں

Marfat.com

ملت اسلامیہ کے درد کا درماں ہیں آپؐ
جملہ علت ہائے ملت کے شفا ساماں ہیں آپؐ
آ پڑی دُنیا اب آقا! آپؐ کے قدموں میں ہے
اس کے دردوں کا مداوا آپؐ کے قدموں میں ہے

(د) احوال اُمت اسلامیہ

حالِ مسلم کیا کہوں؟ کس درجہ ہے سنگیں ہوا
مشرق و مغرب ہمارے خون سے رنگیں ہوا
ہر کہیں ہیں بجلیاں اور قحط ہیں آلام ہیں
اہل ایماں ہر جگہ ناشاد ہیں ناکام ہیں
ظلم و جور و قہر کا سکہ رواں ہے چار سو
اور مسلماں ہیں ہدف قریہ بہ قریہ کو بہ کو
آج پھر افغانیوں پر ہے قیامت سر بسر(۱)
گر رہی ہیں بجلیاں سی ان کے جسم و جان پر
خانماں برباد پھرتے ہیں بچارے دربدر
پھر بھی باطل کے مقابل ہو گئے سینہ سپر

(۱) روس نے ۱۹۷۹ء میں افغانستان پر حملہ کر دیا۔ آٹھ سال یہ جنگ جاری رہی۔ چالیس لاکھ مہاجرین پاکستان میں پناہ گزیں ہوئے۔ پندرہ لاکھ شہید اور بیس لاکھ زخمی اور معذور ۱۹۸۵ء میں روسی فوجیں واپس گئیں اور روس کے حصے بخرے ہو گئے۔ افغان ابھی سنبھلنے نہ پائے تھے کہ امریکی اور اتحادی افواج نے حملہ کر دیا۔ افغانی اب تک پریشان ہیں۔

Marfat.com

ندیاں خوں کی رواں ہیں آج نورستان(۱) میں
لاکھوں آئے ہیں مہاجر بن کے پاکستان میں
حبشہ(۲) و فلپین(۳) کے سارے مسلماں جاں بلب
لڑ رہے ہیں زندگانی کی لڑائی روز و شب
آپؐ کے ہیں نام لیوا' آپؐ کے خدمت گزار
ہو رہے ہیں خوار و رُسوا' مبتلائے اضطرار
بصرہ و بغداد میں ہنگامۂ محشر بپا
سر زمین سعدیؒ و خیام ہے ماتم سرا
نام لیوا آپؐ کے باہم ہیں مصروف جدال
رات دن جاری برابر' مومنوں کا ہے قتال
سارے ایرانی' عراقی مبتلائے حرب و کرب
اور فلسطینی مجاہد منتشر تا شرق و غرب
اُن کی جدوجہد آزادی ابھی ناکام ہے
ان غریبوں پر ستم اور جور' صبح و شام ہے

---

(۱) نورستان: افغانستان کے ایک صوبہ کا نام' جہاں روسی افواج بے پناہ قتل عام کیا۔

(۲) حبشہ: حبشہ افریقی ملک ہے جس کے ساتھ سوڈان اور اری ٹیریا مسلمان ممالک ہیں۔ امریکہ نے وہاں اپنی افواج بھیج کر مسلمانوں کا قتل عام کیا اور آج کل بھی کام حبشہ کی عیسائی حکومت کر رہی ہے۔

(۳) فلپین یا فلپائن' مشرق بعید میں جزائر پر مشتمل علاقہ ہے جہاں عیسائی حکمران ہیں امریکہ ان کا حامی ہے' وہاں منڈا کے علاقہ میں مسلمان اکثریت میں ہیں جو برسوں سے آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

Marfat.com

گو ہوئی اہل عرب کو تیل کی دولت عطا
شوکت و قوت سے ہیں محروم اب تک باخدا
ہے جلالت اور شجاعت سے مبرا ہر کوئی
تیل کی دولت سے بھی بگڑی نہ ان کی بن سکی
چند لاکھوں نے کروڑوں کا کیا جینا حرام
لے نہ پائے آج تک صیہونیوں سے انتقام
اک قیامت سی بپا ہے خطۂ لبنان میں
اُمتی ہیں آپؐ کے بدحال ہندوستان میں
جرم اُن کا صرف یہ ہے آپؐ کا لیتے ہیں نام
شہر میں' قریہ میں' ہر جا ہے اُنہی کا قتل عام
اُن کی عزت' اُن کی عصمت بر سر نیلام ہے
بیکسوں کا ہر زمانے میں یہی انجام ہے
خطۂ کشمیر میں لاکھوں مسلماں زیر دام
کتنی صدیوں سے ہوئے مجبور و محکوم و غلام
آپؐ کے در پر کھڑے ہیں دست بستہ ہے دُعا
مبتلائے درد و غم ملت پہ ہو لطف و عطا

Marfat.com

قوم و ملت کو عطا ہو پھر وہی روزِ سعید
شوکت سنجر(۱) شکوہِ ارسلان و بایزید

(۵) عرض غم

کیا کہوں؟ کیسے کہوں؟ میں کچھ بتا سکتا نہیں
تن بدن پر زخم ہیں کتنے دکھا سکتا نہیں
باغ ہستی میں گل و نسریں، کا ہے بیشک ظہور
مجھ کو کانٹے ہی ملے اۓ صاحب یوم النشور
میں ریاضِ دہر میں جس چیز کا طالب رہا
وہ کلی نہ مل سکی مجھ کو نہ وہ گل ہی ملا
دوست بھی دشمن بنے ہیں میری جان زار کے
ظلم پہلے کم نہ تھے کچھ ہر طرف اغیار کے
درپئے آزار ہیں میرے زمین و آسماں

(۱) سنجر ایران میں حکمران خاندان سلاجقہ کا آخری باجبروت حکمران وہ شجاع' بہادر' کریم النفس اور رعایا پرور تھا' علماء وفضلاء کا قدردان تھا۔
سلطان سنجر خوارزم شاہیوں سے برسرِ پیکار رہا۔ ۵۵۲ھ میں وفات پائی۔ بے شمار علماء' فضلاء اور دانشور اس کے دربار سے وابستہ تھے۔ سنجر ایک شہر کا نام بھی ہے۔ بعض اہل علم کا خیال ہے کہ یہ لفظ (س ج ز) ہے اور سنجر غلط العام ہے۔

Marfat.com

آپؐ فرمائیں کہ اِن حالات میں جاؤں کہاں؟
آپؐ نے بخشی بوصیریؒ کو ردائے نور زا
میری جانب بھی محبت کی نظرؐ بہرِ خدا
چشم رحمت گر پڑے تو ہو سکوں میں سُرخرو
مجھ کو بھی در پر بلا لیں، بس یہی ہے آرزو
بدرؔ کے ملجا و ماویٰ آپؐ ہیں، لاریب ہیں
باخدا غم کا مداوا آپؐ ہیں، لاریب ہیں

(مطبوعہ: روزنامہ امروز، لاہور ۱۹۸۶ء)

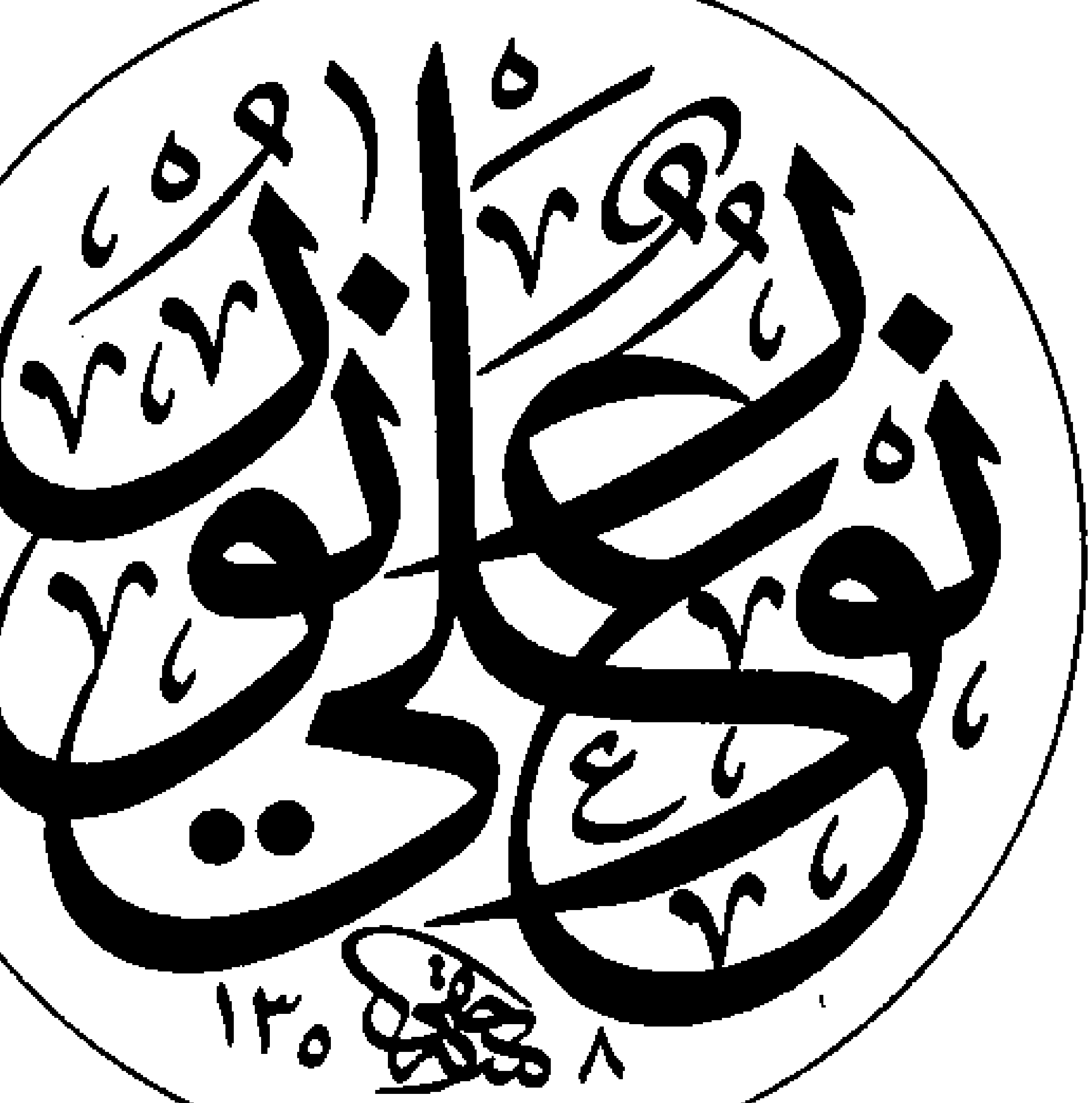

Marfat.com

دُرودِ حضورِ مصطفیٰ ﷺ

میں حضور مصطفیٰ ﷺ جب پیش کرتا ہوں دُرُود
تھرتھراتا ہے معاً میرا شبستانِ وجود
رنگ حضرتؐ سے نہ ہو رنگین جب تک زندگی
ہیں سبھی بیکار تب تک روزہ و تسبیح' سجود
نامِ آقاؐ لب پہ آتے ہی تڑپ جاتا ہے دل
دمبدم حسرت زدہ اشکوں کا ہوتا ہے ورود
''کہہ رہی ہے زندگی تیری کہ تو مسلم نہیں'' (اقبالؒ)
زار و نالاں ہے ہمارے حال پر چرخِ کبود
زندگانی گر مزین اسوۂ حسنہؐ سے ہو
دیکھ پھر کیا رنگ لاتا ہے محمد ﷺ پر درود
کر مسخر نفس امارہ بہ ضربِ لا الٰہ
آ جھکیں گے تیرے قدموں پر زمانے کے جنود
عہدِ ماضی میں نہیں ملتی کوئی ایسی مثال
آج ملت پر ہے طاری جیسے غفلت کا جمود
کانپتے تھے جن کے رُعب و داب سے اہلِ فرنگ
کھو کے عظمت ہو گئے وہ مائلِ رقص و سرود

Marfat.com

مٹ گیا ہے جب سے ذوقِ سجدہ و شوقِ جہاد
غالب و قاہر ہوئے ہم پر نصاریٰ و یہود
ہو ''صلاح الدین ایوبی''(۱) کی پھر قائم مثال
کر عطا توفیق ایسی ہم کو یاربّ ودود
تیرے دل میں ہو اگر پیدا وہی ذوقِ یقیں
سامنے تیرے ٹھہر سکتے نہیں گبر و ہنود
بدرؔ! اگر اَسلاف کی ہم سے ہو کامل پیروی
سر اُٹھا سکتے نہیں، عیسائی، موسائی، ہنود

صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) سلطان صلاح الدین ایوبی: غازی سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ جس کی عظیم الشان فتوحات دفتر تاریخ میں آفتابِ نصف النہار کی طرح روشن ہیں۔ اہل یورپ آج بھی اس کے نام سے کانپتے اور تھرتھراتے ہیں۔ اُس نے صلیبی جنگ جیت کر بیت المقدس پر قبضہ کیا اور برطانیہ کے بادشاہ ''رچرڈ شیر دل'' کو شکست فاش سے ہمکنار کیا۔ جارج بش صدر امریکہ نے ۹/۱۱ کو افغانستان اور عراق پر حملہ کرتے وقت ''کروسیڈ'' کا لفظ استعمال کیا۔ چنانچہ اب عیسائی اور یہودی مل کر مسلمانوں کو تباہ برباد کر رہے ہیں اور مسلمانون سے انتقام اور بدلہ لے رہے ہیں۔ کئی برسوں سے افغانستان اور عراق میں امریکی اور اتحادی افواج تباہ کن بمباری کر رہی ہے، اب تک لاکھوں مسلمان شہید کیے جا چکے ہیں۔ نیٹو افواج پوری طاقت سے حملہ آور ہیں۔ پاکستان کے شمالی علاقوں میں بھی قتل و غارت گری کا بازار گرم ہے اور دہشت گردی کے انسداد کے نام پر مسلمانوں کا قتل عام جاری ہے۔ (س۔ب)

Marfat.com

سلام بحضور رسالت مآب ﷺ

الصّلوٰۃُ والسّلام! اے سرورِ کون و مکاں
الصّلوٰۃُ والسّلام! اے وجہ تخلیق جہاں
الصّلوٰۃُ والسّلام! اے زینتِ باغِ جناں
الصّلوٰۃُ والسّلام! اے نوبہار گلستاں
الصّلوٰۃُ والسّلام! اے دودمانِ ابراہیمؑ
الصّلوٰۃُ والسّلام! اے وارث موسیٰؑ کلیم
الصّلوٰۃُ والسّلام! اے تاجدارِ ھَـل اتٰـی (۱)
الصّلوٰۃُ والسّلام! اے قَـابَ قَـوسینِ دنیٰ (۲)
الصّلوٰۃُ والسّلام! اے طائرِ سدرہ نشیں
الصّلوٰۃُ والسّلام! اے سائرِ عرشِ بریں

---

(۱) هل اتی علی الانسان حین من الدهر لم یکن شیئا مذکورا۔ (دھر ۷۶ آیت۱)
ترجمہ: بیشک آدمی پر ایک وقت وہ گزرا کہ کہیں اُس کا نام نہ تھا۔ (کنزالایمان)

(۲) قاب قوسین : فکان قاب قوسین او ادنی (نجم۵۳ آیت نمبر)
ترجمہ: از آیت نمبر ۷ تا ۹ ''پھر اُس جلوہ نے قصد فرمایا اور وہ آسماں بریں کے سب سے بلند کنارہ پر تھا' پھر وہ جلوہ قریب ہوا۔ پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم''۔ (کنزالایمان)

Marfat.com

الصَّلٰوۃُ والسَّلام! اے صدر و بدرِ مرسلیں
الصَّلٰوۃُ والسَّلام! اے مرکزِ صدق و یقیں
الصَّلٰوۃُ والسَّلام! اے نورِ حق، نورِ مُبیں
الصَّلٰوۃُ والسَّلام! اے افضلؐ و اعلیٰ تریں
الصَّلٰوۃُ والسَّلام! اے محتشمؐ! عالی وقار
الصَّلٰوۃُ والسَّلام! اے باغِ عالم کی بہار
الصَّلٰوۃُ والسَّلام! اے حاملؐ نور و ضیاء
الصَّلٰوۃُ والسَّلام! اے دلکشا و دِل رُبا
الصَّلٰوۃُ والسَّلام! اے آفتابؐ دل نواز
الصَّلٰوۃُ والسَّلام! اے ماہتابؐ جاں گداز
الصَّلٰوۃُ والسَّلام! اے خواجہؐ بدر و حنین
الصَّلٰوۃُ والسَّلام! اے آمنہؓ کے نورِ عین
الصَّلٰوۃُ والسَّلام! اے کعبہؐ دنیا و دیں
الصَّلٰوۃُ والسَّلام! اے قبلہؐ دین متیں
الصَّلٰوۃُ والسَّلام! اے راحتِؐ آزردگاں
الصَّلٰوۃُ والسَّلام! اے رحمت افسردگاں
الصَّلٰوۃُ والسَّلام! اے صبح عالم کی اذاں
آپؐ کے دم سے رواں ہے زندگی کا کارواں
الصَّلٰوۃُ والسَّلام! اے غم کے ماروں کے رفیقؐ
غمزدوں پر آپؐ اُن کی ماؤں سے بڑھ کر شفیق

Marfat.com

الصّلوٰۃ والسّلام! اے صاحبؐ حسن و جمال
آپؐ ہیں غنچہ دہن، شیریں سخن شیریں مقال
الصّلوٰۃ والسّلام! اے سرِّ حق کے ترجماں
موہ لیتا ہے دلوں کو آپؐ کا طرزِ بیاں
الصّلوٰۃ والسّلام! اے مرکز جود و سخا
آپؐ کی چوکھٹ پہ حاضر اک گدائے بے نوا
الصّلوٰۃ والسّلام! اے رحمت عرب و عجم
اس گدائے بے نوا پہ کیجئے لطف و کرم
الصّلوٰۃ والسّلام اے صاحبؐ صدق و صفا
جرعۂ عشق و محبت کیجئے مجھ کو عطا
میں پریشاں حال و مضطر بیقرار و دل فگار
لے کے آیا ہوں فقط اشک ندامت بے شمار
آپؐ کی مہر و محبت بیکراں و بے حساب
اک ذرا چشم عطاء اے حامل اُمّ الکتاب!
زندگی بھر اہل دنیا نے کئے مجھ پر ستم
آپؐ کی جانب رہی میری توجہ دمبدم
آج پھر اہلِ جفا نے یورشِ آلام کی
آپؐ کے دامانِ رحمت کیلئے ہوں ملتجی

Marfat.com

غرق کر! بیڑا سبھی کا ظالم و جابر ہیں یہ
ہیں منافق اور فاسق، مہر سے قاصر ہیں یہ
دین[1] کا ڈنکا بجاتے ہیں یہ ظالم صبح و شام
اپنے مقصد کے لئے رکھتے ہیں جائز قتل عام
غازۂ اسلام چہرہ پر لگا لیتے ہیں لوگ
خلوتوں میں میکدے اپنے سجا لیتے ہیں لوگ
جو یہ کہتے ہیں، کبھی کرتے نہیں اُس پر عمل
ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ یہ بدعمل
دین کو بدنام کرتے ہیں یہی مطلب پرست
آیتوں کو بیچ دیتے ہیں بسا منصب پرست
یا الٰہی! قوم کو تو اِن کے فتنوں سے بچا
ان سے لڑنے کا ہمیں کچھ حوصلہ بھی کر عطا
ننگ قوم و ننگ دیں اور ننگ ملت ہیں یہ لوگ
پیکر فتنہ فساد و اہل ذلت ہیں یہ لوگ
ان کے کردار و عمل سے لوگ اب بیزار ہیں
شاکی تھے دُنیا سے وہ اب دین سے بیزار ہیں

---

(1) [illegible] میں ایک ٹی وی فہم عالم دین نے اپنے عیوب پر پردہ ڈالنے کے لئے نہ صرف مصنف کو بلکہ متعدد افراد کو اپنے ماتحت ادارے کی ملازمت سے نکلوا دیا جس پر آزردگی، افسردگی اور مایوسی کے عالم میں نعت کے یہ آخری اشعار کہے گئے۔ اللہ کے کرم سے انجام کار چند ماہ بعد موصوف کی بھی چھٹی ہوگئی اور جلد ہی وہ قتل ہوگیا۔

Marfat.com

آپؐ کے ہیں نام لیوا! آپؐ سے فریاد ہے
آپؐ کی یادوں سے یہ ویران دل آباد ہے
آپؐ کا جب نام آتا ہے تو رو لیتے ہیں ہم
آنسوؤں کے ہار بھی اکثر پرو لیتے ہیں ہم
بیکس و لاچار و لاغر اک مریضِ دردمند
دستگیری کا ہے طالب! اے حکیمؐ ارجمند
اِک دُعا میرے لئے اللہ سے میرے حضور!
مشکلیں آسان فرمائے، وہ، غم ہو جائیں دور
اب بلا لیں اپنے دروازے پہ یا حضرتؐ! مجھے
جان دوں میں آپؐ کے قدموں میں ہے حسرت مجھے

☆ ☆ ☆

Marfat.com

اے رحمت للعالمین ﷺ

الصَّلٰوۃُ والسَّلام ! اے رحمت للعالمین
الصَّلٰوۃُ والسَّلام! اے صاحبؐ صدق ویقیں!
الصَّلٰوۃُ والسَّلام ! اے سبز گنبد کے مکیں
زندگی کے مدعائے اوّلین و آخریں
اک حسیں انگشتری ہے یہ جہانِ رنگ و بو
آپؐ اس انگشتری کے ہیں درخشندہ نگیں
آپؐ سے حاصل ہے انساں کو شعور و آگہی
کر دیا ہے آپؐ نے بندے کو مولا کے قریں
معترف ہیں آپؐ کے اخلاق کے دشمن سبھی
آپؐ کی گفتار بھی ہے دِلربا و دل نشیں
آشکارا ہو گیا سرِّ خدائے ذو الجلال
دُور آنکھوں سے ہے لیکن ہے رگِ جاں کے قریں (۱)

---

(۱) نحن اقرب الیہ من حبل الورید (ق:۱۶) ترجمہ: ''ہم اس کی (یعنی انسان کی) شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

Marfat.com

آپؐ کی شفقت سے دیکھا' جنت الماویٰ حضورؐ!
روضۂ پاک آپؐ کا اور آپؐ کا شہر حسین
خانہ(۱) کعبہ سنگ اسودؑ(۲) اور مقام ابراہیمؑ(۳)
چاہِ زمزم،(۴) عرفہ،(۵) مروہ(۶) اور صفا(۷) بلد امیں(۸)

---

(۱) خانہ کعبہ: یہ مقدس گھر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے تعمیر کیا تھا۔ حضرت اسماعیلؑ اینٹیں اور گارا لاتے اور حضرت ابراہیم تعمیر کرتے جاتے یہی وجہ ہے کہ خانہ کعبہ کے سامنے ایک پتھر پر حضرت ابراہیم کے پاؤں کا نشان موجود ہے جسے مقام ابراہیم کہتے ہیں۔

دنیا کے بت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا (اقبالؒ)
ہم اس کے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا

(۲) سنگ اسود: اسے حجر اسود بھی کہتے ہیں' یہ جنت سے لایا گیا پتھر ہے جسے زائرین بوسہ دیتے ہیں۔ حضرت عمر نے اسے دیکھ کر فرمایا تھا۔ "اے حجر اسود! اگر تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بوسہ نہ دیا ہوتا تو میری نظر تو محض ایک پتھر ہوتا"۔

(۳) مقام ابراہیم: اس کی تشریح نمبر ا میں موجود ہے۔

(۴) چاہ زمزم بیت اللہ کے صحن میں پانی کا چشمہ ہے۔ حضرت ہاجرہ ننھے بیٹے کی پیاس بجھانے کیلئے صفا اور مروہ کی پہاڑیوں' کے درمیان بار بار دوڑ کر جاتیں کہ کہیں سے پانی مل جائے لیکن جنگل میں تنہا معصوم بچے کی وجہ سے پھر واپس آ جاتیں' ساتویں مرتبہ واپس آ کر دیکھا تو حضرت اسماعیلؑ کی ایڑیاں رگڑنے سے پانی کا چشمہ جاری ہے۔ آپ نے پانی سے کہا ٹھہر جا ٹھہر جا۔ اس لئے نام زم زمزم مشہور ہو گیا۔ آج بھی یہ چشمہ جاری ہے۔ کثرت استعمال کے باوجود اس کا پانی کم نہیں ہوتا۔

(۵) عرفہ: سے مراد میدان عرفات ہے جہاں دسویں محرم کو حج ہوتا ہے۔

(۶۔۷) مروہ اور صفا کا اوپر ذکر آ چکا۔ دو پہاڑیاں تھیں جن کے اب صرف نشانات ہیں۔ ان کے درمیان حاجی آج کل "سعی" کرتے ہیں اور حضرت حاجرہ رضی اللہ عنہا کی سنت کو تازہ کرتے ہیں۔

(۸) بلد امین: شہر مکہ کا قرآنی نام ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے وھذا البلد الامین کہہ کر شہر مکہ قسم کھائی ہے۔ یہ الفاظ سورۃ (والتین' ۳) میں آئے ہیں۔

Marfat.com

رونق فردوس پر فائق یہاں کی رونقیں
اوج و رفعت میں ہے رشکِ آسماں یہ سرزمیں
مثلِ حنانہ ہوں میں گریاں و نالاں روز و شب
ہو نگاہِ لطف اے محبوبِ ربّ العالمیں
بولبابہؓ کی طرح شرمندہ و نادم ہوں میں
میری بخشش کو شفاعت ہو، شفیع المذنبینؐ
مثلِ بوصیریؒ عطا ہو چادرِ رحمت مجھے
آ پڑا ہوں آپؐ کے قدموں میں شاہِ مرسلیں
بر غریبے' مستمندے' یک نگاہِ التفات
التفات و التفات! اے خواجۂ دنیا و دیں
ہوں گرفتارِ بلا اے چارۂ سازِ بیکساں
ہو مرے حق میں سفارش، پیشِ ربّ العالمین
کیا زباں سے ہو تشکر، پیارے آقاؐ مصطفیٰؐ
آپؐ کے لطف و کرم کا ہوں سراپا میں رہیں
آپؐ نے اپنی ثنا خوانی کا بخشا ہے شرف
ورنہ کس قابل تھا آقاؐ! بے ہنر بدر حزیں

☆ یہ نعت ۱۹۸۶ء میں سفرِ حج اور بیت اللہ شریف کی زیارت کے بعد پاکستان واپسی پر، بیقراری واحساسِ جدائی کے عالم میں لکھی گئی۔ (س۔ب)

Marfat.com

نعت مبارک

رواں ہوں جانب طیبہ بہ دل ترسیدہ ترسیدہ
خمیدہ سر، بچشم نم، قدم لرزیدہ لرزیدہ

بہ لطفِ خالق ہستی، مدینہ نور کی بستی
مکاں اُس کے، مکیں اُس کے، ہیں سب تابیدہ تابیدہ

سعادت کی وہ رات آئی، نویدِ جاں فزا لائی
ہوا داخل مدینہ پاک میں، گل چیدہ، گل چیدہ

کھڑا ہے بے نوا کوئی، در رحم و شفاعت پر
کہاں تابِ نظر اُس کو مگر دُزدیدہ، دُزدیدہ

شفاعت آپؐ کی ہوگی تو میری مغفرت ہوگی
میں نادم ہوں۔ کہ گزری زندگی لغزیدہ، لغزیدہ

مبدّل غم سکوں سے ہو، عطا رحمت کا سایہ ہو
درِ رحمت پہ حاضر ہوں، دلِ ترکیدہ ترکیدہ

نسیم جانفزا جا کر یہ کرنا عرض حضرتؐ سے
ہے خادم آپؐ کا نالہ بلب، رنجیدہ، رنجیدہ

فراق و ہجر کی شدت میں از بس بیقراری ہے
رہے کب تک طپیدہ، یہ دلِ کاہیدہ، کاہیدہ

Marfat.com

تمنّا ہے مری آقاؐ! کہ بڑھ کر چوم لوں جالی
میں جا پہنچوں مدینے میں مگر طلبیدہ، طلبیدہ
سرِ فاراں جو چمکا تھا، کبھی مہر ہُدیٰ بن کر
اُسی کی روشنی سے ہے جہاں، رخشیدہ رخشیدہ
مدینے کے در و دیوار جب سے دیکھ آیا ہوں
عجب صورت مری ہے، روح بھی رقصیدہ رقصیدہ
ہے واماندہ، و درماندہ، شکستہ قلب و افسردہ
کرم ہو رحمتِ عالمؐ! بر ایں نالیدہ نالیدہ
عطا ہو مجھ کو بوصیریؒ کی صورت چادر رحمت
ریاض الجنّہ (۱) میں حاضر رہوں رقصیدہ، رقصیدہ
بُلاوا آ گیا تو اوج قسمت واہ! کیا کہنا
خوشی کی انتہا ہو گی نظر نمدیدہ نمدیدہ
طلوع بدر پر گائے تھے نغمے خوش نواؤں نے
اُنہیں کی لے سے رُوحِ بدر ہے رقصیدہ رقصیدہ

(مطبوعہ: نوائے وقت، ۵/جنوری ۱۹۹۴ء)

(میرے محترم استاد ممتاز ادیب و نقاد ڈاکٹر وحید قریشی کے ذریعے یہ نعت، روضہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑھی گئی۔ ڈاکٹر صاحب کا کہنا ہے کہ یہ نعت پڑھتے ہوئے وہ بے اختیار ہو کر بے حد روئے۔)

---

(۱) ریاض الجنّہ: نبی اکرم و محتشم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزارِ اقدس سے ملحقہ ایک جگہ ہے جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "جنت کا ٹکڑا" فرمایا تھا۔ یہاں صلوٰۃ و عبادت کا بے پناہ ثواب ملتا ہے۔

Marfat.com

اِسمِ اعظم (۱)

میں لوحِ قلب پر اک نام جب تحریر کرتا ہوں
یقیں جانو! زمین و آسماں تسخیر کرتا ہوں
کشودِ مشکلاتِ زندگی' یہ نامِ نامی ہے
اسی سے زندگی کے خواب کی تعبیر کرتا ہوں
غم و آلام کے بادل کبھی جب گھر کے آتے ہیں
نگاہِ قلب پر حرفِ وفا تحریر کرتا ہوں
سحابِ دشت کی صورت وہ مجھ کو ڈھانپ لیتا ہے
کڑے لمحات کی زد میں اگر تقصیر کرتا ہوں

(۱) رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مختلف احادیث کے مطابق' قرآن پاک کی بعض آیات یا اسمائے حسنیٰ میں اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا نام موجود ہے جو اسم اعظم ہے اور اس کے وِرد سے اللہ تعالیٰ کی برکات اور رحمتوں کا نزول وحصول لازمی ہے لیکن یہ نام واضح طور پر نہیں بتایا گیا۔ اس کے مقابلے میں نبی کریم و رحیم کا اسم مبارک ''محمد'' (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی اسم اعظم سے کم نہیں' اس کے وِرد سے بھی برکات و حسنات کا حصول لازم ہو جاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے تمام فرشتوں اور انسانوں کو درود شریف پڑھنے کا حکم دیا جس کا ثواب بے حد وحساب ہے۔ عبادات ضائع ہو سکتی ہیں لیکن درود شریف کی تلاوت کا ثواب ضائع نہیں ہو سکتا۔ یہ ہر حالت میں مقبول بارگاہ ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ ہر درود پاک میں اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لازم آتا ہے جو راقم کے خیال میں ''اسم اعظم'' ہی تو ہے۔ اس خیال کی تصدیق میں متعدد حوالے دیئے جا سکتے ہیں۔ (س۔ب)

Marfat.com

زُباں پر نام آتا ہے تو اشکوں کے سمندر سے
منقش قلب پر ہر نقش کی تطہیر کرتا ہوں
یہی وہ نام ہے جس سے ہے حسنِ زندگی دائم
شبانہ روز میں اس نام کی تکبیر کرتا ہوں
چمک اُٹھے ہیں صحرائے عرب کی ریت کے ذرّے
میں اِن ذرّات سے اپنا جہاں تعمیر کرتا ہوں
کوئی جب ذکر• کرتا ہے کمالِ حُسن یوسفؑ کا
تو فخر و ناز سے اس نامؐ کی تفسیر کرتا ہوں
یہی وہ نام ہے جس سے کہ میرا نُطق روشن ہے
کہ ہر فرعون کے آگے کھڑا تقریر کرتا ہوں
حقیقت ''اسمِ اعظم'' کی ہوئی ہے منکشف جب سے
زمانے بھر کے شاہوں کی سدا تحقیر کرتا ہوں
محمد ﷺ باعثِ تسکین قلب و جانِ مہجوراں
سرشارِ بیاں یہ حرف ہی تحریر کرتا ہوں
محمد ﷺ فخر انسانی' محمد ﷺ بدر لاثانی
محمد ﷺ کامل و اکمل' محمد ﷺ نورِ ربانی

☆☆☆

Marfat.com

شاہِ اُمم

شاہِ اُمم کی یکتا عظمت، ماشاء اللہ ! سبحان اللہ!
آپؐ سے ہے ہر خیر و برکت، ماشاء اللہ ! سبحان اللہ!

ہو گئے نغمہ ریز عنادل، شاخوں شاخوں پھول کھلے ہیں
آپؐ کی آمد باعثِ فرحت، ماشاء اللہ ! سبحان اللہ!

آپؐ کی خوشبو گلشن گلشن، چاند ستارے روشن روشن
آپؐ کے دَم سے نور و نکہت، ماشاء اللہ ! سبحان اللہ!

شہر نبیؐ کے روشن جلوے، اپنی آنکھ سے ہم نے دیکھے
ہر جا راحت، ہر جا چاہت، ماشاء اللہ ! سبحان اللہ!

بدرؔ گھٹن سب مٹ گئی یکسر، رونق آئی خشک و تر پر
ایسی ہوئی بارانِ رحمت ! ماشاء اللہ ! سبحان اللہ!

☆☆☆

Marfat.com

میلاد النبی ﷺ

آج میلاد النبیؐ ہے، آج ہے روزِ سعید
آج دُنیا کو حیاتِ پُرسکوں کی ہے نوید
آج مجبوروں کا دن ہے، آج مقہوروں کا دن
آج محکوموں، غلاموں، درد مندوں کی ہے عید
درد و غم سے رُستگاری کا زمانہ آ گیا
ظلم و جبر و قہر کے ماروں کا ہے روز سعید
آج کے دن قیصر و کسریٰ کے ایواں ہل گئے
آج روزِ مرگ ہے، بہرِ شیاطین پلید
آج جلوہ گر ہوئے بے کس یتیموں کے رفیق
بے سہاروں کے سہارے، محسن و عاطف، حمید
آج رنگ و نسل و خوں کے مٹ گئے سب امتیاز
آج ٹھہرایا گیا، تقویٰ کو معیارِ سدید
ہو گئے منسوخ سب پہلے صحائف یک بیک
زندگی کا ضابطہ ٹھہرا ہے قرآن مجید

Marfat.com

علم و حکمت اور دانش کے خزانے مل گئے
بابِ رحمت کھل گیا از رحمتِ ربّ مجید

آج انساں ہو گیا ہے سرفراز و باوقار
شکرِ انعامِ خدائے پاک ہے بہر عبید(۱)

جس تجلی کی ہوئی موسیٰؑ کو رویت(۲) طور پر
اُس کے پرتو کی ہے اب گھر آمنہؓ بی بی کے دید

روشنی جس کی شعاعوں سے ہے پھیلی شش جہت
بدّر وہ خورشید چمکا واہ! کیا روز سعید

☆☆☆

(۱) عبیدؔ اسم فاعل۔ عابد کا معنی دیتا ہے۔

(۲) رویت کے معنی ہیں دید، نظارا، دیکھنا۔

Marfat.com

سراپا حضور ﷺ کا

کیا خوب دلربا ہے سراپا حضور ﷺ کا
اے کاش خواب میں ہو نظارا حضور ﷺ کا

جاری ازل سے حمد و ثنا کا ہے سلسلہ
گونجے گا روزِ حشر بھی نغمہ حضور ﷺ کا

مدحت کلام پاک میں، اُن کی ہے جابجا
سب سے سوا ہے منصب و رُتبہ حضور ﷺ کا

ہر شخص کے حقوق کے ہیں آپ نگہدار
شاہد ہے اس پہ آخری خطبہ حضور ﷺ کا

وہ کیسے خوش نصیب تھے جو دیکھتے رہے
آنکھوں سے پیارا پیارا وہ جلوہ حضور ﷺ کا

ہیں کامیاب و کامراں دُنیا میں ایسے لوگ
اپنا لیا جنہوں نے بھی اسوۂ حضور ﷺ کا

تڑپا کیا میں رات دن، اس انتظار میں
حضرتؐ بُلا لیں، دیکھ لوں روضہ حضور ﷺ کا

دوزخ کی آگ ہو گئی اُس شخص پر حرام
جس نے بھی دیکھا خواب میں چہرہ حضور ﷺ کا

یہ بدر بے نوا کی ہے خواہش کہ ایکبار
مرنے سے پہلے دیکھ لے روضہ حضور ﷺ کا

Marfat.com

اے سبز گنبد کے مکیں!

اے شفیق درد منداں ! رحمتؐ للعالمین
اے رفیق بے کساں ! اے ظلِ ربّ للعالمیں
اے مرے ماہِؐ مبیں !
اے سبز گنبد کے مکیںؐ !

مضطرب ہے دل، فسردہ جاں، اے صُبحِ یقیں!
ساری اُمت ہے پریشاں اور دُشمن در کمیں
اے مرے ماہِؐ مبیں !
اے سبز گنبد کے مکیںؐ !

میرے چہرے سے ہے ظاہر داستانِ درد و غم
چشم تر ہے خون چکاں، مغموم ہے لوحِ جبیں
اے مرے ماہِؐ مبیں !
اے سبز گنبد کے مکیںؐ !

مُدتوں سے ہے سحابِ رنج و غم چھایا ہوا
اس کے چھٹنے کی کوئی صورت نظر آتی نہیں
اے مرے ماہِؐ مبیں !
اے سبز گنبد کے مکیںؐ !

Marfat.com

آپؐ سے کچھ بھی نہیں پوشیدہ اے عالمؐ پناہ!
ڈس رہے ہیں آج اس اُمت کو مارِ آستیں

اے مرے ماہِؐ مبیں !
اے سبز گنبد کے مکیںؐ !

ہر طرف میرے وطن میں ہے تعصب اور فریب
فرقہ آرائی کی آتش میں ہے سوزاں سر زمیں

اے مرے ماہِؐ مبیں !
اے سبز گنبد کے مکیںؐ !

ملّتِ اسلام کا دُنیا میں ارزاں ہے لہو !
خون سے رنگیں ہیں اُن کی بستیاں اے شاہِؐ دیں !

اے مرے ماہِؐ مبیں !
اے سبز گنبد کے مکیںؐ !

خطّۂ کشمیر کے مسلم پڑے ہیں جاں بلب
اور بھارت کے مسلماں ہیں پریشاں ہر کہیں

اے مرے ماہِؐ مبیں !
اے سبز گنبد کے مکیںؐ !

برما و فلپین کے ہیں اہلِ ایماں جاں گُسل
آسیائے ظلم و استبداد کے زیرِ نگیں

Marfat.com

اے مرے ماہِ مبیں !
اے سبز گنبد کے مکیںؐ !

ہیں بخاک و خون غلطاں، بوسنہ(۱) کے اہل دیں
بے سروساماں، پریشاں جان و دلِ اندوہ گیں
اے مرے ماہِ مبیں !
اے سبز گنبد کے مکیںؐ !

گوہرِ عصمت مسلماں زادیوں کے چکنا چور
اس سے بڑھ کر ظلم کیا ہوگا شہ چرخِ بریں
اے مرے ماہِ مبیں !
اے سبز گنبد کے مکیںؐ !

بوسنہ کی ارض ہے دیں کے شہیدوں کا مزار
بن گیا ہے قتل و غارت شیوہَ اعدائے دیں
اے مرے ماہِ مبیں !
اے سبز گنبد کے مکیںؐ !

بے حمیّت اور بے حس ہو گئے کیوں آج ہم
ولولہ اور جوش پھر اسلاف کا وہ کیوں نہیں

(۱) بوسینیا، یورپ کے عین قلب میں مسلمان اکثریت پرمبنی ریاست ہے جس کے اعلان آزادی پر یوگوسلاویہ کے سربوں نے اُسے تباہ و برباد کر دیا اور یواین او کی افواج کے ذریعے اُسے دوبارہ عیسائیوں کے حوالے کر دیا گیا۔ یوگوسلاویہ کے سرب عیسائیوں نے مسلمانوں کا اس قدر قتل عام کیا کہ آج بھی برسوں بعد وہاں سے سینکڑوں اجتماعی قبریں مل رہی ہیں۔ اس وقت نیم خودمختار مسلم ریاست قائم ہے، ملحقہ ریاست کروشوں پر مشتمل ہے اور دونوں کی فیڈریشن بنادی گئی ہے۔

Marfat.com

اے مرے ماہِ مبیں!
اے سبز گنبد کے مکیںؐ!

مشرق و مغرب میں تھی جو قوم کل تک تاجدار
آج ہے وہ دل شکستہ اور محرومِ یقیں!

اے مرے ماہِ مبیں!
اے سبز گنبد کے مکیںؐ!

جن کی تلواروں سے لرزاں تھا کبھی یورپ تمام
آج ہیں وہ آلِ عثماں(۱) سُست رگ، بزدل تریں

اے مرے ماہِ مبیں!
اے سبز گنبد کے مکیںؐ!

ارض افغاں خونِ مسلم سے ہوئی ہے لالہ زار
کل تلک محمود و غوری تھے جہاں کرسی نشیں

اے مرے ماہِ مبیں!
اے سبز گنبد کے مکیںؐ!

آج امریکہ ہمارا آقا و مولا بنا!
حکم اُس کا ہے رواں از فرش تا عرشِ بریں

---

(۱) آلِ عثمان سے موجودہ ترکی کے ترک مراد ہیں جو امیر عثمان تاتاری کی اولاد ہیں امیر عثمان ترکستان کے علاقے سے اُٹھا اور صرف پانچ سو افراد سے یہ علاقہ فتح کر کے عثمانی سلطنت کی بنیاد رکھی جو بالآخر دریائے ڈینیوب تک پھیل گئی۔ عثمانی سلطنت برسوں تک آدھے سے زیادہ یورپ پر قائم رہی۔ پہلی جنگ عظیم میں اتحادیوں نے اسے شکست دے کر سارے علاقے ہتھیا لئے اور خلافت عثمانیہ ختم کر دی۔ آخری حکمران سلطان عبدالحمید تھا۔ مصطفیٰ کمال نے موجودہ علاقہ لڑ کر لیا اور سیکولر ترکی کی بنیاد رکھی۔

Marfat.com

اے مرے ماہِ مبیں !
اے سبز گنبد کے مکیںؐ !

وہ عرب جو حکمراں تھے قرطبہ تا کاشغر
آج اُن کی طاقت و ہمت ہے دولت کی رہیں
اے مرے ماہِ مبیں !
اے سبز گنبد کے مکیںؐ !

ہے شکوہِ مصریاں اُفتادہ در گردابِ نیل
سُست رگ تورانیاں(۱) بدحال و بیدل بے یقیں
اے مرے ماہِ مبیں !
اے سبز گنبد کے مکیںؐ !

ایک اَرب تعداد ہو کر ڈھیر ہیں مٹی کا ہم
بے وقار و بے حمیت کمترین و بد تریں
اے مرے ماہِ مبیں !
اے سبز گنبد کے مکیںؐ !

اے طبیبؐ انس و جاں ! اے ساز و برگ اُمتاں
صدر و بدرِ مرسلیں ! احکام یزداں کے امیں

---

(۳) تورانیاں: مراد بلخ و بخارا، سمرقند اور تاشقند کے علاقے کے رہنے والے لوگ ہیں یہ تمام علاقے کبھی توران یا ترکستان کہلاتے تھے۔

Marfat.com

اے مرے ماہِؐ مبیں !
اے سبز گنبد کے مکیںؐ !

عاصی و خاطی سہی، پر آپؐ کی اُمت ہیں ہم
آ گئے ہیں سر جھکائے، غفلتوں پہ شرمگیں

اے مرے ماہِؐ مبیں !
اے سبز گنبد کے مکیںؐ !

آج ہر اقلیم اُمت ہے زُبون و خستہ حال
چارہ سازی کیجئے، اے چارہ سازِ اہلِ دیں

اے مرے ماہِؐ مبیں !
اے سبز گنبد کے مکیںؐ !

آپؐ ہیں گنجِ معانی، مصدرِ علم و ہُنر
اب دُعا فرمایئے ! پیشِ خُدائے عالمیں

اے مرے ماہِؐ مبیں !
اے سبز گنبد کے مکیںؐ !

میرے آقا ﷺ ! آرزوئے بدؔر عاجز ہے یہی
موت آئے آپ کے قدموں میں ہو مرگِ حسیں

اے مرے ماہِؐ مبیں !
اے سبز گنبد کے مکیںؐ !

☆☆☆

Marfat.com

اسمِ جمیل

دل سے اُٹھی ہے صدا اے خوش نوا و خوش کلام
وہ فرازِ عرش پر لکھا ہوا ہے کس کا نام

نام ہے روشن جمیلؐ وردِ زباں ہے دائما
پیش کرتے ہیں سلامؑ سب ملائک صبح و شام

آرامِ جاں، سکونِ دل، منشائے ربّ ذوالجلال
مُدّت دراز چھپ(۱) کے جوؐ ظاہر ہوا بخاص و عام

دونوں جہاں میں ہر جگہ بٹتی ہیں اس سے برکتیں
روزِ ازل سے تا ابدؐ نام یہ رحمت تمام

---

(۱) اشارہ بہ حدیث: کُنتُ کنزاً مخفیّا ۔حدیث قدسی کا ترجمہ یوں ہے۔ ''میں پہلے چھپا ہوا خزانہ تھا' میں نے محبوب جانا کہ میں پہچانا جاؤں' پس میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تخلیق فرمائی''۔ (مسلم شریف ص ۳۱۹' ج ۲)

Marfat.com

اظہارِ واقعی

مصدرِ لُطف و عنایت، چشمۂ صدق و صفا
رحمتؐ للعالمیں! اے صدر و بدرِ انبیاء

جہل و نادانی سے میری امر یہ واقع ہوا
قعرِ عصیاں میں شبانہ روز میں ڈوبا رہا

حق و باطل کی ہوئی عبرت مجھے از فضل حق
ہو کے تائب پاس آیا آپؐ کے روتا ہوا

میرے آنسو پونچھ کر بخشی طہارت آپؐ نے
شکریہ کیسے ادا ہو آپؐ کا یا مصطفیٰؐ

بدرِ خستہ کی گزارش باادب ہے آپؐ سے
بادۂ وحدت کی سرشاری سے دیں سرخوش بنا

☆☆☆

Marfat.com

اظہار کرم گستری

میری ہستی قعرِ ذلّت میں تھی مثلِ خار و خس
واہ ! الطاف و کرم ! آقا ہوئے فریاد رس !

سیّد الابرار فخر انس و جان محبوبِ ﷺ حق
ہیں مری بہبودیوں کو در جہاں کافی و بس!

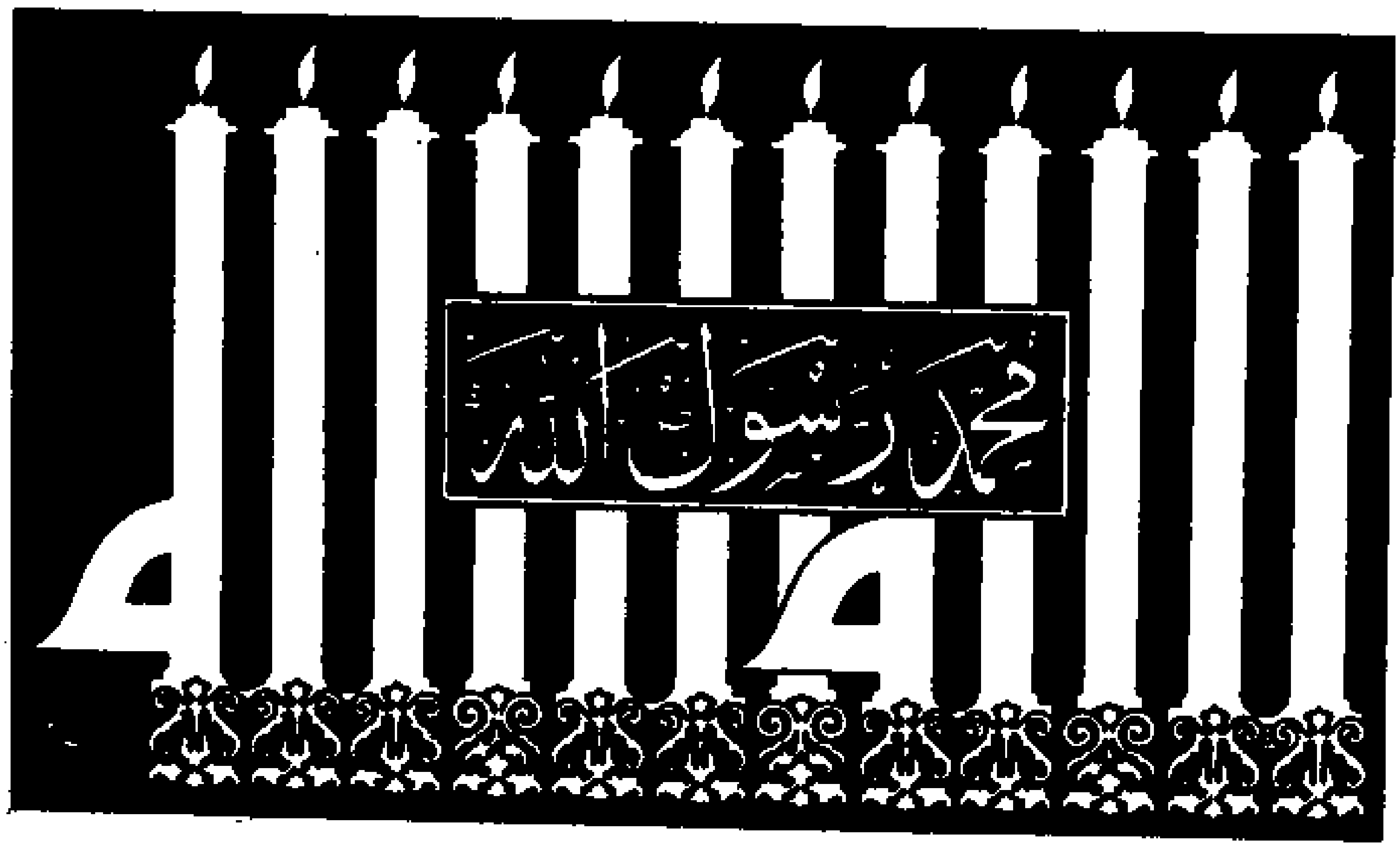

Marfat.com

خوش جمال ﷺ

خوش ادا و خوش نوا و خوش لقا
خوش عطا و خوش سخا و خوش نما
خوش مقال و خوش خصال و خوش جمال
خوش خیال و خوش مثال و خوش نوال
خوش زبان و خوش دہان و خوش خرام
خوش لباس و خوش قبا و خوش کرام
خوش طبیعت' خوش مزاج و خوش علم
خوش گلو و خوش کلام و خوش قدم
خوش نگاہ و خوش گوار و خوش جبیں
خوش بیان و خوش گمان و خوش نشیں
خوش مزاج و خوش مذاق و خوش خبر
خوش طریق و خوش نصیب و خوش سِیَر (۱)
خوش لب و خوش لہجہ و دل خوش گوار
خوش مزاج و خوش رواج و خوش شعار

(۱) سِیَر سیرت کی جمع ہے۔ گویا اچھی و اعلیٰ سیرت والے بہت سی خوبیوں والے اعلیٰ اوصاف کے حامل۔

Marfat.com

خوش بلیغ و خوش بلاغ و خوش کتاب
خوش طراز و خوش جواز و خوش حساب

خوش عقیدہ، خوش سلیقہ، خوش سخن
خوش نہاد و خوش عنان و خوش دہن

خوش دلیل و خوش مثیل و خوش پیام
خوش صفاء و خوش بقا و خوش دوام

دل گرفتہ، خستہ و بیمار، اک مردِ غریب
خوش توجہ آپ ﷺ کی اے کاش ہو اس کو نصیب

میرے دشتِ زیست پر برسے اگر ابرِ کرم
دُور ہوں آفات ساری اور مٹیں رنج و اَلم

آپ ﷺ کی چشمِ کرم کا منتظر بدرِ حزیں
ہو عطا اب چادرِ رحمت مجھے اے شاہِ دیں!

صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

صبح سعادت، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم
آیۂ رحمتؐ، پیار کی شبنم، صلی اللہ علیہ وسلم

مہرؐ درخشاں، ماہِؐ منور، نیر تاباں، کوکبؐ انور
ہادیؐ اعظم، شمس العالم، صلی اللہ علیہ وسلم

علم کے دریا، قلزمِ حکمت، چشمۂ راحت، منبعؐ فرحت
فقر و غنا کے پیکرؐ اعظم، صلی اللہ علیہ وسلم

حاملِؐ قرآں، صاحب عرفاں، قبلہ ایماں، کعبۂ ایقاں
دانش و حکمت کے ہیں سنگھم، صلی اللہ علیہ وسلم

مقصد طٰہٰ، حامل یاسیں، حُسن مکمل، نُطق مُدلل
وحی منزل، نور مقدم، صلی اللہ علیہ وسلم

امجدؐ و اسعدؐ، حامدؐ و احمدؐ طاہرؐ و اطہرؐ سیّد و سرورؐ
ثاقبؐ و عاقبؐ، خاتم و خاتم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اعلیٰ و اتقیٰ، مرکزؐ و محورؐ محیؐ و ماحی و آمرؐ و ناہی
لوح و قلم اور عرش الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم

اُمّیؐ و اعلم، مونس و ہمدم، مخبر صادق، مرسلؐ داور
فارقلیطؐ و احمدؐ و اکرم، صلی اللہ علیہ وسلم

اشرف واقدسؐ افضل واسلم، عادلؐ وانورؐ طیبؐ وطاہرؐ
مجد و مشرفؐ، خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

آپؐ شہیدؐ و شاہدؐ و اظہر آپؐ حمید و حامد و احمرؐ
آپؐ سحابِ رحمتؐ و ارحم صلی اللہ علیہ وسلم

آپؐ کریمؐ و اکرمؐ و ناصرؐ آپؐ رحیم و اوّل و آخر
آپؐ مطاعِ انجم و آدم، صلی اللہ علیہ وسلم

رحمت و رافت لا متناہی، حلم سراپا، لُطفِ الٰہی
مخزنِ حکمت، پورِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم

آپؐ سوارِؐ شہبِ دوراں، بہتر و برتر مرسلؐ یزداں
اکملؐ و اجملؐ، رحمتؐ پیہم، صلی اللہ علیہ وسلم

آپؐ دُعائے ابراہیمیؑ، آپؐ شعاعِ اسماعیلیؑ
آپؐ شفائے عیسیٰ و مریمؑ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

غارِ حرا سے آپ ﷺ جو آئے، نسخۂ مہر و محبت لائے
جاں کا مداوا، قلب کا مرہم، صلی اللہ علیہ وسلم

کوہِ صفا سے آپ ﷺ کا فرماں، خیر و سعادت، صلح کا ساماں
رُشد و ہدیٰ کا چشمہ، زمزم، صلی اللہ علیہ وسلم

آپ ﷺ مقدس راہیٔ اقصیٰ، پہنچے اسریٰ، سدرہ، ماویٰ
فخرِ مشیت، نازشِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم

آپ ﷺ کی صورت ہے لاثانی، روشن بشرہ، دل نورانی
چودھویں شب کے بدرِ مکرم، صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

شیشۂ دِل

میں گنبدِ خضرا کی ضیاء دیکھ رہا ہوں
ہر لحظہ نیا لُطف و عطا دیکھ رہا ہوں

ہیں کوچہ و بازار عجب شہر نبیؐ کے
سرمستِ تجلی و ضیاء دیکھ رہا ہوں

ہوتی ہیں فدا جس پہ کہ جنت کی بہاریں
وہ روضۂ اقدس کی فضا دیکھ رہا ہوں

آتے ہیں ملائک بھی یہاں بہرِ سلامی
جبریلؑ امیں کو بھی کھڑا دیکھ رہا ہوں

کیا خوب ہیں چھائی ہوئی رحمت کی گھٹائیں
فیضانِ شہِ ارض و سما دیکھ رہا ہوں

ہے تارِ نظرؔ کاہکشاں مثلؔ منور
ہر چیز کو میں جلوہ نما دیکھ رہا ہوں

Marfat.com

آتے ہیں ہر اقلیم سے دن رات سوالی
خواہانِ کرم، شاہ و گدا دیکھ رہا ہوں

ملتی ہے یہاں میلے کچیلوں کو طہارت
از آبِ کرم رنگِ صفا دیکھ رہا ہوں

پاتے ہیں حزینانِ(۱) جہاں دل کی تسلی
دُکھیوں کو ملے فیض و شفا دیکھ رہا ہوں

ہے فتحِ مبیں آج بھی توحید کا پرچم
لہراتا بہ پہنائے فضا دیکھ رہا ہوں

اے بدرؔ ! درِ پاک پہ یہ حاضری تیری
اُمڈی ہوئی رحمت کی گھٹا دیکھ رہا ہوں

اس نعت مبارک کے بیشتر اشعار مدینہ منورہ میں لکھے گئے ہیں۔ (مصنف)

---

(۱) حزینانِ جہاں: دنیا بھر کے غمزدہ اور غمگیں لوگ، لفظ ''حزیں'' کے معنی غمگین کے ہوتے ہیں۔

Marfat.com

بانیٔ تہذیبِ دوراں

مُحَمَّد ﷺ اعتبار انس و جاں ہیں
مُحَمَّد ﷺ باعثِ کون و مکاں ہیں

مُحَمَّد ﷺ صبح گیتی کی اذاں ہیں
مُحَمَّد ﷺ غم کے ماروں کی زباں ہیں

مُحَمَّد ﷺ بانیٔ تہذیبِ دوراں
مُحَمَّد ﷺ قائدِ بزمِ جہاں ہیں

مُحَمَّد ﷺ احمدؐ و محمود و حامدؐ
مُحَمَّد ﷺ مقصد و مقصود جاں ہیں

مُحَمَّد ﷺ مرکزِ رُشد و ہدایت
مُحَمَّد ﷺ حرفِ حق کے ترجماں ہیں

مُحَمَّد ﷺ ہیں امینِ عشقِ داور
مُحَمَّد ﷺ راز دار کُن فکاں ہیں

مُحَمَّد ﷺ کُنتُ کَنزًا کا ہیں مظہر
مُحَمَّد ﷺ وجہ تخلیق جہاں ہیں

مُحَمَّد ﷺ آفتابِ علم و حکمت
مُحَمَّد ﷺ ماہتابِ زرفشاں ہیں

Marfat.com

مُحَمَّد ﷺ قبلہ و کعبہ ہمارے
مُحَمَّد ﷺ ہی شفیع مجرماں ہیں

مُحَمَّد ﷺ بے کسوں کے ہیں سہارے
مُحَمَّد ﷺ مایۂ بے مایگاں ہیں

مُحَمَّد ﷺ بحرِ الطاف فراواں
مُحَمَّد ﷺ قلزمِ اسرارِ جاں ہیں

مُحَمَّد ﷺ افتخار ہر دو عالم
مُحَمَّد ﷺ برگ و سازِ اُمتاں ہیں

مُحَمَّد ﷺ ہیں طبیب درد منداں
مُحَمَّد ﷺ محسنِ آشفتگاں ہیں

مُحَمَّد ﷺ پیکرِ لطف و عنایت
مُحَمَّد ﷺ راحتِ آزردگاں ہیں

مُحَمَّد ﷺ ہیں خدا کی خاص رحمت
غریبوں کے لئے وہ ارمغاں ہیں

مُحَمَّد ﷺ حامیٔ مجبور و بے دل
مُحَمَّد ﷺ دستگیر بے کساں ہیں

Marfat.com

مُحَمَّد ﷺ جو زباں سے بول بولیں
بہت ہی دل نشین و دل ستاں ہیں
مُحَمَّد ﷺ دودمانِ ابراہیمی
خدا کے آخری وہ ترجماں ہیں
مُحَمَّد ﷺ درحقیقت آپؐ قرآں
خدائے پاک کا حُسن بیاں ہیں
یہ دنیا خشک صحرا تھی سراسر
مُحَمَّد ﷺ لکّہء ابر رواں ہیں
مُحَمَّد ﷺ کاشفِ اسرارِ پنہاں
خدا کے ترجماںؐ اس کی زباں ہیں
خدا کا ہاتھ بھی ہے ہاتھ اُن ﷺ کا(۱)
شب اسریٰ خدا کے میہماں ہیں

---

(۱) وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (۸/۷) اے محبوب! وہ ریت کی مٹھی آپؐ نے نہیں پھینکی بلکہ میں نے (اللہ) پھینکی تھی۔ (گویا آپؐ کا ہاتھ میرا ہاتھ تھا) یہ ریت یا کنکروں پر مبنی یہ مٹھی آپ ﷺ نے جنگ بدر کے موقع پر پھینکی تھی جس سے اہل کفار کی آنکھیں چندھیا گئیں اور انہیں کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ ایک قسم کی آندھی آ گئی تھی۔ جنگ حنین میں بھی یہی واقعہ پیش آیا۔ آپ کی طرف مشتِ خاک پھینکنے سے کفار کی یلغار رک گئی کیونکہ آنکھوں میں ریت پڑنے سے وہ اندھے ہو گئے۔

علامہ اقبال نے فرمایا ہے۔

ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ
غالب و کار آفریں کارکشا کارساز

Marfat.com

خدا کے بعد ہیں وہ سب سے برتر
عبودیت کے درجے پر عیاں ہیں

مُحَمَّد ﷺ قاسمِ تسنیم و کوثر
قیامت میں شفیعِ مجرماں ہیں

مُحَمَّد ﷺ سے گلوں میں رنگ و خوشبو
مُحَمَّد ﷺ رونقِ ہر گلستاں ہیں

مُحَمَّد ﷺ سوز و سازِ زندگانی
پرندوں کے ترنم میں نہاں ہیں

مجھے جب گھیرتے ہیں غم کے بادل
مُحَمَّد ﷺ باعثِ تسکینِ جاں ہیں

تعلق بدؔر کا جب سے ہے قائم
دل و جاں بے نیازِ دو جہاں ہیں

☆☆☆

Marfat.com

نوائے محمد ﷺ

نوائے خُدا ہے نوائے محمد ﷺ
صدائے خُدا ہے صدائے محمد ﷺ

لوائے خُدا ہے لوائے محمد ﷺ
ثنائے خُدا ہے ثنائے محمد ﷺ

رضائے خُدا ہے رضائے محمد ﷺ
عطائے خُدا ہے عطائے محمد ﷺ

دل دو جہاں رشک جنت بنا ہے
سمائی ہے اس میں ضیائے محمد ﷺ

بصیریؒ کو صحت ملی جس ردا سے
وہی تو رِدا ہے ردائے محمد ﷺ

زمانہ بڑے غور سے سن رہا ہے
لبوں پہ ہے جب سے ثنائے محمد ﷺ

Marfat.com

فرشتے کہیں گے ''اسے راہ دیدو''
چلا آ رہا ہے گدائے محمد ﷺ

یہ حور و ملائک ہیں ان کے ثنا خواں
خُدا کا وظیفہ ثنائے محمد ﷺ

چھٹے رنج و غم کے سبھی ابر جب سے
سکوں ہے بزیر ردائے محمد ﷺ

ازل سے ہے جاری ابد تک رہے گی
خُدا کے کرم سے صلائے محمد ﷺ

رواں کارواں ہے مدینے کی جانب
کریں ساتھ شامل گدائے محمد ﷺ

ہے اُن کی شفاعت کا طالب زمانہ
ملے جا فقط زیر پائے محمد ﷺ

حسینانِ(۱) عالم کو ہم نے بھلایا
پسند آئی جب سے ادائے محمد ﷺ

شب و روز اُن کا وظیفہ ہے جاری
نہیں جچتا کوئی سوائے محمد ﷺ

---

(۱) یہ نعت اپنے ماں باپ کے ساتھ حج بیت اللہ پر جانے والے ایک نوجوان نے جب مدینہ منورہ میں پڑھی تو اس شعر نے اُسے بدل کر رکھ دیا اُسے پاکستان سے دوست لڑکیوں کے فون بکثرت آتے تھے لیکن اس نعت کا یہ شعر پڑھنے کے بعد اس نوجوان نے لڑکیوں کے فون ریسیو کرنا ترک کر دیئے اور سچے دل سے توبہ کرلی۔ (راقم)

Marfat.com

ہمیں روشنی آگہی جو ملی ہے
یہ سب کچھ ہے جود و سخائے محمد ﷺ

ہوئے لات و عزّیٰ زمیں بوس یکسر
فضا میں اُٹھا جب عصائے محمد ﷺ

وہ بدر و اُحد میں ملی کامیابی
فلک تک جو پہنچی دعائے محمد ﷺ

مخالف بھی جس کے بڑے معترف ہیں
وہ خوبی ہے مہر و وفائے محمد ﷺ

میں بیمار ہوں اے مرے چارہ سازو!
ہے مطلوب مجھ کو دوائے محمد ﷺ

فقط ایک ہی بدرِ حق سے دعا ہے
مری موت ہو زیرِ پائے محمد ﷺ

☆☆☆

Marfat.com

مدینۃ النبی ﷺ

...... پہلا منظر ......

مدینہ ایک شہر دِل رُبا ہے
فلک سے اُس کا اُونچا مرتبہ ہے

وہ جس سے مشرق و مغرب ہیں روشن
فقط ماہِ مدینہ کی ضیاء ہے

منور اُس کا ہر کوچہ ہے بیشک
درخشندہ و تابندہ فضا ہے

ہیں روشن کوچہ و بازار اس کے
نرالی شہر طیبہ کی ادا ہے

مجھے خوشبو بتاتی ہے یہاں کی
کوئی اہل نظر جلوہ نما ہے

میں جس کو دیکھتا ہوں اک نظر سے
ولی ہے یا وہ کوئی پارسا ہے

Marfat.com

یہی اک شہر ہے شہرِ تجلی
زمیں کیا آسماں پر غلغلہ ہے

مرا ایمان ہے ایمانِ کامل
مدینہ شہر ہی شہرِ بقا ہے

حرم کا مرتبہ ہے اس کو حاصل
یہی اک مرکزِ صدق و صفا ہے

یہاں بستے ہیں اکثر لوگ ایسے
کہ جن کا نام ہی حاجت روا ہے

کوئی بیمار آتا ہے یہاں پر
تو یہ اُس کے لئے ارضِ شفا ہے

مگر ہوتا ہے جب مدفون کوئی
تو اس کے واسطے بخشش روا ہے

اجازت دفن کی مل جائے مجھ کو
شہِ طیبہ سے میری التجا ہے

Marfat.com

...... دوسرا منظر ......

زمانہ رشک سے تکتا ہے اس کو
فلک سو جان سے اس پر فدا ہے

شہنشہ بھی یہاں جھکتے ہیں آ کر
عقیدت کا یہاں سجدہ روا ہے

وہ دیکھو ہند و ایراں کے سلاطیں
وہ شام و مصر سجدے میں پڑا ہے

وہ دیکھو کس نے اپنے پر جھکائے
وہ قاصد ہے مگر رُتبہ بڑا ہے

ق

اِسے جبریل کہتا ہے زمانہ
یہاں وہ سر جُھکائے آ کھڑا ہے

☆☆☆

وفا و صدق کے پیکر کھڑے ہیں
وہ جن کی آنکھ میں شرم و حیا ہے

Marfat.com

ابو بکرؓ و عمرؓ ' عثمانؓ و حیدرؓ
زمانہ جن کے قدموں میں جھکا ہے

وہ یارِ(۱) غار ہیں بدر و قبر بھی
جنہیں صدیقؓ کا رُتبہ ملا ہے

وہ حضرت جو کہ ہیں "دو نور(۲) والے"
لقب، جن کو غنی کا بھی ملا ہے

وہ "بابُ العلم"(۳) ہیں خیبر کے فاتح
انہی کا فیض جاری جابجا ہے

وہ دیکھو آ گئے حضرت عمرؓ بھی
وہ جن کا خاص رُعب و دبدبہ ہے

مدینہ کی یہ رِفعت اللہ ! اللہ !
عمرؓ بھی اس جگہ آ کر جُھکا ہے

---

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، علامہ نے کہا ہے:

ہمت او کشت ملّت را چو اَبر
ثانی اسلام و غار و بدر و قبر

(۲) ذوالنورین، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳) باب العلم، حضرت علی کرم اللہ وجہہ

Marfat.com

ہیں اُن کی آنکھ سے آنسو بھی جاری
کہ دل اُن کا یہاں پر کانپتا ہے

...... تیسرا منظر ......

وہ "نخلِ خشک" کا منظر عجب ہے
جُدائی میں نبیؐ کی رو رہا ہے

یہ حنّانہ کا رُتبہ دیکھئے گا
سہارا جس نے منبر کو دیا ہے

وہ رحمتؐ جوش میں آئی ہے دیکھو!
بغل میں آپؐ نے بڑھ کر لیا ہے

"ستونِ خشک" غم سے آبدیدہ
یہ منظر ساری دنیا سے جُدا ہے

...... چوتھا منظر ......

ابو ایوبؓ کی بھی شان دیکھو
کہ جن کے در پہ قصویٰ دلربا ہے

(۱) قصویٰ: رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اونٹنی کا نام جو ہجرت کے وقت سب کے گھر چھوڑ کر حضرت ایوب انصاری کے گھر کے سامنے بیٹھ گئی۔

Marfat.com

چلا جو کارواں شہر اَزل سے
یہاں پر آ کے آخر رُک گیا ہے
یہیں پہ آخری(۱) منزل ہے اُس کی
صحائف میں یہی لکھا ملا ہے

....

وہ اک گوشے میں بوذرؓ ایستادہ
یہیں وقاصؓ مردِ باخُدا ہے
یہاں حسّانؓ ثابت نعت گو ہیں
یہاں پر کعبؓ بھی مدحت سرا ہے
وہ دیکھیں نعت پڑھتا ہے ادب سے
وہ نور الدین جامیؒ خوش نوا ہے
کہیں مالکؒ کے سجدے کے نشاں ہیں
کہیں پہ غوث اعظمؒ خوش ادا ہے
وہ دیکھو ! رومیؒ و سعدیؒ کھڑے ہیں
یہاں اقبالؒ بھی آ کر جُھکا ہے

---

(۱) رسولِ اعظم و آخر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کی طرف اشارہ ہے۔ مدینہ منورہ میں نبوت کا اختتام ہو گیا ہے۔ گویا قافلۂ ہدایت و نور کی یہی آخری منزل تھی۔ کاروان انبیاء و رُسل یہاں پہنچ کر رُک گیا ہے۔

Marfat.com

وہ جُھک کر کہہ رہا ہے کچھ ادب سے
قصیدہ خواں ہے اور نغمہ سرا ہے

غمِ ملت سے ہے وہ دل گرفتہ
وہ اس کی آنکھ سے آنسو گرا ہے

"کریں اُمت پہ اب چشم عنایت
کہ اس کا کارواں لوٹا گیا ہے

ہیں کافر حملہ آور ہر طرف سے
مسلماں بے نوا بے دست و پا ہے

خدا سے کیجئے ! اب تو گذارش
وہی اس حال میں حاجت روا ہے"

نظر آیا ہے اک گوشے میں تائب(۱)
نبیؐ کی شان میں نغمہ سرا ہے

یہاں راجا(۲) کھڑا ہے دست بستہ
وہ جس کی نعت ہی سب سے جدا ہے

---

(۱) تائب: سے مراد عہد حاضر کے نعت نگار حفیظ تائب ہیں۔
(۲) راجا : سے مراد راجا رشید محمود ہیں جو ۲۵ سال سے ماہنامہ "نعت" کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقدار کو فروغ دے رہے ہیں۔

Marfat.com

...... پانچواں منظر ......

اگر پیچھے ذرا سا لوٹ جائیں
تو میرے سامنے منظر نیا ہے

نظر کے سامنے ہے ایک بستی
جہاں کچھ شور سا ہر سو بپا ہے

مدینے سے ذرا کچھ فاصلے پر
پہاڑوں میں گھری ارضِ قبا(۱) ہے

نظر میں خوب صورت بچیاں ہیں
وہ جن کی آنکھ میں شرم و حیا ہے

---

(۱) مکہ سے ہجرت کے بعد حضور نبی رؤف الرحیمؐ نے مدینہ پہنچنے سے پہلے وادیٔ قبا کی بستی قبا میں قیام فرمایا۔ مؤرخین کے مطابق یہ ۸/ ربیع الاوّل ۱۳ نبوی کی تاریخ تھی اور جمعرات کا دن تھا سن عیسوی کے مطابق ۲۰/ ستمبر ۶۲۲ء تھا۔ اہل قبا نے آپ کا شاندار، والہانہ اور تاریخی استقبال کیا۔ خوشی و مسرت کے اس موقع پر خوب صورت بچیوں نے اپنے مکانوں کی چھتوں پر کھڑے ہو کر یہ نغمہ گایا تھا جس کی گونج آج بھی وادیٔ قبا میں سُنی جا سکتی ہے بلکہ یہ نغمہ ہر مسلمان کے دل کے تار چھیڑ دیتا ہے۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا	چاند نکل آیا ہے
مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاع	کوہ وداع کی گھاٹیوں سے
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا	ہم پر خدا کا شکر واجب ہے
مَا دَعٰى لِلّٰهِ دَاع	جب تک دعا مانگنے والے دعا مانگیں

(بحوالہ سیرت النبی جلد اول، شبلی نعمانی ص: ۲۶۲)

Marfat.com

یہ بچے گیت گاتے ہیں مسلسل
کہ جن کا ذکر، ذکرِ دلکشا ہے

"قبا کی گھاٹیوں سے چاند نکلا"
بڑا ہی خوبصورت، خوش نما ہے

وہ جس کی منتظر تھی ساری دنیا
وہی تو سامنے طلعت نما ہے

سلامی دے رہے ہیں لوگ سارے
زباں پر ہر کسی کے "مرحبا" ہے

جمال و حسن و خوبی کا ہے مظہر
قبا کا چاند سب سے ماورا ہے

ہمارا چاند ہے ہر داغ سے پاک
فلک کا چاند داغوں سے بھرا ہے

فلک کا چاند منہ سے کچھ نہ بولے
فقط اہلِ زمیں کو تک رہا ہے

Marfat.com

رسیلے بول بولے ماہِ طیبہ
وہ بولے تو خُدا ہی بولتا ہے

دیا اہل جہاں کو درسِ وحدت
محبت کا بھی جاری سلسلہ ہے

اَدب اے دل ! اَدب کا وقت ہے یہ
تمہارے سامنے شہر حیا ہے

"محبت کا ادبؑ پہلا قرینہ"
محبت کا سبق سب سے جُدا ہے

یہاں پر سر کے بَل آنا ہے لازم
ادب ! اے دل ! یہی حکم خُدا ہے

...... چھٹا منظر ......

مدینہ پاک ہے شہر حرم ہے
عجب ہی دلکشا اس کی فضا ہے

Marfat.com

فضا نغمہ سرا ہے چاروں جانب
عجب پُر کیف یاں دل کی صدا ہے

صدا سُنتا رہا ہوں میں یہ برسوں
مزا اس کا مگر سب سے جُدا ہے

یہاں پر جا بجا ہے ذکر جاری
لبِ عُشاق پر صلِّ علیٰ ہے

نہیں ہے یہ فقط وردِ ملائک
دُرود اُن پر خُدا بھی بھیجتا ہے

شریک ورد ہو جاؤ ادب سے
یہی تو زندگی کا مُدعا ہے

...... ساتواں منظر ......

یہاں آرام فرماتے ہیں آقاؐ !
وہ جن کا مرتبہ سب بڑا ہے

Marfat.com

بُلایا عرش پر جن کو خُدا نے
وہ جن کا مدح خواں ربِّ علیٰ ہے

شبِ اسریٰ کھلی ہم پر حقیقت
محمدﷺ ہی امامُ الانبیاء ہے

وہی بدر الدجیٰ، شمس الضحیٰ ہے
وہی صدر العلیٰ نور الہدیٰ ہے

اُنہیں کے ہاتھ میں ہے آبِ حیواں
اُنہیں کی چشمِ چشم کیمیا ہے

وہی تسنیم و کوثر کے ہیں قاسم
شفاعت کا اُنہیں رُتبہ ملا ہے

نماز و روزہ و قربانی و حج
اُنہیں کی دین ہے اُنؐ کی عطا ہے

مگر لوگو! مری اک بات سن لو
مرا پیغام ہے سب سے جُدا ہے

Marfat.com

"محمد ﷺ کی محبتؐ شرط اوّل"
بغیر اس کے عبادت بھی ریا ہے

وہ دُنیا کی ہر اک شے سے ہیں بڑھ کر
محبت آپ کی سب سے جُدا ہے

ہمارے والدینؐ اولاد سب کچھ
ہماری جان بھی اُنؐ پر فدا ہے

وہ جان و مال سے محبوب تر ہیں
عبادت کی یہی بس انتہا ہے

...... آٹھواں منظر ......

وہ اک گوشے میں لیکن دُور سب سے
مسافر ایک آ کر چھپ گیا ہے

زمانے نے اُسے برسوں ستایا
درِ رحمت پہ بے خود آ گرا ہے

کہاں جائے گا اب مایوس ہو کر
جہاں بھر نے جسے ٹھکرا دیا ہے

Marfat.com

کوئی لوٹا نہیں، محروم یاں سے
یہاں جب سے، درِ رحمت کھلا ہے

عنایت کی نظر کا ہے وہ جویا
وہ شاید بدرؔ! بدرِ بے نوا ہے

کرم کی اک نظر شاہِ مدینہ!
خدائے پاک کا اب واسطہ ہے

...... نوواں منظر ......

مرا دشمن ہوا ہے سب زمانہ
نہ کوئی دوست ہے، نے آشنا ہے

میں صحرا کا شجر ہوں کوئی شاید
کہ سایہ بھی مرا مجھ سے جُدا ہے

مری کشتی ہے گردابِ بلا میں
بچاؤ کا نہ کوئی راستہ ہے

کہاں سے خضر آئے گا بچانے
مری تو آپ ﷺ ہی سے التجا ہے

Marfat.com

میں ساری عمر تڑپا ہوں اکیلا
نہ ہمدم ہے، نہ کوئی ہم نوا ہے

میں لایا ہوں فقط اشک ندامت
یہی میری متاعِ کم بہا ہے

عطا ہو چادرِ رحمت مجھے بھی
کہ مجھ کو قلب و دل کا عارضہ ہے

اگر مقبول ہو میری گزارش
دُعا میری یہی صبح و مسا ہے

"حضوری" کا شرف حاصل ہو مجھ کو
یہی تو آپؐ سے بس التجا ہے

کروں سجدے میں پروانے کی صورت
طوافِ شمع تو سب کو روا ہے

میں بڑھ کر چوم لوں روضے کی جالی
یہی تو عاشقوں کا مُدّعا ہے

Marfat.com

مروں میں آپؐ کے قدموں میں آ کر
محبت کی مری یہ انتہا ہے

قیامت میں اُٹھوں تو لوگ کہہ دیں
"درِ احمد ﷺ کا اک یہ بھی گدا ہے"

"غلامانِ محمد ﷺ میں ہوں شامل"
خُدا سے بس یہی میری دُعا ہے

کہوں میں آسماں سے دیکھ مجھ کو
نصیبہ کس قدر میرا بڑا ہے

"میں پیدا تو ہوا تھا بت کدے میں
مگر مدفن مدینے میں ملا ہے"

عظیم المرتبت ہے وہ مدینہ
جہاں پر مرقدِ خیر الوریٰ ﷺ ہے

☆☆☆

Marfat.com

یارسول اللہ ﷺ

کبھی تو خواب میں جلوہ دکھائیں' یا رسول اللہ ﷺ
مری سوئی ہوئی قسمت جگائیں یا رسول اللہ ﷺ

کڑی ہے دُھوپ یا حضرتؐ! تمازت' تشنگی' حدّت
ذرا اب کھل کے برسائیں' گھٹائیں' یارسول اللہ ﷺ

ہنود و گبر و صیہونی' نصاریٰ بھی بنے دُشمن
عدُو کی چیرہ دستی سے بچائیں! یا رسول اللہ ﷺ

کسووا(۱) میں' کبھی چیچنیا میں ظلم سہتے ہیں
کبھی کشمیر میں آنسو بہائیں یا رسول اللہ ﷺ

---

(۱) کسوو یا کسووا' یوگوسلاویہ کی شکست وریخت کے بعد سربیا کے قبضہ میں آ گیا۔ سربیا کے دس سال کے مظالم کے دوران میں وہاں کے مسلمانوں کی زبردست جدوجہد آزادی کی بدولت ۱۸/فروری ۲۰۰۸ء سے آزاد ہوا ہے۔

بوسینیا کو بھی ۱۹۹۵ء میں نیم خودمختاری مل چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ اب کشمیر' فلسطین اور چیچنیا کو بھی آزادی دلائے' اوراری ٹیریا' سری لنکا' منگولیا اور فلپائن کے مسلمانوں کی بھی مدد فرمائے اور انہیں آزادی سے ہمکنار کرے آمین۔

Marfat.com

ہو برما یا فلسطیں یا کہ ہو بوسینیا آقا ﷺ
مسلماں ہی وہاں خوں میں نہائیں، یا رسول اللہ ﷺ

خدا کا نام لے کر جو نکل آئے ہیں میداں میں
ذرا ان بے کسوں کے کام آئیں یا رسول اللہ ﷺ

نہیں کھلتے مسلمانوں پہ اب رحمت کے دروازے
خدا کے سامنے اب گڑگڑائیں یا رسول اللہ ﷺ

پڑے ہیں گمرہی کے غار میں مدت سے یا ہادیؐ!
ہمیں اب آپؐ ہی رستہ دکھائیں، یا رسول اللہ ﷺ

گلے خود کاٹتے ہیں ہم مسلمانوں کے یا مولاؐ!
مسلماں پھر بھی اکثر کہلوائیں یا رسول اللہ ﷺ

''بتوں سے ہم کو اُمیدیں، خدا سے نا اُمیدی ہے''(۱)
خدا کو چھوڑ امریکہ کو جائیں یا رسول اللہ ﷺ

(۲) علامہ اقبالؒ کا مصرع، بہ تغیر ادنیٰ

Marfat.com

عدُو کے پاس جاتے ہیں، بنے وہ دستگیر اُن کا
شریف اس پر بھی لیکن کہلوائیں یا رسول اللہ ﷺ

بُرے ہیں پھر بھی اکثر آپؐ ہی کا نام لیتے ہیں
حضورِ حق شفاعت کر دکھائیں، یا رسول اللہ ﷺ

ملا ہے آپؐ کے لُطف وکرم سے اک وطن ہم کو
اسے جنت کا اک گوشہ بنائیں، یا رسول اللہ ﷺ

موَدّت اور اخوت کے کھلائیں پھول ہم ہر جا
محبت کے ستارے جگمگائیں یا رسول اللہ ﷺ

عطا ہو جائے گر لاتحزنوا (۱) کی ڈھال اے آقا ﷺ
تو ہرگز خوف باطل سے نہ کھائیں، یا رسول اللہ ﷺ

ملے اسلاف کے سوزِ دُروں سے گر ہمیں حصہ
مسلماں بجلیوں میں مسکرائیں یا رسول اللہ ﷺ

وہ مشرق ہو کہ مغرب کا کوئی میدان ہو مولا ﷺ
مسلماں ہر جگہ پہ فتح پائیں یا رسول اللہ ﷺ

---

(۱) وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ۔
''اور سُست نہ ہو اور نہ غم کھاؤ اور تم ہی غالب رہو گے''۔ (آل عمران' ۱۳۹)

Marfat.com

بنا ہے ایٹمی قوت' یہ پاکستان کا خطہ
مگر ہم ہیں کہ پھر بھی تھرتھرائیں یا رسول اللہ ﷺ

نہ دنیا میں کوئی ساتھی' نہ محشر میں کوئی حامی!
خدارا ہر جگہ پہ کام آئیں یا رسول اللہ ﷺ

اگر اپنی ثناء خوانی کا بخشا ہے شرف' آقا ﷺ
مجھے اک بار پھر طیبہ بلائیں' یا رسول اللہ ﷺ

عطا ہو چادر رحمت مجھے بھی از رہِ بخشش
مجھے پھر خواب میں صورت دکھائیں! یا رسول اللہ ﷺ

یہی ہے آخری خواہش' مروں میں آپؐ کے در پر
مجھے نارِ جہنم سے بچائیں ! یا رسول اللہ ﷺ

مرے بدرِ مبیں' اے رحمتؐ للعالمیں شاہا!
مجھے دامانِ رحمت میں چھپائیں یا رسول اللہ ﷺ

☆☆☆

Marfat.com

ہدیۂ تبریک

سعید بدؔر کی حجِ بیت اللہ اور زیارت روضۂ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واپسی پر

درِ حرم پہ جھکے جو وہ سرفراز ہوئے
رکھی کلاہِ زر افشاں سرِ نیاز پہ کج

جمال و حسن کا عالم نہ پوچھ وقتِ طواف
فرشتے دیکھتے تھے مومنین کی سج دھج

حرم کے گرد اک احرام میں تھا ہر مومن
کوئی غلام ، کوئی بادشاہ ، کوئی جج

اگست پندرہ انیس سو چھیاسی سن
کیا بفضل الٰہی سعید بدؔر نے حج

خلوصِ قلب سے احباب دیں مبارکباد
ریاضِ دل میں گل افشاں مدام بادِ مراد

Marfat.com

سعید بدرؔ ! مبارک ! تجھے شرف حج کا
ہوئی زیارتِ شہرِ حبیبؐ تجھ کو نصیب

جہاں کی خاک بصیرت کی آنکھ کا سُرمہ
دوا ہر ایک مرض کی ہوائے کوئے حبیبؐ

جہاں سے ملتا ہے دُنیا کو درسِ حُسنِ عمل
جہاں سے سیکھی ہے اربابِ علم نے تہذیب

نبیؐ کے در کی زیارت تجھے نصیب ہوئی
یہ دو جہان کی دولت تجھے نصیب ہوئی

(مخلص: اصغر حُسین خاں نظیرؔ لودھیانوی)

۱۹/ستمبر ۱۹۸۶ء

Marfat.com

محترم سعید بدر کی نذر

خدا کے گھر کی زیارت کمالِ صدق و یقیں
خدا کے گھر کی زیارت دلیلِ عشق رسولؐ
خدا نے تجھ کو عطا کی سعادتِ دارین
ہمارا ہدیۂ تبریک کر اے بدرؔ ! قبول

پروفیسر محمد شریف بقا (لندن)

Marfat.com

بہ صد خلوص و نیاز

بخدمت اقدس مسلم الاحترام محمد سعید احمد بدر صاحب

حَرَسَہُ اللّٰہُ تعَالیٰ عن اٰفاتِ الدُّھور !

اے مکرم بدر صاحب اجتہاداتی زنیف(۱)
واہ! تیری آئینہ سیمائی و طبع نظیف!(۲)
کیسی چیدہ اور پسندیدہ ہے تیری خو و بو
ہے یگانوں اور بیگانوں کو تو یکساں عطیف
ہے ذمائم کے خس و خاشاک سے تو پاک صاف
مثل خنداں گل ہے تیری خاطر عاطر لطیف
جان و دل کی تازگی ہے تیرا حسن ابتسام!
واہ! تیری دید و رویت محترم فاضل ظریف!
اے مکرم واہ تیرے قد و قامت کی بہار
ہو گلستاں میں کہ جیسے سرو کا نخلِ رفیف(۳)

---

(۱) زنیف: پھرتیلا۔ جلدی کرنے والا۔
(۲) عطیف: مہربان۔ ملطف۔
رفیف: شاداب۔ تروتازہ۔ ہرابھرا۔

Marfat.com

تیرے خُلق عاطر و خندہ جبینی سے مدام
تجھ سے ہوتا ہے نہایت خوش ترا ہر اِک رصیف (۱)
آدمیت کو ہے تیری ذات بابرکت حمیم
جذب بہبودیٔ انساں ہے تیرے دل میں لفیف (۲)
اے مکرم خوش رہے تو اور تیرا خانداں
لطف حق سے ہو نہ ہرگز کوئی غمناک واسیف (۳)
تحفۂ بے چین نعتِ مصطفیٰؐ خیر الانامؐ !!
از کرم مقبول فرما ! محترم مردِ حنیف (۴)

محمد حسین بیچین رجپوری (بدایونی)
آئی ۲۷ وحدت کالونی' لاہور
مورخہ ۳/نومبر ۱۹۸۸ء

(۱) رصیف: کام میں ہمسر۔ رفیق۔ مصاحب۔ ساتھی۔
(۲) لفیف: لپٹا ہوا۔ پیچیدہ۔
(۳) اسیف: آزردہ۔ رنجیدہ۔ مضطرب ملول۔
(۴) حنیف: دین کا راست باز۔ باطل سے مڑ کر حق کی طرف راجع۔ ملت حضرت ابراہیم علیہ السلام پر قائم ہونے والا۔

Marfat.com

عرضِ تمنا

سعید بدؔر وہ فرہاد ہے جو تیشۂ قلم سے ادب کے کوہِ بے ستوں کو کاٹ رہا ہے۔ اُسے نہ شہرت کی تمنا ہے نہ زر و مال کی پرواہ۔ اس کا مقصد تو پتھروں سے جوئے شیر بہا لانا اور پڑھنے والوں کو سیراب کرنا ہے۔ اِس عمل میں کامیابی دیر سے حاصل ہوتی ہے لیکن سعید بدؔر تو جہد مسلسل میں یقین رکھتا اور ہمہ تن مصروف رہتا ہے۔ وہ خود کام کرتا ہے اور دوسروں کو راستہ دکھاتا ہے۔ اس کی تحسین خمیرہ مروارید جواہر دار کی طرح ذہن اور قلب کو تسکین پہنچاتی ہے اور کسی نئے منصوبے پر کام کرنے پر اُکساتی ہے۔

آپ سے کیا پردہ؟ میں نے اپنے کئی ادبی کام سعید بدؔر کے مشورے سے پایۂ تکمیل تک پہنچائے ہیں۔

ڈاکٹر انورؔ سدید

Marfat.com

ممتاز مصنف پروفیسر احسان الحق چیمہ کا مکتوب گرامی

برادرِ محترم سعید بدر صاحب

السلام علیکم! میرے کالم اور مضامین کو آپ روزنامہ صحافت میں شائع کر رہے ہیں۔ اس کے لئے آپ کا اور محترمی خوشنود صاحب کا مشکور وممنون ہوں۔ آج میں نے حضرت عبدالقادر جیلانی کے والدین کی شادی کی کہانی لکھ کر آپ کو ارسال کی ہے اور اُس میں حضرت پیر پیران کے کچھ اقوال بھی درج کئے ہیں۔ یہ کہانی میں نے کل شام کو تحریر کر لی تھی اور رات کو مجھے اس بارے میں بہت ہی خوبصورت بشارت دی گئی۔ وہ یوں کہ میں آپ کے پاس بیٹھا ہوں اور آپ کو سیرت پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اوراق دیتا جاتا ہوں اور آپ ان اوراق کے مختلف حصے پکڑتے جا رہے ہیں اور انہیں منضبط بھی کرتے جا رہے ہیں۔ بڑی تیزی اور بالکل مشینی انداز سے آپ یہ کام کر رہے ہیں۔ یہ سلسلہ کافی دیر جاری رہتا ہے حتیٰ کہ میری آنکھ کھل جاتی ہے اس وقت رات کے دو بجے سے ذرا اوپر ٹائم ہے اور میں تہجد کے لئے وضو کرنے غسل خانے میں گھس جاتا ہوں۔ اتنے میں فون کی گھنٹی بجنا شروع ہو جاتی ہے اور جب میں غسلخانے سے نکل کر فون اُٹھاتا ہوں تو فون بند ہو چکا ہوتا ہے۔ لیکن پھر دوبارہ فون بجتا ہے۔ فون سنتا ہوں اور یہ ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب ہیں جو اپنے بیٹے کے لئے دعا کے لئے کہتے ہیں۔ کہہ رہے تھے کہ چونکہ آپ تہجد کے لئے اٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ لہٰذا میں نے اس ٹائم آپ کو فون کرنے کا سوچا۔

یہ بشارت جو میں نے آپ کو سنائی ہے یہ دوسری دفعہ ہوئی ہے۔ آپ جب بھی دین کے حوالے سے کام کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ سے خوش ہو کر مجھے بشارت دیتا

Marfat.com

ہے۔آپ کو یاد ہوگا کہ جب آپ نے اپنے رسالے ''مخزن اقبال'' کا تبلیغی جماعت نمبر نکالا تھا' اس وقت بھی مجھے بشارت ہوئی تھی وہ یوں تھی کہ خواب میں 'مَیں نے کچھ رسالے بنڈل کی صورت میں اُٹھائے ہوئے ہیں اور ایک آواز آتی ہے'' کہ یہ رسالے سعید بدر نے شائع کئے ہیں اور ان میں جن اصحاب کا تذکرہ ہے ان کا ذکر علیین کے دفتر میں ہے۔ اتنے میں دو نوجوان میرے پاس آتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ یہ رسالہ کہاں سے ہمیں دستیاب ہوسکتا ہے۔ میں ان کو بتاتا ہوں کہ بازار سے ٹرائی کرلیں۔ ورنہ پھر سعید بدر صاحب کے پاس چلے جائیں۔ شاید ایک آدھ کاپی آپ کو مل جائے''۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل جاتی ہے اور وہ میری تہجد کی نماز کا وقت تھا اور میں اُٹھ کر نماز پڑھنے لگتا ہوں۔

فجر کی نماز کے بعد میں قاری صاحب سے ''علیّین'' کے بارے میں پوچھتا ہوں تو وہ بتاتے ہیں کہ یہ تیسویں پارے کی سورۃ المطفّفین کی آیات ہیں۔ میں گھر آکر قرآن کھولتا ہوں اور اس میں یہ ان آیات کا ترجمہ لکھا ہوا ملتا ہے۔

''ہرگز نہیں' بے شک نیک آدمیوں کا نامہ اعمال بلند پایہ لوگوں کے دفتر (علیین) میں ہے اور تمہیں کیا خبر کہ کیا ہے وہ بلند پایہ دفتر؟ ایک لکھی ہوئی کتاب' جس کی نگہداشت مقرب فرشتے کرتے ہیں''۔

آج کی بشارت بھی آپ کیلئے خوش کن ہوگی۔ یہ آپ کی خلوص نیت اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام کی قلمی خدمت کا صلہ ہے' اللہ آپ کو اس کام کی اور زیادہ توفیق دے۔

دعا گو!

احسان الحق چیمہ

231-کے بلاک۔ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی۔لاہور

Marfat.com

ہنگامِ نعت

(سعید بدر کے لئے ایک نظم)

میسر آتا ہے جب اسے لمحۂ حضوری
بھڑکنے لگتی ہے آتشِ شوق
بڑھتی جاتی ہے ناصبوری
اترنے لگتے ہیں بند آنکھوں پہ سبز گنبد کے
کیف آگیں حسین منظر
وہیں کہیں
پاک جالیوں کے قریں

Marfat.com

وہ لفظوں کی جمع پونجی ٹٹولتا ہے

تو جو بھی لفظ اس کی بے نوائی کی لاج رکھ لیں

انہی کو وہ نعت کی ردا میں لپیٹتا ہے

بصد ادب بارگاہِ اقدس میں پیش کرتا

قبولیت کی سند بھی پاتا

سعادتیں بھی سمیٹتا ہے......!

اسرار اعظمی

Marfat.com

دل دل مدینہ

سعید بدر

Marfat.com

صاحبزادہ حضرت محمد سعید احمد بدر قادری المعروف بہ سعید بدر کا شمار بھی ایسے ہی ان چند اہل قلم میں ہوتا ہے جنہوں نے دو نسلوں کی علمی، ادبی، مذہبی آبیاری کی ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی کا آغاز سرکاری ملازمت سے کیا۔ دوران ملازمت انہوں نے صحافت، ادب کو اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا۔ انہیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ بیک وقت بے مثال صحافی، عظیم شاعر، ممتاز ادیب، قابل فخر نعت گو، مثالی شخصیت اور علم پرور انسان ہیں۔ یہ لکھتے ہیں تو خوب لکھتے ہیں۔ سمندر کو کوزے میں بند کر دیتے ہیں۔ جب نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں نعت مبارک لکھتے ہیں تو ان کے جسم کا رواں رواں نبی کریم ﷺ کی یاد میں گم ہو جاتا ہے اور آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش شروع ہو جاتی ہے۔ ۱۴ صدیوں میں ہزاروں نہیں لاکھوں کروڑوں نعتیں لکھی گئیں لیکن نعت کی دنیا میں جو مقام کعبؓ، حسانؓ، بوصیری، جامی، قدسی، مولانا رومی، حافظ شیرازی، امیر مینائی، ماہر القادری، حفیظ تائب نے حاصل کیا وہ انہی کا حصہ ہے لیکن حضرت سعید بدر کا خلوص، جذبہ، لگن، مہارت اور عشق انہیں مذکورہ بالا پیش روؤں کا نعم البدل ثابت کرتے ہیں۔ سعید بدر نے اپنی تمام نعتوں کو ایک جگہ اکٹھا کر کے ''عرض تمنا'' کے نام سے زیر نظر کتاب شائع کر دی ہے۔ ان نعتوں کی خوبی یہ ہے کہ ہر نعت کے ہر مصرعے میں نبی کریم ﷺ کی زندگی کے پرنور پہلوؤں میں سے کوئی نہ کوئی پہلو موجود ہوتا ہے۔ ''عرض تمنا'' کو نعتوں کا دیوان بھی کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کیونکہ ہمیں امید ہے کہ جب سعید بدر میدان حشر میں نبی کریم ﷺ کے حضور حاضر ہوں گے تو نبی کریم ﷺ ان سے پوچھیں گے کہ ''سعید'' تم میرے لیے کیا لے کر آئے ہو تو وہ بقول سید امین گیلانی یہ کہیں گے۔

آقا خالی ہاتھ آتے شرم آتی تھی
آتے آتے نعت کا دیوان لے آیا

علامہ عبدالستار عاصم
مقصود احمد چغتائی

Marfat.com